U13101

Title - Aftab Dagh
Creator - Dagh Dehelvi
Publisher - Anwaarul Matabe (Lucknow)
Date - 1922
Pages - 106
Subjects - Dagh Dehelvi - Sawaneh; Urdu Shayari
- Majmua Kalaam.

ان من الشعر لحکمة
بحمد اللہ کہ خانماں جاوید بنیانی حشم چراغ نور بخش دل و دماغ یعنی دیوان دوم
شاعر شیریں بیان نواب مرزا خان صاحب داغ بحفاظت حق تالیف
مطبع انوار محمدی لکھنؤ در طبع یافت

ناکامی دوام بھی ہو عیش جاودان — ایسا اسیر ہون میں حرص و آز کا
دنیا بھی اک بہشت ہی اللہ ری کرم — کن نعمتون کو حکم دیا ہی جوازکا
رتبے سے میرے قیصر و سنجر کو رتبہ کیا — مین ہون غلام شاہ عراق و حجاز کا
مجکو نکیون کر اوسکی غلامی سے فخر ہو — محمود ایک بردہ ہی جسکے ایاز کا

۲ کونین جسکے ناز سے چکرا رہے ہین دماغ
مین ہون نیاز مند اوسی بے نیاز کا ۸

جو اللہ کا محبوب ہوا خوب ہوا — یا نبی خوب ہوا خوب ہوا خوب ہوا
شب معراج یہ کہتے تھے فرشتے باہم — سبحن طالب و مطلوب ہوا خوب ہوا
شہنشاہ رسل فخر رسل ختم رسل — خوب سے خوب خوش اسلوب ہوا خوب ہوا
بخشوانا تجھے مرغوب ہوا خوب ہوا — [illegible] امت عاصی کا گناہی نتھا
یوسف مین ترا نور تہا اسی نور خدا — چارۂ دیدۂ یعقوب ہوا خوب ہوا
تھا سبھی پیش نظر معرکۂ کرب و بلا — صبر مین ثانی ایوب ہوا خوب ہوا
فخر آدم کو نہوتا جو فرشتہ ہوتا — بنی آدم سے جو منسوب ہوا خوب ہوا

۳ — ۱۳

داغ ہی روز قیامت مری شرم اوسکی ہاتھ
مین گناہونسے جو محجوب ہوا خوب ہوا

عیب نکلا جو ہنر پیدا کیا — ہمنے کھویا جب قدر پیدا کیا

جسنے مضمون کمر پیدا کیا — اُسنے ناپیدا کمر پیدا کیا

کھوئے دیتا ہی مجھے دنیا سے وہ — جسکو مینے ڈھونڈھ کر پیدا کیا

اہل جنت کو بھی آیا اوس سے رشک — جس کسینے دل مین گھر پیدا کیا

ہاے نے ہے سرمایۂ رنج و الم — ہمنے جسکو عمر بھر پیدا کیا

آسمان تو آسمان ہی رہ گیا — نام تونے فتنہ گر پیدا کیا

داغ کھائے فرقت اغیار کے — تمنے میرا سا جگر پیدا کیا

شرم ہی پیدا کیے کی اوسکے ہاتھ — جسنے مجکو بے ہنر پیدا کیا

عشق نے کیا کیا دکھائے شعبدے — دل ادھر کھویا ادھر پیدا کیا

چٹکیان لینے لگا کچھ دل مین درد — عشق نے کم کم اثر پیدا کیا

ہاے ہے مین واہ کیا کہنا مرا — رنج اونکو چھیڑ کر پیدا کیا

مدعا یہ تھا کہ ہم دیکھیں سب تجھے ؛ ورنہ کیوں نورِ نظر پیدا کیا

۴ سب جینے دیتا کسکو داغ رو سیاہ
پر خدا نے دیکھکر پیدا کیا ۱۶

تیری قدم سے عرش بنے دوشِ نقشِ پا ؛ صل علیٰ کہے لبِ خاموشِ نقشِ پا
بھر دے اگر قدم سے وہ آغوشِ نقشِ پا ؛ پھولا سما کے پھر نہ تنِ توشِ نقشِ پا
شور اوس خرامِ ناز کا محشر سے بڑھ گیا ؛ کیا گوشِ خلق پھوٹ گئے گوشِ نقشِ پا
پھرتے ہیں بیقرار بہت تیری راہ میں ؛ کہتا ہے صفا صفا یہی جوشِ نقشِ پا
کیا سرزمینِ کوچۂ قاتل ہے فتنہ خیز ؛ اوڑنے لگے ہوا کی طرح ہوشِ نقشِ پا
بچتے ہیں خاکسار سے سب اہلِ آبرو ؛ دیکھا نہیں حباب کے سرپوشِ نقشِ پا
ہم خاک بوسے لیں کہ تری رہگذار میں ؛ ہتے چڑھا صبا کی تنِ توشِ نقشِ پا
افتادگی میں کوئی سہارا نہیں مجھے ؛ معراج ہو جو ہاتھ لگے دوشِ نقشِ پا
اوس رہگذر کا ناصح مشفق نہ ذکر کر ؛ یاد آنجائے شکلِ فراموشِ نقشِ پا
وحشت جنوں نہیں قیس کا پیر ہوا نہیں ؛ کانٹوں میں کھینچتا ہے مجھے جوشِ نقشِ پا

افتادگان خاک کا رتبہ تو دیکھیے ٦ باد صبا ہی غاشیہ بردوش نقش پا

لازم ہی یون مسافر راہ عدم چلے جیسے سبک روان سبکدوش نقش پا

ملجائین آسمان و زمین کو سی غیر مین ٧ ینجاسی ہر ستارہ دُر گوش نقش پا

محشر مین بھی وہ فتنے نہ دیکھینگے اہل حشر ٨ جو دیکھتے ہین آپکے مدہوش نقش پا

تم شوخیون سے پاؤن تو رکھو زمین پر ٩ کھل کھیلتے ہین اب لب خاموش نقش پا

١٥ رونہ سی نہین ہی آپنے کیا قبر داغ کی
پہولونکی چادرون سے چہپا جوش نقش پا ١٧

دیکھو جو مسکرا کے تم آغوش نقش پا ٢ گستاخیان کرے لب خاموش نقش پا

کسکے خرام سے یہ اڑے ہوش نقش پا ٣ بیٹھی ہوئی ہی مجلس خاموش نقش پا

آسودگان خاک کی کہتا وہ سرگذشت رکہتا نہین زبان مگر گوش نقش پا

ہی خار خار حسرت افتادگی غذا بے نیش کے نہین ہی خوردنوش نقش پا

مٹجائیگا مگر نہ کھلیگا یہ اے صبا غنچے کا منہ نہین لب خاموش نقش پا

رکھون قدم جو غیر کے نقش قدم پہ مین انگشت پا ہو ڈرکے مین گوش نقش پا

آسودگان خاک کی آنکھونکی ہین نشان | تیری گلیمین او رہے یون جوش نقش پا
پائی مری سراغ سے دشمن نے راہ دوست | اے بیخودی مجھے نہ رہا ہوش نقش پا
کسطرح غیر اوسکے قدم پر قدم دھرین | بے نشان سجدہ ہے دوپوش نقش پا
ہین خاکسار عشق ہون آگاہ راز عشق | میری زبان سے حال سنے گوش نقش پا
آئے بھی وہ چلے بھی گئے میری راہ سے | مین نامراد والہ و مدہوش نقش پا
مجھ ناتوان کی خاک کو پامالیون کے بعد | دوش صبا ملا جو چھٹا دوش نقش پا
ٹوٹا ہے ہار راہ مین کس مست ناز کا | ہے غنچہ موتیا کا در گوش نقش پا
رکھا قدم نہ بھولکے بھی میری قبر پر | اے کوچہ گرد وعدہ فراموش نقش پا
یہ کون میرے کوچے سے چھپکر نکل گیا | خالی نہین ہے قفتو نسے آغوش نقش پا
ملتے ہین خاکسار گلے خاکسار سے | ہوتا ہے نقش پا بھی ہم آغوش نقش پا

یہ فراغ کی تو خاک نہین کوی یار مین
اک تشنۂ وصال ہے آغوش نقش پا

۱۳   ۶

چل رہا ہے خنجر فولاد کیا | اوسکے ہتے چڑھ گئی بیداد کیا

مین نوید وصل سنکر مر گیا — نا مبارک تجھی مبارکباد کیا

جلکے پھینکا تو نے کیون اے شعلہ رو — آگ تھا آئینۂ فولاد کیا

حسن شیرین پر جو ہے لیلےٰ کو ناز — قیس بھی ہو جائیگا فرہاد کیا

کسطرح جیسے اوسکے دلمین گھر کرون — جب زمین قائم نہو بنیاد کیا

تیرے کوچے مین بپا ہی حشر کیون — ہوگیا خالی عدم آباد کیا

اونکی صورت دیکھتے سہتے ہین ہم — دیکھیے کسوقت ہو ارشاد کیا

اپنے دلپر ظلم جو کرتے ہین ہم — ہوسکیگی تجھسے وہ بیداد کیا

دلمین طاقت ہو تو سب کچھ ہو سکے — عرش تک جاتی نہین فریاد کیا

کرلیا رنگ حنا نے دل اسیر — آپکی مٹھی مین ہی صیاد کیا

باعث گریہ نپوچھ اے ہمنشین — کیا کہون مین آگیا تہا یاد کیا

فصل گل مین کیون ہی بلبل نغمہ سنج — آپ اپنے منہ مبارکباد کیا

داغ شبکو زہر کھا کر مر گیا

لو او تمھو بیٹھے ہوئے ہوشاد کیا

٢١ ٧

ایکہی رنگ ہی سب یہ تماشا کیسا — کوئی کیسا ہی کوئی چاہنے والا کیسا

روئے ہم ایسے ہین اس رنگ کا رونا کیسا — پانی ہو ہو کے بہا خون تمنا کیسا

عرصۂ حشر مین انصاف ہمارا کیسا — ۱ — دیکھنا یہ ہی کہ ہوتا ہی تماشا کیسا

بخشے گا اوس بت سفاک کو اسی داور حشر — ۲ — خون ہی مجھمین تھا خونکا دعوے کیسا

ڈھونڈھتے پھرتے تھے ہو بازار مین کیا ہم دینگے — مفت ہاتھ آئے تو فرماؤ وہ سودا کیسا

وہی جنت ہی جو وحشی ہین کہین دل بہلے — ۳ — لوگ صحرا کو گئے پھرتے ہین صحرا کیسا

نیند آئی ہی بڑی رات گئے آئے ہو — سرخ آنکھوں مین بھلا نشۂ صہبا کیسا

ڈوبتے ہین عرق شرم مین غیرت والے — ۴ — ڈوب مرنے ہی یہ جب آئے تو دریا کیسا

نامہ بر تو نے بھی دیکھا ہی اوسے سچ کہنا — گات کیسی ہی پھبن کیسی ہی نقشا کیسا

خوبیان لاکھ کسی مین ہون تو ظاہر کرین — لوگ کرتے ہین سی بات کا چرچا کیسا

تیر قربان کوئی دم ہی نکل رہتے ہے — ۵ — دل ہمارا ہی ہمارا ہی تمنا کیسا

دیکھتے ہو طرف سنگ در آتے جاتے — مجھکو دیکھو کہ ہوا ناصیہ فرسا کیسا

قیس و فرہاد کے قصے تو سنا کرتے ہو — ۶ — داد دو اسکی کہ ہمنے تمہین چاہا کیسا

ہم حقیقت میں سمجھتے ہیں اسے تکیہ کلام
٥ آپ دل لیکے کہے جاتے ہیں کیسا کیسا

غیر کے غم میں وہ خاموش تھے میں نے پوچھا
٦ جی ہے کیسا تو کہا تیرا کلیجا کیسا

تم سلامت ہو تو ہر روز قیامت ہوگی
٧ ہم بھی دیکھیں گے تماشے پہ تماشا کیسا

مجھکو یہ شکوہ کہ اقرار وفا جھوٹا تھا
٨ اونکو یہ ناز کیا تم نے یہ وعدا کیسا

جان نثار ونکو نہ دیکھا یہ پہانا کہکر
٩ جان پر کھیلنے والون کا تماشا کیسا

ہو قیامت نہ بھی کیا آنکھ اوٹھا کر دیکھوں
١٠ بس ہا ہے مری آنکھوں میں تماشا کیسا

مجھسے بھی دل لیا غیر کی بھی جان لی
آگیا ہے یہ تمہیں لینا پرایا کیسا

١١ غیر کا ذکر وفا اور ہمارے آگے
داغ اس بات سے جلتا ہے کلیجا کیسا

٨ ١٢

تو ہی اپنے ہاتھ سے جب لے لیا جاتا رہا
١ دل کی بھی پروا نہیں جاتا رہا جاتا رہا

جس توقع پر تھی اپنی زندگی وہ مٹ گئی
٢ جو بھروسا تھا ہمیں وہ آسرا جاتا رہا

میں نے دیکھا اونکی زلفوں کو تو فرمانے لگے
آپکا دل کھل پڑا گم ہو گیا جاتا رہا

دل چرا کر آپ تو بیٹھے ہوئے ہیں چین سے
٣ ڈھونڈھنے والے سے پوچھے کوئی کیا جاتا رہا

رشک دشمن کا زیادہ تجھسے ہی مجھکو ملال ۴ دشمنی کا لطف شکوون کا مزا جاتا رہا

ہوسکے مطلع نگار ہی کیا پریشان طبع سے ۵ ذہن مین آتے ہی حرف مدعا جاتا رہا

اچھی صورت کی ہوا کرتی تھی اکثر تاک جھانک ۔ رہ گئین آنکھین مگر وہ دیکھنا جاتا رہا

دیکھو دیکھو مجھپہ برساتے رہو تیر نگاہ ۔ صید جسم آنکھ سے اوجھل ہوا جاتا رہا

کسقدر اونکو فراق غیر کا افسوس ہی ۔ ہاتھ ملتے ملتے سب رنگ حنا جاتا رہا

حرص دامنگیر خیال دنیا سب بے ثبات ۔ جسقدر حاصل کیا اوس سے سوا جاتا رہا

اب کبھی ان سے وہ رسم و راہ بھی موقوف ہے ۹ ورنہ برسون نامہ بر آتا رہا جاتا رہا

۶	داغ کچھ منہ سے نہ نکلا جسکا اونپر تھا مدار	ہوگیا گم ہوگیا جاتا رہا جاتا رہا	۱۳

غیر کو منہ لگا کے دیکھ لیا ۔ جھوٹ سچ آزما کے دیکھ لیا

اونکے گھر داغ جا کے دیکھ لیا ۲ دل کے کہنے مین آکے دیکھ لیا

کتنی فرحت فزا تھی بوے وفا ۔ اوسنے دل کو جلا کے دیکھ لیا

کبھی غش مین رہا شب وعدہ ۔ کبھی گردن اوٹھا کے دیکھ لیا

جنس دل ہے یہ وہ نہین سودا ۔ ہر جگہ سے منگا کے دیکھ لیا

لوگ کہتے ہین چپ لگی ہی تجھے — حال دل بھی سنا کے دیکھہ لیا

جاؤ بھی کیا کروگے مہر و وفا — بارہا آزما کے دیکھہ لیا

زخم دلمین نہین ہی قطرۂ خون — خوب ہمنے دکھا کے دیکھہ لیا

ادھر آئینہ ہی ادھر دل ہی — جسکو چاہا اوٹھا کے دیکھہ لیا

اوسنے صبح شب وصال مجھے — جاتے جاتے بھی آکے دیکھہ لیا

اونکو خلوت سرا مین بے پردہ — صاف میدان پا کے دیکھہ لیا

تمکو ہی وصل غیر سے انکار — اور جو ہمنے آکے دیکھہ لیا

۱۰ — ۱۴
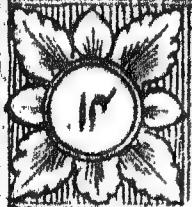
داغ نے خوب عاشقی کا مزا
جل کے دیکھا جلا کے دیکھہ لیا
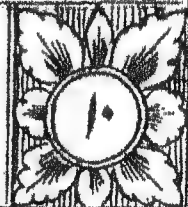
بلا سے جو دشمن ہوا ہی کسیکا — وہ کافر صنم کیا خدا ہی کسیکا

دعا مانگ لو تم بھی اپنی زبان سے — کہ پورا ہو جو مدعا ہی کسیکا

ادھر آ کلیجے سے تجھکو لگا لون — تجھی پر تو دل آگیا ہی کسیکا

کسیکی تپش مین خوشی ہی کسیکی — کسیکی خلش مین مزا ہی کسیکا

۴ خدا وال دو اپنی زلفون کا سایا — مقدر بہت نارسا ہی کسیکا

۵ ہمیشہ اسے ہمنے ٹلتے ہی دیکھا — مگر دل بھی رنگ وفا ہی کسیکا

تمہین اس سے کیا بحث کیون پوچھتے ہو — کوئی تذکرہ ہو رہا ہی کسیکا

مری بزم مین آکے وہ پوچھتے ہین — برا حال ہمنے سُنا ہی کسیکا

ستم ہی کیے جاؤ ہم بھی ہین حاضر — ہمین حوصلہ دیکھنا ہی کسیکا

۶ بچے جان کسطرح تیری ادا سے — قضا پر کہین بس چلا ہی کسیکا

مری التجا پر بگڑ کر وہ بولے — نہین مانتے ہمین کیا ہی کسیکا

۷ وہ کرنے لگے ہین قیامت کی باتین — یہ سچ ہی تو بس فیصلا ہی کسیکا

۸ سنا کرتے ہین چھیڑ کر گالیان ہم — وگرنہ کوئی سر پھرا ہی کسیکا

۱۱ بظاہر نجانے نجانے نجانے
تجھے داغ دل جانتا ہی کسیکا ۲۴

بتون نے ہوش سنبھالا جہان شعور آیا — بڑے دماغ بڑے ناز سے غرور آیا

۱ اوسے حیا ادھر آئی ادھر غرور آیا — مرے جنازے کے ہمراہ دور دور آیا

زبان پہ انکے جو بھولے سے نام حور آیا — اوٹھا کے آئنہ دیکھا وہین غرور آیا

تمہاری بزم تو ایسی ہی تھی نشاط افزا — ۲ رقیب نے بھی اگر پی مجھے سرور آیا

کہان کہان دل مشتاق دید نے یہ کہا — وہ چمکی برق تجلی وہ کوہ طور آیا

تری گلی کی زمین اور اسقدر پامال — ۳ مگر یہان کوئی بیتاب و ناصبور آیا

جہان مین لکھے حسین ہین تجھ او نکو رشک نہین — قیامت آگئی جسوقت نام حور آیا

عدو کو دیکھکے آنکھون مین اپنی خون اوترا — وہ جیسے بادہ گلرنگ کا سرور آیا

تری گلی مین رہی بازگشت مثل نفس — اگر چہ جتنی دور گیا واپس اوتنی دور آیا

قسم بھی وہ کبھی قرآن کی نہین کھاتے — یہ رشک ہے اونھین کیون اسمین ذکر حور آیا

پیامبر تری باتو مین ہم کب آگئے ہین — ۴ وہان ضرور گیا اور تو ضرور آیا

کہا جب اوسنے تہ تیغ کون آتا ہے — پکار اوٹھا دل مشتاق ناصبور آیا

پیامبر سے شب وعدہ وہ بگڑ بیٹھے — بنے بنائے ہوئے کام مین فتور آیا

کسی نے جرم کیا ملگئی سزا مجھکو — کسی سے شکوہ ہوا مجھپہ منہ ضرور آیا

جو خم کو جوش تو ساغر کو آگیا چکر — مجھے ہی دلکو نہ اوس خم مین سرور آیا

گذار دی شب وعدہ اسی توقع پر ۳ مرے بلانیکو اب آدمی ضرور آیا

کہین تھی راہ نمائی کہین تھی راہزنی ۴ کہین ملا کہین کارواں سے دور آیا

لگا دئیے ہین تجلی کی یہ تو اے موسی ۵ کہ سرمہ بنکے جو آنکھون مین کوہ طور آیا

الٰہی اشک مصیبت کی آبرو رکھنا ۶ یہ بیکسی مین بڑے وقت پر ضرور آیا

خدا نے بخشدیے حشر مین بہت عاشق ۷ خیال یار مین کوئی نہ بیقصور آیا

ترے نصیب کا اپل وہان بھی صبر نہین ۸ جواب گیا وہ قیامت کے دن ضرور آیا

بنے ہو بزم مین ساقی تو یہ خیال رہے ۹ کسے سرور نہ آیا کسے سرور آیا

شہید ناز بھی عاشق مزاج بھی مین ہون ۱۰ اسی لیے ملک الموت بنکے حور آیا

۱۳

وہین سے داغ سیہ بخت کو ملی ظلمت
جہان سے حضرت موسی کے ہاتھ نور آیا

۲۳

کیا لطف ستم یون انہین حاصل نہین ہوتا غنچے کو وہ ملتے ہین اگر دل نہین ہوتا

دل کا کوئی حامی دم بسمل نہین ہوتا ۱ کمبخت کلیجہ بھی تو شامل نہین ہوتا

کچھ تازہ مزا شوق کا حاصل نہین ہوتا ۲ ہر روز نئی آنکھ نیا دل نہین ہوتا

انکار رہا خواب مین بھی وصل سے اوسکو
معشوق کسی حال مین قائل نہین ہوتا

ایسا تو نہو حشر مین تکرار کی ٹھہرے
تو اپنی خطا پہ کبھی قائل نہین ہوتا

جس آئینہ کو دیکھ لیا تجھ سے اوسنے
اوس آئینہ سے کوئی مقابل نہین ہوتا

کیا عشق سے نفرت ہی کہ وہ پوچھتے ہین
کوئی بھی وہ بستی ہی جہان دل نہین ہوتا

غمزہ بھی سفاک نگاہین بھی ہون خونریز
تلوار کے باندھے سے تو قاتل نہین ہوتا ۳

انکار تو کرتے ہو مگر یہ بھی سمجھ لو
بیوجہ کسی سے کوئی سائل نہین ہوتا

چلنے کا رہ دوست مین سامان نہین بنتا
پہونچین تو ٹھکانا سر منزل نہین ہوتا

جس دن سے گلگشت نکلتی ہین وہ گھر سے
رکھتے ہی نہین پاؤن جہان دل نہین ہوتا ۴

کیا ناک مین دم ہی دل دشوار طلب سے
وہ کام بگڑتا ہی جو مشکل نہین ہوتا ۵

اب اپنے کھٹکتا ہی الگ خار تمنا
کھٹکے کی جگہ کوئی بھی شامل نہین ہوتا

منزل پہ جو پہونچے تو ملے قیس کو لیلی
ناقے سے جدا کیا کبھی محمل نہین ہوتا

محمل کھلے وہین آپ جہان جا کے ہین بیٹھے
یہ شرم یہ پردہ سر محفل نہین ہوتا

مین اور شب تیرہ و صحرای خطرناک
رہبر کا پتا سیکڑون منزل نہین ہوتا

سمجھاتے ہین نادان وہ کیسے ہے تسکین | ۴ | ہم کہتے ہین وہان ہی تو جہان دل نہین ہوتا

ہین ایسے بھی ہشیار جگر سے بھی خبردار | ۵ | جب آنکھ لگاتا ہون تو غافل نہین ہوتا

رکھلون ترے پیکان کو کلیجے سے لگا کر | ۶ | اپنا کبھی ہوتا ہے کبھی دل نہین ہوتا

مرنے ہی پہ جب آئے تو کیون ڈوب کے مرلے | | کیا خاک مین ملجانیکو ساحل نہین ہوتا

دیتے ہین تجھے اہل ہوس نقد دل ایسا | | جو تیر خطا ہو نکے بھی قابل نہین ہوتا

یہ داد ملی اونسے ہے مجھکو روش دلکی | ۸ | جس کام کی عادت ہو وہ مشکل نہین ہوتا

۱۳

اے داغ کس آفت مین ترے ان کچھ مین نہین آئی ۹

وہ جھینپتے ہین مجھسے جدا دل نہین ہوتا

۱۵

جس نے ہمارے دلکا نمونہ دکھا دیا | ۱ | اوس آئنہ کو خاک مین اوسنے ملا دیا

معشوق کو اگر دل بے مدعا دیا | | پوچھے کوئی خدا سے کہ عاشق کو کیا دیا

بے مانگے درد عشق و غم جان گزا دیا | ۲ | سب کچھ ہمارے پاس ہے اللہ کا دیا

ناوک ابھی ہے شست مین صیاد کی مگر | ۲ | اوٹھتی ہین اونگلیان وہ نشانہ اوڑا دیا

رکھتے ہین ایسے چاند کو تو غیر بھی عزیز | ۳ | یوسف کو بھائیون نے کنوئین مین گرا دیا

ملتا ہی لخت دل مجھے سرکار عشق سے ۴ اچھی جگہ نصیب نے ٹکرا لگا دیا

صرف بنائے بتکدہ اے شیخ کچھ نہ پوچھ ۵ اکثر اک اینٹ کے لیے مسجد کو ڈھا دیا

ملتے ہین تیرے چاہنے والے ہین تیرے ڈھنگ ۶ جو تجھپہ مٹ گیا مجھے اوسنے مٹا دیا

مضمون شوق چھپ نہ سکا ہم کو کیا کرون گو مینے خط رقیب کے خط مین ملا دیا

دنیا مین اک یہی ہی زیارت گہ جنون ۷ خانہ خرابیون نے مرا گھر بنا دیا

لب خشک ہو رہے ہین کف دست تیغ ہین لو سچ کہو کہ قول رقیبون کو کیا دیا

تیر فراق داغ تمنا و رشک غیر دل ہو جگر ہو کہاتے ہین سب آپکا دیا

پیکان یار سینے سے کیونکر نکالدون یہ ہی خدا کی دین کہ دل دوسرا دیا

تا حشر منکرین قیامت نہ مانتے تجھکو بنا کے اوسکا نمونہ دکھا دیا

۱۴

تجھینگے خوب وہ بت نا آشنا سے داغ

گر ایکبار ادر جند اسنے ملا دیا

۱۷

انکار میکشی نے مجھے کیا مزا دیا ۲ سینے پہ چڑھ کے اوسنے خم مے پلا دیا

ہر ایک کو ستمگار دل مبتلا دیا یون ہمنے اک زمانے کو عاشق بنا دیا

جو کچھ ہوا ہو دل تجھے اسی بیوفا دیا   تقدیر نے بگاڑ دیا یا بنا دیا

آخر کو جوش گریہ نے اتنا کیا اثر   نقش مراد صفحۂ دل سے مٹا دیا

احسان مانتا ہون تمہارے غیر کا   بگڑا ہوا مزاج تمہارا بنا دیا

وہ نامراد لطف اسیری ہون ہمصفیر   صیاد نے بھی مجکو چمن سے اڑا دیا

اپنی تو زندگی ہو تغافل کی وجہ سے   وہ جانتے ہین خاک مین ہمنے ملا دیا

تھوڑی سی پی کے تلخیٔ می کا گلا رہا   جب منہ کو لگ گئی تو نہایت مزا دیا

وہ ناز سے زمین پہ رکھتے نہ تھے قدم   تعریف کرکے اور بھی ہمنے اوڑا دیا

کام آگیا ہجوم رقیبونکا بزم مین   اوس فتنہ گر کی آنکھ سے مجکو چھپا دیا

تعریف جور اور پھر اس شدومد کی ساتھ   میری زبان نے مجھے جھوٹا بنا دیا

یون ہوگئی نجات یہ تدبیرین پڑی   ناصح کو ہمنے غیر کے پیچھے لگا دیا

کوئی بھی طول روز جزا سے غرض تھی   میری شب فراق کی ضد نے بڑھا دیا

یارون کا میر ساتھ ہی مانند برق وابر   رو یا کیا بہت مجھے جسنے ہنسا دیا

انسان جانتے تو نہ لکھتے وہ یہ جواب   [illegible] نے نامہ بر نے مجھے کیا بتا دیا

کہلاتے ہیں حاتم ثانی جناب شیخ | کیا جانے میفروش کو حضرت نے کیا دیا

۱۵ بخشا گیا جو داغ سیہ کار دیکھنا
جنت کھینگی آگ لگا دی جلا دیا ۳۰

مجھ سے جو قاتل کا تبسم نمک افشاں ہوتا | کیا ہی پھیکا مزہ زخموں نے نمکداں ہوتا
موت کا مجھکو نہ کھٹکا شب ہجراں ہوتا | میرے دردوں کے اثر سے گر آپکا درماں ہوتا
گر مرے ہاتھ تری بزم کا ساماں ہوتا | ۱ | میزباں میں کبھی ہوتا کبھی مہماں ہوتا
عشق تاثیر جو کرتا تو نہ پنہاں ہوتا | رنج میرا تجھے چہرے سے نمایاں ہوتا
دین و دنیا کے مزے جب کہ دونوں لے تجھے | ایک میں کفر اگر ایک میں ایماں ہوتا
دلکو آسودہ جو دیکھا تو نہیں حیف آئی | ۲ | اس سے بہتر تو یہی تھا کہ پریشاں ہوتا
خلد میں بندہ رہگذر عیش کی ساماں ہیگا | لطف جب تھا کہ یہ مجموعہ پریشاں ہوتا
بے نیازی جو ہوئی ہے میری تمنا ہوئی | مجھکو ارماں جو نہ ہوتا تجھے ارماں ہوتا
عشق کچھ کھیل نہیں ایدل آرام طلب | ۳ | سیکھنا تھا تجھے وہ کام جو آساں ہوتا
کیا غضب ہے نہیں انسانکو انسانکی [illegible] | ہر فرشتے کو یہ حسرت ہے کہ انساں ہوتا

حشر کے روز تجھی پاس عدالت ہوگا ۴ بخشدیتا جو یونہین جرم تو احسان ہوتا

ہم پڑھے لیتے ہین کلمہ بت کافر سنلے توُ نے دیکھا ہی نہین کوئی مسلمان ہوتا

اے فلک ہجر مین گھنگھور گھٹا چھائی ہے دامن ابر بھی میرا ہی گریبان ہوتا

ذبح کے بعد مجھے لطف تعلق رہجاتا کاش خنجر مین ترے تیر کا پیکان ہوتا

مرض عشق طبیبون نے بہت الجھایا آخرکار یہ آزار رہی درمان ہوتا

کون بستے ہو عادت مجھے تنہائی کی پاس فردوس کے سنسان بیابان ہوتا

شکر کرتا ہون ملی نعمت غم کھانیکو آج فاقا ہی مجھے ہوای شب ہجران ہوتا

ہوگئی بار گران بندہ نوازی تیری ۵ تو نہ کرتا اگر احسان تو احسان ہوتا

لیتے تلاشی لیے رہتا نہ کبھی دست جنون گر مری جیب کے اندر بھی گریبان ہوتا

١٦ داغ کو ہمنے محبت مین بہت سمجھایا
وہ کہا مان نہ لیتا اگر انسان ہوتا ١٣

دل پر اضطراب نے مارا ۱ اسی خانہ خراب نے مارا

میری آنکھو نے ہین عیان پس رگ ۲ نرگس نیم خواب نے مارا

دیکھ لینا کہ حشر کا میدان | میرے حاضر جواب نے مارا

یاد کرتے ہو غیر کے اشعار ۳ ہائے اس انتخاب نے مارا

دل لگاوٹ نے کر دیا بسمل ۴ اور پھر اجتناب نے مارا

جسکو ڈھونڈھا ملا نہ کعبے مین | ایسے خالی ثواب نے مارا

جان بچتی نظر نہین آتی | اب نگاہ عتاب نے مارا

تھک گئے ہاتھ لکھتے لکھتے خط | اس سوال و جواب نے مارا

جا چکین خلد مین کہ دوزخ مین | طول روز حساب نے مارا

وصل دیکھا اگر وصال ہوا | مجھکو تعبیر خواب نے مارا

میری میت پہ کیون نہ برسے نور | غیرت آفتاب نے مارا

مجھکو بیتاب دیکھکر بولے ۵ آپ کے اضطراب نے مارا

۱۷

۶ دیکھکر جلوہ غش ہوئے موسیٰ
داغ مجھکو حجاب نے مارا

۲۶

اس کعبۂ دلکو کبھی ویران نہین دیکھا ۱ اوس بت کو کب اللہ کا مہمان نہین دیکھا

کیا ہمنے عذاب شب ہجران نہین دیکھا
تمکو نہ یقین آسکے تو ہان ہان نہین دیکھا

کیا تونے مرا حال پریشان نہین دیکھا
اسطرح سے دیکھا کہ مری جان نہین دیکھا

جب ہاتھ پڑا وصل مین شوخی سے کسیکا
پھر ہمنے گریبان کو گریبان نہین دیکھا

ہم جیسے ہین ایسا کوئی دانا نہین پایا
تم جیسے ہو ایسا کوئی نادان نہین دیکھا

راحت کے طلبگار ہزارون نظر آئے
محشر مین کوئی حور کا خواہان نہین دیکھا

نظرون مین سمایا ہوا اسامان نہین جاتا
لیلی نے کبھی قیس کو عریان نہین دیکھا

اوس بت کی محبت مین قیامت کا مزا ہے
کافر کو کبھی دوزخ مین پشیمان نہین دیکھا

کہتے ہو کہ بس دیکھ لیا ہمنے ترا دل
دل دیکھ لیا اور مرا ارمان نہین دیکھا

کیا ذوق ہے کیا شوق ہے سو مرتبہ دیکھون
٢ پھر بھی یہ کہون جلوہ جانان نہین دیکھا

محشر مین وہ نادم ہوں خدایا نہ کہیں کے
آنکھون نے کبھی اوسکو پشیمان نہین دیکھا

جو دیکھتے ہین دیکھنے والے ترے انداز
تونے وہ تماشا ہی مری جان نہین دیکھا

ہر چند ترے ظلم کی کچھ حد نہین ظالم
پر ہمنے کسی شخص کو نالان نہین دیکھا

کو نزع کی حالت ہے مگر پھر یہ کہونگا
٣ کچھ تمنے مرا حال پریشان نہین دیکھا

تم غیر کی تعریف کرو قہر خدا ہی — معشوق کو یون بندۂ احسان نہین دیکھا

کیا جذب محبت ہی کہ جب سینے سی کھینچا — سفاک ترے تیر مین پیکان نہین دیکھا

ملتا نہین ہمکو دل گم گشتہ ہمارا — تونے تو کہین اے غم جانان نہین دیکھا

جو دن مجھی تقدیر کی گردش نے دکھایا — تونے بھی وہ اے گردش دوران نہین دیکھا

کیا داد ملے اوس سے پریشانی دل کی — جس بت نے کبھی خواب پریشان نہین دیکھا

مینے اوسے دیکھا کے دل نے اوسے دیکھا — تونے اوسے اے دیدۂ حیران نہین دیکھا

تمکو مرے مرنے کی یہ حسرت یہ تمنا — اچھون کو بری بات کا ارمان نہین دیکھا

لو اور سنو کہتے ہین وہ دیکھکے مجھکو — جو حال سنا تھا وہ پریشان نہین دیکھا

تم منہ سے کہے جاؤ کہ دیکھا ہی زمانہ — آنکھین تو یہ کہتی ہین کہ ہان ہان نہین دیکھا

کیا عیش سے معمور تھی وہ انجمن ناز — ہمنے تو وہان شمع کو گریان نہین دیکھا

کہتی ہی مری قبر پہ رو رو کے محبت — یون خاک مین ملتے ہوے ارمان نہین دیکھا

کیون پوچھتے ہو کون ہی یہ کسکی ہی شہرت
کیا تمنے کبھی داغ کا دیوان نہین دیکھا

تو ہے مشہور دل آزار یہ کیا — تجھپر آتا ہے مجھے پیار یہ کیا

جانتا ہون کہ مری جان ہے تو — اور مین جان سے بیزار یہ کیا

پاؤن پر انکے گرا مین تو کہا — دیکھ ہشیار خبردار یہ کیا

تیری آنکھین تو بہت اچھی ہین — سب انہین کہتے ہین بیمار یہ کیا

کیون ہے قتل سے انکار یہ کیون — اسقدر ہی تمہین دشوار یہ کیا

سر اوڑاتے ہین وہ تلوارون سے — کوئی کہتا نہین سرکار یہ کیا

ہاتھ آتی ہے متاع الفت — ہاتھ ملتے ہین خریدار یہ کیا

خوبیان کل تو بیان ہوتی تہین — آج ہے شکوۂ اغیار یہ کیا

لے لیے ہمنے لپٹ کر بوسے — وہ تو کہتے رہے ہر بار یہ کیا

وحشت دل کے سوا الفت مین — اور ہین سیکڑون آزار یہ کیا

ضعف رخصت نہین دیتا افسوس — سامنے ہے در دلدار یہ کیا

۱۹

باتین سنیے تو پھڑک جائیےگا
گرم ہین داغ کے اشعار یہ کیا

۲۳
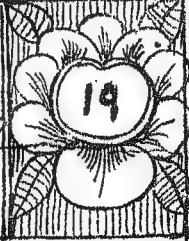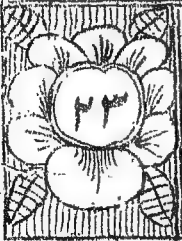
روکنا دلکو کہ شوق زلف دلبر لیچلا — تھا منا مجکو کہ یہ سودا مرا سر لیچلا

اوسکی محفل سے کہون کیا دلکو کیونکر لیچلا — ہار کر اکبار چھوڑا پھر سکر لیچلا

نالہ چنکر دلکی باتین دل سے باہر لیچلا — یہ بشارت یہ خبر یہ مژدہ گھر گھر لیچلا

باندھکر مشکین خیال زلف دلبر لیچلا — سانپ کے منہ مین مرا مجکو مقدر لیچلا

چلدیا وہ شعبدہ گر مین یہی کہتا رہا — اسکو لینا وہ کوئی دل کو چرا کر لیچلا

ابر رحمت کا ہوا اہل جہنم کو گمان — سوی دوزخ مین جو اپنا دامن تر لیچلا

وہ سدھارے اپنے گھر مجکو رہی یہ کشمکش — ضبط نے کھینچا ادھر دل سوے دلبر لیچلا

رشک دشمن نے چرائے آنکھیں کہا مین دور سے — شوق نظارہ جو سوے روزن در لیچلا

دلکی باتین لہی جانے بیخودی ہے شوق مین — کسطرح لایا خدا جانے یہ کیونکر لیچلا

پھر بلایا پھر کہا کچھ پھر اوسے رخصت کیا — نامہ بر جب جسر تو نکالے دفتر لیچلا

کیا ہوا کس سخت جان سے ہو گئی قاتل کو لاگ — چھانٹ کر دس مین سے جو ایک خنجر لیچلا

سیکڑون ہم شہادت مین مرے داغ گناہ — مین عدم کو خود بنا کر اپنا محضر لیچلا

[illegible] — [illegible] جب جلوہ یہ پ[illegible]

خوب رضوان سے در فردوس پر جھگڑی ہوئی
جب بت کافر کو مین لین چھپا کر لیچلا

کاتب اعمال سے محشر مین ہوگی گفتگو
اسلیے مین آپ اپنا حال لکھکر لیچلا

کوئی دامنگیر تھا کوئی گریبان گیر تھا
اوسکو اپنے ساتھ جب مین ورِ محشر لیچلا

پوری اوترے گی قیامت سے نہین مجکو امید
ایک ڈورا مین ترے قد کے برابر لیچلا

بار عصیان کسقدر ہے آدمی عجز ضعیف
یہ گرادیگا جو اتنا بوجھ سر پر لیچلا

آنسوون کا قافلہ چلنے لگا نالے کے ساتھ
یہ جرس آواز سے اپنی لگا کر لیچلا

اوسکی چتون پھرتے ہی محفل مین ہلچل پڑ گئی
مضطرب کو مضطرب مضطر کو مضطر لیچلا

منزل مقصود تک یون پہنچے بڑی مشکل سے ہم
ضعف نے اکثر بٹھایا شوق اکثر لیچلا

واے قسمت اب آئیگا نہ لائیگا جواب
لیچلا خط بھی تو صیدی کا کبوتر لیچلا

۲۰ ۱۰

یہ حسین یہ جبین یہ شہر ایسی لہر ہے
داغ کلکتہ سے لاکھون داغ دلپر لیچلا

کسنے کہا کہ داغ وفادار مر گیا
وہ ہاتھ ملکے کہتے ہین کیا یار مر گیا

دام بلاے عشق کی وہ کشمکش رہی
اک اک پھڑک پھڑک کے گرفتار مر گیا

میری ہی دم سے زندہ ہی آثار عشق کا — مین مر گیا اگر تو یہ آزار مر گیا

محجوب کر نہ جرم فغان پر کہ لطف کیا — شرم گناہ سے جو گنہگار مر گیا

بیداد گر کو رہ گئی کیا حسرت ستم — جب اپنی موت کوئی دل فگار مر گیا

بد تر ہی موت سے بھی زیادہ یہ زندگی — وہ جی گیا جو عشق کا بیمار مر گیا

ہی تیری جنس حسن مین تاثیر زہر کی — جسکی نظر پڑی وہ خریدار مر گیا

آنکھین کھلی ہوئی ہین پس مرگ اسلیے — جانے کوئی کہ طالب دیدار مر گیا

جس سے کہا ہی آپنے اقرار جی گیا — جسنے سنا ہی آپ سے انکار مر گیا

۲۱ — کس بیکسی سے داغ نے افسوس جان دی — ۱۶
پڑھکر ترے فراق کے اشعار مر گیا

جگر کو تھام کے مین بزم یار سے اوٹھا — ہر اک قرار سے بیٹھا قرار سے اوٹھا

ہمارے لئے وہ تنہا اوٹھا لیا ظالم — ترا ستم جو نہ اک روزگار سے اوٹھا

ہوا نہ پھر کہین وحشن یہ شک تو دیکھو — کوئی چراغ جو میرے مزار سے اوٹھا

شب فراق اجل کی بہت دعا مانگی — جگر مین درد بڑے انتظار سے اوٹھا

ہوا ہی خون کے چھینٹون سے پیرہن گلزار
تری شہید کا لاشہ بہار سے اوٹھا

ہمارے خط مین وہ مضمون ہی گرانی تھا
کہ ایک حرف نہ اوس گلعذار سے اوٹھا

تمہارے جھوٹ نی بے اعتبار سب سے کیا
کہ جیسے ایک سے اوٹھا ہزار سے اوٹھا

اوسی کے راہ گذر مین لگائی سو چکر
جو گرد یاد ہمارے غبار سے اوٹھا

گلہ رقیب کا سنکر جھکی رہین آنکھین
حجاب کب نگہ شرمسار سے اوٹھا

ترس رہے تھے شرابی کہ اونگلیان اوٹھین
وہ ابر رحمت پروردگار سے اوٹھا

کسی نے پای حنائی جو ناز سے کہا
بھڑک کے شعلہ ہمارے مزار سے اوٹھا

رہی وہ حسرت دنیا کہ صبح محشر بھی
مین اپنے ہاتھون کو ملتا مزار سے اوٹھا

پہنچو تا اگر اونکے قدم وہ کیون جاتے
مگر نہ ہاتھ دل بیقرار سے اوٹھا

وہ فتنہ فتنہ ہی وہ حشر حشر ہی یارب
جو بزم یار سے جو کوی یار سے اوٹھا

تم اپنی ہاتھ سے دو پھول غیر کو چنکر
یہ داغ کب دل امیدوار سے اوٹھا

عدو کی بزم مین دیکھو تو داغ کے تیور
ذلیل ہو کے بڑے افتخار سے اوٹھا

۳۲ ۱۱
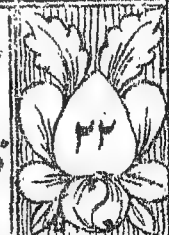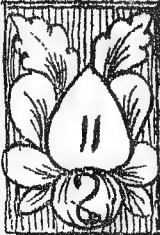
دل مبتلا سی لذت آزار ہی رہا
مرنا فراق یار مین دشوار ہی رہا

ہر دم یہ شوق تھا اُسے قربان کیجیے
مین وصل مین بھی جانسے بیزار ہی رہا

احسان عفو جرم سے وہ شرمسار ہون
بخشا گیا مین تو بھی گنہگار ہی رہا

ہوتی ہین ہر طرح سے مری پاسداریان
دشمن کے پاس بھی مرا یار ہی رہا

اُن پہلوؤن سے ٹال دیا کچھ نہ کہہ سکے
ہر چند اونکو وصل کا اقرار ہی رہا

زاہد کی توبہ توبہ ہی گو گھونٹ پی گئے
سو بوتلین اڑا کے بھی ہشیار ہی رہا

دیکھین ہزار رشک مسیحا کی صورتین
اچھا رہا جو عشق کا بیمار ہی رہا

صیاد تم نے چھوڑ دیے ہین بہت اسیر
مین بھی رہا ہوا کہ گرفتار ہی رہا

لذت وفا مین ہے نہ کسی کی جفا مین ہے
دلدار ہی رہا نہ دل آزار ہی رہا

جلوہ کی بعد وصل کی خواہش ضرور تھی
وہ کیا رہا جو عاشق دیدار ہی رہا
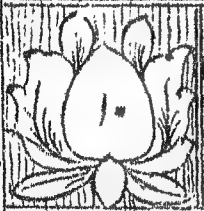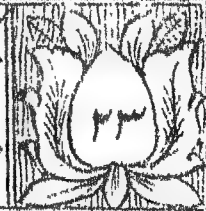
۳۳

کتنے ہین جلکے غیر محبت سے داغ کی
معشوق اسکے پاس وفادار ہی رہا

۱۰

حشر مین بھی مبتلا اوسپر عیان ہو جائیگا
جو یہان ہوتا ہے وہ کلدن وہان ہو جائیگا

۷

دل سے بھی باتین نہین کرتا کبھی یہین اسلیے ۔۔۔ وہ ستمگر بدگمان یہ رازدان ہوجائیگا

آستین سے پونچھ لے بہتے ہوئے آنسو مرے ۔۔۔ ہاتھ تیرا مجھپہ اے قاتل روان ہوجائیگا

اٹھ نگے گھر سے جب بگڑ کر مین چلا تو یہ کہا ۔۔۔ آپکے جانے سے کیا سونا مکان ہوجائیگا

حسن تیرا عشق میرا ہی بلاے روزگار ۔۔۔ آفت آجائیگی یہ چرچا جہان ہوجائیگا

دلکو حسرت مین کیا تھا خوگر طرز ستم ۔۔۔ کیا خبر تھی وہ یکایک مہربان ہوجائیگا

چپ رہو نہین حشر مین یہ آپنے اچھی کہی ۔۔۔ ہوسکیگا حال دل جتنا بیان ہوجائیگا

سخت جانی تیری تیرونکو رولائیگی لہو ۔۔۔ ہر لب سوفار چشم خونفشان ہوجائیگا

دیکھ لینا آرزوے وصل مین میرا وصال ۔۔۔ بیٹھے بیٹھے یون ہی اک دن ناگہان ہوجائیگا

۲۴

داغ کو ہم یہ سمجھے تھے کہ تیرے عشق مین
ہای ایسا شخص یون بے خانمان ہوجائیگا

۱۳

ارمان بھرے دلکا نہ یون نام نکلتا ۔۔۔ ناکامی جاوید سے بھی کام نکلتا

گر سلسلۂ نامہ و پیغام نکلتا ۔۔۔ تو اے دل ناکام بڑا کام نکلتا

وہ چپ ہی رہے ورنہ مرے ذکر وفا پر ۔۔۔ تعریف مین بھی پہلوے دشنام نکلتا

ہوتا ہی حسینون کا یہی وقت نمایش — ورنہ مہ کامل نہ سر شام نکلتا

وہ کاش مرے قتل کو آتے مگر آتے — ارمان تو اسی گردش ایام نکلتا

فرہاد کو آتی نہ کبھی سینہ تراشی — گر لاکھہ برس ہاتھہ سے یہ کام نکلتا

معلوم تہا یون ہی تو ہین باتین یہ گھاتین — آغاز مین کیا عشق کا انجام نکلتا

کیا حضرت زاہد ہی بنے پیر مغان آج — میخانہ سے باہر نہین اک جام نکلتا

گھبرا کے نکلتا نہ ترا ناوک دلدوز — پہلو مین اگر گوشۂ آرام نکلتا

آنکھون مین تو رہتی ہین وہ کاجل بہری آنکھین — آنکھون سے نہ کیون خنجر سیہ فام نکلتا

دشمن کی ندامت نے انہین پیار دلایا — ای کاش مرے سرسے بھی الزام نکلتا

پیغامبر اوس شوخ کو لایا مجھے لیچل — خالی تری باتون سے نہین کام نکلتا

ای داغ سناتے غزل اوس شوخ کو ہم بھی
گر شعر کوئی قابل انعام نکلتا

٢٥ — ١١

ہی رشک کہ اغیار کو دیکھا اوسے دیکھا — ہر چشم خریدار کو دیکھا اوسے دیکھا

تصویر رخ یار کو دیکھا اوسے دیکھا — خورشید پر انوار کو دیکھا اوسے دیکھا

مشتاق سے کہلجاتے ہیں محبوب کے انداز
جب طالب دیدار کو دیکھا اُسے دیکھا

حیرت سے تری دیکھنے والے کی یہ ہے شکل
جس شخص نے دیوار کو دیکھا اُسے دیکھا

کیا فتنۂ محشر میں یہی جو اُٹھیں نہ ہیں گے
ظالم تری رفتار کو دیکھا اُسے دیکھا

دیکھا نہ اُسے دیکھکے ہوش اُڑ گئے تیرے
ناصح بت عیار کو دیکھا اُسے دیکھا

کہتے ہیں ارنی گو سے کوئی جا کے سر طور
گر شعلۂ رخسار کو دیکھا اُسے دیکھا

عاشق کو یونہی دیکھتے ہیں دیکھنے والے
ہر ضربت تلوار کو دیکھا اُسے دیکھا

وہ آنکھ دکھائیں یہ تمنا نہیں ہمکو
جیسے کسی بیمار کو دیکھا اُسے دیکھا

آنکھ اپنی اُٹھاتی ہی تھی محفل میں اک سے
بیتاب جب دوچار کو دیکھا اُسے دیکھا

۲۶ ہے داغ اُسی شوخ کے مضمون سے بھرے ہیں
جتنے مرے اشعار کو دیکھا اُسے دیکھا ۱۶
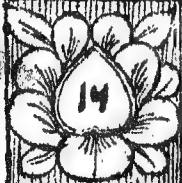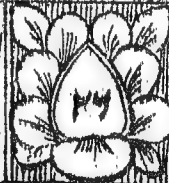
دیکھ لیگا یہ مزا حشر میں جو جائیگا
آپ جو حکم کرینگے وہی ہو جائیگا

کیا مرے قتل کا یون پردہ نہو جائیگا
بیٹھکر اہل عزا میں کوئی رو جائیگا

لیکے دل دوگے تو دو پھر مجھے ہو جائیگا
تم ذرا اوس سے بھی پوچھ تو لو جائیگا

چین آئے اُسے تکیہ ترے سر کا بنکر | کاٹ ڈالونگا مرا ہاتھ جو سو جائیگا

غیر آیا ہی عیادت کو اگر آنے دو | وہ بھی کمبخت مری جان کو رو جائیگا

آسمان ہو کہ زمانہ ہو غرض کوئی ہو | تم جسے دوست بنالوگی وہ ہو جائیگا

نامہ بر دیدۂ بیدار ہمارا لیجا | یہ تو جاگیگا جو تو راہ مین سو جائیگا

کیون نگہبان سے آپ اُلجھے مرا لے کے | مفت کا مال ہی کھو جائے جو کھو جائیگا

حشر تک بات نجائیگی جو تم چاہو گے | گھر کا گھر ہی مین ابھی فیصلہ ہو جائیگا

لگہ گیا ساقی سرشار یہ چلتے چلتے | آپ جو رنگ مین ڈوبیگا ڈبو جائیگا

یہ وہ حالت ہی کہ ہنستونکو رلادیتی ہی | جو ہنسانے مجھے آئیگا وہ رو جائیگا

فیصلہ آج کیے لیتے ہین جو کچھ ہو جائے | یہ بھی اونسے خوشی رنج تو ہو جائیگا

روز جنت مین صفین نامہ برونکی بیکار | نہین جمتا وہ مرے ذہن مین جو جائیگا

خط کی یون نقل کہ قاصد کی اوتارون تصحیح یہ | یہ بھی گم ہو گا مرا نامہ بھی کھو جائیگا

وصل کی بابت مین کی عرض تو ہنسکر بولے | کیون مرے جاتے ہو ہو جائیگا ہو جائیگا

۲۷ داغ تم داغ جدائی کے گلے کرتے ہو ۱۰

چار چھینٹوں مین وہ چلتے ہوئے دھو جائیگا

رکے جو کام تو بنے ادر سن نہین چلتا
پرائے بس مین ہی کچہ اپنا بس نہین چلتا

ہمارے سینے مین پہروں نفس نہین چلتا
جب اوسنے روک دیا کہکے بس نہین چلتا

دکھائین کہ جیسے قاتل مین جان نثار ونکو
ہمارے ساتھ کبھی بوالہوس نہین چلتا

بہت ہمارے پہڑ کنے سے تنگ ہی صیاد
کہ چار دن سے زیادہ قفس نہین چلتا

گذر گئے ہین جو دن پہر نہ آئینگے ہرگز
کہ ایک چال فلک ہر برس نہین چلتا

مریض غمسے چلے پیش کیا طبیبونکی
بغیر حکم الہی نفس نہین چلتا

وہ شہسوار بہت اپنے دلمین حیران ہی
کہ میری خاک سے آگے فرس نہین چلتا

وہ بدگمان ہی وہ ہی نازنین مرا صیاد
کہ اپنے ہاتھ مین لیکر قفس نہین چلتا

کبھی ادھر تو کبھی ہی ادھر وہ شاہسوار
یہ بانکپن ہی کہ سیدھا فرس نہین چلتا

۲۸

ملے جو داغ تو کیسا بنا ہین ٹھیک اوسے
ہزار کوس نسے کچہ اونکا بس نہین چلتا

۹

ایکہی شکوہ مین سامان وصل کا برہم ہوا
کیا ہنسی مین رنج پھیلا کس خوشی مین غم ہوا

حال ہیرا دسے اگویا مزاج یار ہے
یہ سنبھالے سے سنبھلے گا اگر برہم ہوا

ناامیدی ہجر مین تو نے دی راحت مجھے
کم ہوا جب ایک ارمان ایک دشمن کم ہوا

بے اثر ہو تو بھی طوفان ہے نہین یا تو ہو
حسرت اوس آنسو پہ ہے جو قطرۂ شبنم ہوا

چارہ درمان سے بھی رہ رہ کے ابھری لگی چوٹ
تہوڑے تہوڑے لطف سے بھی سوز دل کم کم ہوا

آگے آگے رنگ لائیگا ابھی مضمون غم
نامہ بر کہتا ہے اک اک لفظ پہ ماتم ہوا

درد دل معشوق کا غصہ نہین ہے چارہ گر
یہ نہ بڑھکر کم ہوا جب کم ہوا تو کم ہوا

صبح ہجر انجمن ادھر غمگین ادھر انکا جمال
آئینے سے کہتے ہین یہ کیا ہمارا عالم ہوا

۲۹ ۹

داغ پہر وس آفت جان سے بڑھائی رسم و راہ
پہلے تہوڑا رنج پایا پہلے تہوڑا غم ہوا

کہو جب تم یہ ہے بیمار میرا
تو کیونکر دور ہو آزار میرا

یہی ہو دل باعث آزار میرا
یہی ہے غمخوار میرا یار میرا

پیام شوق بھی قاصد ادا ہو
نہ آئے نام بھی زنہار میرا

برائی مین بھی ہوگا کوئی مطلب
وہ کرتے ذکر کیون بیکار میرا

مجھے کوسین بلا سے گالیان دین | مگر وہ نام لین ہر بار میرا
کہونگا حشر مین یہ کون ہین کون | مزا دیجائیگا انکار میرا
خدا ہی حشر کے دن جو وہ پکارے | کہان ہی طالب دیدار میرا
قیامت ہی سنے وہ سر جہکا گئے | خدا کے سامنے اظہار میرا

۳۰

بجہے تم جانتے ہو داغ ہون مین
نہین جاتا ہے خالی وار میرا

۱۶

جب جوانی کا مزا جاتا رہا | زندگانی کا مزا جاتا رہا
وہ قسم کہاتے ہین اب ہر بات پر | بدگمانی کا مزا جاتا رہا
داستان عشق جب ٹہہری غلط | پہر کہانی کا مزا جاتا رہا
خواب مین تیری تجلی دیکہہ لی | لن ترانی کا مزا جاتا رہا
مٹ گئی اب داغ فرقت کی جلن | اس نشانی کا مزا جاتا رہا
چہٹ سکے برسات مین کیونکر شراب | سرد پانی کا مزا جاتا رہا
درد نے اوٹہکر اوٹہایا بزم سے | ناتوانی کا مزا جاتا رہا

غیر پر لطف و کرم ہونے لگا | مہربانی کا مزا جاتا رہا
کوئی تجھپر بے غرض مرتا نہین | جانفشانی کا مزا جاتا رہا
آپ وہ اپنے نگہبان بنگئے | پاسبانی کا مزا جاتا رہا
دوسرا کوئی نہ تجھسا بن سکا | نقش ثانی کا مزا جاتا رہا
جب شراب کہنہ مین پانی ملا | اوس پرانی کا مزا جاتا رہا
دوسرا پڑا پڑا قاتل کا ہاتھ | سخت جانی کا مزا جاتا رہا
نامہ برنے لے کیے سارے پیام | منہ زبانی کا مزا جاتا رہا
کوئی دن کی اب ہوا کہاتے ہین ہم | دانے پانی کا مزا جاتا رہا
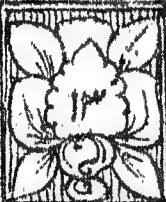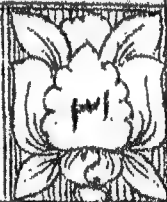
داغ ہی کے دم سے تہا لطف سخن
خوش بیانی کا مزا جاتا رہا

۱۳۱

۱۳۲

وہ جانا پھیر کر چتون کسیکا | ہمارے ہاتھ مین ہین من کسیکا
غبار آلودہ ہین پاے حنائی | مٹا کر آئے ہو مدفن کسیکا
زمانے کے چلن سیکھے ہین تونے | کسیکا دوست ہو دشمن کسیکا

دل ویران کو جب دیکھا تو بولے ۱ یہ ہے اوجڑا ہوا مسکن کسیکا

کہا غنچے سے مرجھا کر یہ گل نے ہمیشہ کب رہا جوبن کسیکا

پڑا تھا ہاے کس کمبخت کے ہاتھ کہ ہے نکلا ہوا دامن کسیکا

کلیجا تہام لوگے جب سنوگے ۲ نہ سنوا نے خدا شیون کسیکا

گریگی طور پر اک اور بجلی ۳ چمکتا ہے رخ روشن کسیکا

گئے وہ جانب گور غریبان برابر ہوگیا مدفن کسیکا

مرے ماتم مین وہ آئین تو کہنا ۴ کرین غم آپکے دشمن کسیکا

کسیکا دم نکلتا ہے کسی سے کسی پر حال ہی روشن کسیکا

تجلی روزن دل سے عیان ہی جھروکے سے ہوا درشن کسیکا

٣٢ وہ پھرون دیکھتے ہین داغ کے دل ٩
کیسکی سیر ہی گلشن کسیکا
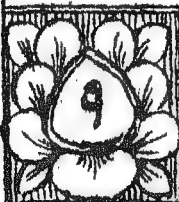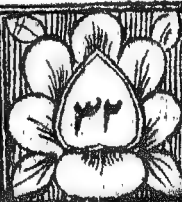
گیا ہی عرش معلی پہ شور نالونکا خدا بھلا کرے آزار دینے والونکا

اونہین جو بحث قیامت سے ہی قیامتکی عجیب حال دگرگون ہی پائمالونکا

وہ اپنا دست حنائی بھی کچھ کٹے ہوتے ہیں
علاج کون کرے میرے دل کے چھالوں کا

اسی سے پرسش احوال ہو گئی پہلے
جواب سہل نہیں تھا مگر سوالوں کا

فلک پہ شمس و قمر ہیں زمیں پہ لالہ و گل
مگر جواب کہاں ہے تمہارے گالوں کا

کہا یہ برق تجلی سے طور نے جل کر
ہمارا کیا ہے یہ حصہ ہے خوش جمالوں کا

ہر ایک مار سیہ زلف و گیسو کا گل
تمہارے بال ہیں یا کھیت ہے یہ کالوں کا

کہیں نہیں ہے تری درگاہ کے سوا یارب
فلک نے دیکھا ٹھکانا خراب حالوں کا

۳۳ ۹

وہ پھول ان کا میلہ وہ سیر یاد ہے داغ
وہ روز جھرنے پہ جمگھٹ پری جمالوں کا

ردیف بائے موحدہ

یہ دم سے آخر شب ہے سفر جام شراب
شام غربت ہوئی ساقی سحر جام شراب

مست سرشار کو سرشار بنا دیگا کیا خاک
تھی بہت بہو سے مگر جام شراب

کثرت مجمع اغیار سے محروم رہا
نہ ہوا بزم میں مجھ تک گذر جام شراب

محتسب دیکھا جواب اپنے ستم کا تو کیا
کل جو کوثر پہ ہوا دادگر جام شراب

یہ بھی ای محتسب اوس لال پری کا ہی اثر
اوڑ کے پہونچی ہی جو تجھ تک خبر جام شراب

خون دونگا مری پیاس سے یہ ای ساقی
کوئی پتھر کا نہین ہی جگر جام شراب

بزم دشمن مین پہے آپ تو صوفی بنکر
سرخ آنکھین کہان ہی اثر جام شراب

مے گلرنگ بنا ہجر مین خونابہ دل
چشم ناسور ہوئی چشم تر جام شراب
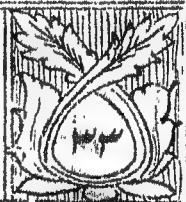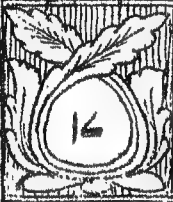
۳۲

نہین معلوم کہ ای داغ ہی تو کس دھن مین
نہ تلاش بت مہوش نہ سر جام شراب

۱۷

میری ہی دم سے مہر و وفا کا نشان ہی اب
تجھسا اگر نہین ہی تو مجھسا کہان ہی اب

اک اک گھڑی ہی وعدہ کی اک اک برس مجھے
تم دو گھڑی کہو مری ورد زبان ہی اب

کیا مر گیا ہون دیکھ تو ای چارہ گر مجھے
اونکی زبان سے میری وفا کا بیان ہی اب

آخر یہ ہو گیا دہن تنگ کا جواب
گنجایش اپنی آپکے دلمین کہان ہی اب

اس حال کو پہنچ گئین دلکی خرابیان
تیرا مکان ہی اب نہ خدا کا مکان ہی اب

باقی ہی آدھی رات مگر اسکا کیا جواب
گھبرا کے وہ یہ کہتے ہین وقت اذان ہی اب

سینے سے میرے دست تسلی اوٹھائیے
یہ بھی دل نحیف کو بار گران ہی اب

دیکھو ذرا اسی شرم نے سب کچھ مٹا دیا | وہ آنکھ وہ نگاہ وہ چتون کہان ہی اب

بعد فنا بھی اور مکدر کیا اسے | میرا غبار میرے لیے آسمان ہی اب

مین کیا کہ اوسنے غیر کو روکا ہی بارہا | چلتا ہوا رقیب بھی پاسبان ہی اب

کیا لطف دوستی کہ نہین لطف دشمنی | دشمن کو بھی جو دیکھیے پورا کہان ہی اب

اس دہر مین نصیب کہان عیش جاودان | غم بھی اگر ملے تو وہی ارمغان ہی اب

قاصد کی خاک آئی ہی اوڑ کر ہوا کی ساتھ | ہر پرزہ پرزہ نامہ کا برگ خزان ہی اب

یہ کیا کہا کہ حشر کے دن آزمائینگے | مین خوب جانتا ہون مرا امتحان ہی اب

لو اور سنیے شکوۂ وصل رقیب پر | وہ صاف صاف کہتے ہین فرصت کہان ہی اب

لایا ہی مجکو بخت رسا بزم عیش مین | مجھسے ڈرو کہ دست ہر آسمان ہی اب

۳۵ — ۱۵

تمکو یقین نہین تو نہو اسکا کیا علاج
کمبخت داغ تمسے بہت بدگمان ہی اب
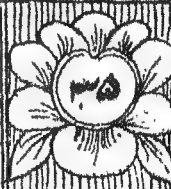
ردیف تاے فوقانی

عالم یاس مین گھبرائے نہ انسان بہت | دل سلامت ہی تو حسرت بہت ارمان بہت

قتل ہونے نہ دیا شکر جفا نے مجھکو | کام آتی ہین برے وقت مین اوسان بہت
غیر کیواسطے سب طرز ستم بھول گئے | کچھ دوا کیجیے ہے آپ کو نسیان بہت
ہو گیا روز کے صدمون سے کلیجہ پتھر | ایسا نکلے توٹے ہوئے قاتل ترے پیکان بہت
کاش دو چار ہزار اور بھی ہون کافر عشق | ہمنے کعبے مین بھی دیکھے نہ مسلمان بہت
سر اوٹھاتا نہین تو شرم جفا سے ظالم | یاس کیسے ہین کسی کمبخت نے احسان بہت
تم کہ بیداد کرو اور نہ شرماؤ ذرا سا | ہم کہ ناکردہ گنہ اور پشیمان بہت
حسرتین ورنہ ہی دلمین بہری جاتی ہین | تھوڑی تھوڑی سی بھی ہو جاتی ہین مہمان بہت
سوچیے دلمین تو ہے عشق نہایت دشوار | نہ سمجھیے تو یہی کام ہے آسان بہت
وعدہ کرتے ہی پلٹ جاؤ ہم اس سے خوش ہین | دل غمگین کو خوشی کی تو یہی اک آن بہت
دل کے کسطرح بہلاؤن تجھے اے پردہ نشین | بیخودی مین بھی تو رہتا ہے ترا دھیان بہت
رنگ لائیگا ترا دست حنائی کافر | ایکدن لائینگے اس ہاتھ پہ ایمان بہت
حسرتین لی تو چلی روح عدم کو لیکن | اس مسافر سے چلیگا نہ یہ سامان بہت
نہ ہوئی باتمین حضرت واعظ تاثیر | یہ مسلم کہ پڑھا آپنے قرآن بہت

۱۲ — ۳۶

بزم احباب مین آکے داغ کبھی تو ہنس بول
دیکھتے ہین تجھے ہر وقت پریشان بہت

ردیف دال مہملہ

تیری گلی سے گو ہو صبا یا نسیم بند
ہوگی نہ بوے کاکل عنبر شمیم بند

گو اونکے گھر سے ہو گئے میرے ندیم بند
رکھتا نہین ہی کام کسیکا کریم بند

ہوگا دم اخیر بھی لب پر مرے الم
ہوگی زبان پڑھکے الف لام میم بند

بخشے گئے تو حشر مین ہم سیر مین رہے
آخر کو ہو گئے درِ خلد نعیم بند

جو خود نہ کھا سکے وہ کھلائے کسیکو کیا
رہتا ہی رات دن درِ گنج لئیم بند

قاتل کی طرز نیم تبسم اوڑائی ہی
لب نیم وا ہین زخم جگر کے تو نیم بند

ایسی سنی ہین ہمنے بہت لن ترانیان
رکنے سے کب تجلی کی ہو زبان کلیم بند

رکتے سے کوئی رکتی ہین مژگانِ خونفشان
باندھے سے بھی نہو کبھی سیل عظیم بند

چوری سے کوئی رات کو نکلا ہی دیکھیے
دروازہ گھر کا نیم ہی وا اور نیم بند

ہم بحرِ اشک روک کے رکھتے ہین آنکھ مین
کوئی کرے تو کوزے مین دریا حکیم بند

یون میرے دلمین گھر کرین تیری حسرتین | رہ جائے جیسے قلعے مین فوج غنیم بند

۳۷ — ۱۴

ای داغ اونسے جور و جفا کا گلا عبث
تیرے کہے سے ہوگی نہ رسم قدیم بند

ردیف راے مہملہ

۱ جواب وصل نکلا آپکے منہ سے نہین ہنکر | شکایت بھی یہان آئی تو لب پر آفرین ہنکر

مگر یہ ہمکو کہنا تھا تو یون ایچ پیچ رکھنا تھا | کدورت دلمین رہتی اوسکی کوچے کی زمین ہنکر

جو کرتی پیروی مجنونکی ہم کیا ہمکو سودا تھا | مگر وہ دلمین بیٹھا لیلیے محمل نشین ہنکر

۲ رموز عشق سے واقف ہین وہ سچ کہا قاصد | وہی دانا سہی چھٹ جائینگے بھولے ہین ہنکر

خیال نازکی سے کوئی نالے کر نہین سکتا | ہزارون آفتونسے بچگئے تم نازنین ہنکر

۳ یہان ہم بدنصیبونکی جو حصے مین نہین آتی | الٰہی گھٹی کیا خوبی قسمت وہین ہنکر

شراب عشق کی ہمنے عجب تاثیر دیکھی ہے | بگڑ کر یہ کہین دیتی ہے کیفیت کہین ہنکر

کدورت سے بری ہے جو محبت پاک ہوتی ہے | یہی وہ عطر ہے جو روح ٹھہرا ہے زمین ہنکر

نہین ہوتا اثر خجلت سے لب تک آ نہین سکتے | رہی ہے آہ سینے مین نگاہ شرمگین ہنکر

خراش سینہ سے یہ وحشت گل کھلا دیتا | بگاڑا جیب نے جیب آستین نے آستین بنکر

کوئی معشوقسے ایسی بدمستی بھی کرتا ہے | کہ تیرا نام چھپتا ہے مری [illegible] نگین بنکر

تمہارے لب کے آگے خندہ گل کا یہ نقشہ ہے | کہ جیسے صورت کوئی بدشکل اترائے حسین بنکر

عتاب آلودہ چھیڑ کی ادا پر لوٹ ہوں قاتل | مری دل پر چھری پھرتی تری چین جبین بنکر

۳۸ — ۲۵

یہ سنتے ہی رہا اک شور برپا اونکی محفل مین
گئے تھے رات کو کیا داغ دیوانے تمہیں بنکر

مٹ گئے عشق مین گھر سیکڑوں ویران ہو کر | ۱ | پھر کبھی آنکھ تری گردش دوران ہو کر

کیوں نہ مر جائیے اس چھیڑ پہ قربان ہو کر | دلمین چبھتی ہے تمنا تری مژگان ہو کر

جب کہیں جاتے ہو آتے ہو پشیمان ہو کر | تمکو جانا نہیں آتا ابھی مہمان ہو کر

اوسکو حسرت نہ رہی دشمن ایمان ہو کر | ۲ | کوئی دن دیکھ لو اسی داغ مسلمان ہو کر

ہمتو اوس داغ کے قائل ہیں جو چمکے تا حشر | دلکے پردے مین چراغ تہ داماں ہو کر

درد سر ہونے لگا سنکے زیادہ تعریف | اوٹھ گئے آج وہ محفل سے پریشان ہو کر

سانس بیتاب قدم تیز پریشان نظر | ۳ | آئے ہو کیا طرف گور غریبان ہو کر

بخیہ گر عیسیِ مریم ہو تو کیا کام مجھے
غیر کے ہاتھ پڑے میرا گریباں ہو کر

غیر بہتر ہی تغافل ہی سہی سن لینا
۴ جان پر کھیل گیا کوئی پریشاں ہو کر

مصلحت سے نکیا جور تو کیا ہوتا ہے
آدمی توبہ کرے دل سے پشیماں ہو کر

نالے رہجاتے ہیں رک رک کے مری سینے میں
تیر بیٹھا ہے ترا حلق کا درباں ہو کر

یہ ہنر دست جنوں کا یہ سلیقہ دیکھو
دھجیاں اوڑتی ہیں اس کی گریباں ہو کر

کس خرابی میں ہیں آزار محبت والے
یہ بگڑتا ہے مرض قابل درماں ہو کر

غیر کی خاک ترے کوچے میں بیشک ہوگی
اشک بہتے ہیں مری آنکھ سے پیکاں ہو کر

دیکھنے والے ہی سو عیب لگا دیتے ہیں
کوئی جو چاہے کرے آنکھ سے پنہاں ہو کر

اپنے ہاتھوں سے وہ خط چاک کرے اے قاصد
یہ رہیگا مرے سینے پہ گریباں ہو کر

کیوں نہو زیر فلک طالع دشمن کو فروغ
۵ بخت چمکا ہے چراغ تہ داماں ہو کر

ضعف سے خوش ہوں کہ جب ہاتھ رکھا سینے پر
اونگلیاں چبھ گئیں دل میں تری مژگاں ہو کر

اس نزاکت سے یہ ڈر ہے کہ گلے پر میرے
تیری تلوار نہ رہجائے گریباں ہو کر

تیری حسرت مجھے لائی ہے تری محفل میں
میں نہ نکلونگا کبھی غیر کا ارماں ہو کر

ہای ویرانیِ دل بے سروسامانیِ دل
تیرے ارمان بھی پچھتائے ہین مہمان ہو کر

نور کسکا ہی مری دلمین کہ ہر آہ کے ساتھ
رہ گئی برق تجلی سی نمایان ہو کر

پاس رہنے کی محبت بھی تو ہو جاتی ہی
کیون کہین جائے ہماری شب ہجران ہو کر

تجکو معلوم بھی ہی رات کو در پر تیرے
نالے کرتا ہی کوئی روز غزلخوان ہو کر

۳۹ — ۱۲

داغ تو کعبے سے جاتا ہی جو بتخانے کو
شرم آتی نہین کمبخت مسلمان ہو کر

دل نکلے کسطرح ترے پیکان کو چھوڑ کر
جاتا ہی گھر سی کوئی بھی مہمان کو چھوڑ کر

دست جنون کا اور کرین چارہ گر علاج
سر پیٹتا ہون جیب و گریبان کو چھوڑ کر

اک پل کی زندگی بھی غنیمت ہی دا رے
ملتے ہین اشک خاک مین مژگان کو چھوڑ کر

اہل عدم سے کہدو مرے تمسے دور رہی
تنہا نجاؤنگا شب ہجران کو چھوڑ کر

آیا ہون تیرے دام مین صیاد باغ سے
اپنی مراد پر گل و ریحان کو چھوڑ کر

قاتل خدا کیواسطے اک زخم اور بھی
تلوار پھر سنبھال نمکدان کو چھوڑ کر

پوچھا جو اسنے آؤ گے کب ہنسکے چپ ہوئے
چہرے پر اپنی زلف پریشان کو چھوڑ کر

دیکھی نہوگی سیر کبھی اس شکار کی — دیکھو رقیب پر سگ دربانکو چھوڑ کر

ظالم تری نگہ نے کیا کام ہی تمام — نشتر چبھوتے ہو تو رگ جانکو چھوڑ کر

محشر سے جائین خلد مین یارب کبھو — حیرت زدہ ہم اوس بت حیرانکو چھوڑ کر

دنیا مین اور کوئی نہوتا گناہگار — پچھتا رہا ہون دامن عصیانکو چھوڑ کر

ہر چند رامپور مین گھبرا رہا ہی داغ — کسطرح جائے کلب علی خانکو چھوڑ کر

جو بل ہی تری زلف گرہ گیر سے باہر — وہ پیچ نہین ہی مری تقدیر سے باہر

نشتر دل حیران سے نہ نکلی ہی نہ نکلی — نکہت نہوئی غنچۂ تصویر سے باہر

تم گھر سے تو نکلو کوئی آیا ہی مسافر — تم بات تو کر لو کسی رہگیر سے باہر

حیران ہین خود اپنی ادا اوسنے جہانمین — آئینہ سی وہ گھر مین ہین تصویر سے باہر

دربانکے جھگڑے نے بڑا کام نکالا — گھبرا کے وہ نکلے اسی تدبیر سے باہر

درپردہ جو مضمون اوسے مینے لکھا ہی — ہی کاتب اعمال کی تحریر سے باہر

آئے ہو تو اب داغ ستم دیکھتے جاؤ — آتا ہی جگر نالۂ شبگیر سے باہر

حسرت ہی تیری تجھسے وفادار زیادہ
نکلی نہ دل عاشق دلگیر سے باہر

کہتے ہین مری قبر پہ وہ پھر بھی تو دیکھین
یہ مردہ نکالو کسی تدبیر سے باہر

ای صید فگن لین کہ کھٹکتا ہے پیکان
سوفار رہے سینۂ نخچیر سے باہر

اوس تیغ نگہ سے وہ ادا ہوتی ہی ظاہر
شمشیر نکل آتی ہی شمشیر سے باہر

دل ناوک مژگان تو جگر تیر نگہ نے
اس تیر سے باہر ہون اوس تیر سے باہر

نقش قدم غیر کو اوس کوچہ مین دیکھا
یہ پاؤن نہون حلقۂ زنجیر سے باہر

اک چشمۂ حیوان ہی تو اک چشمۂ کوثر
دو قطرے ہین آب دم شمشیر سے باہر

41

دلی سے تو کلکتے مین پہونچے مگر ای داغ
کیونکر ہون حصار فلک پیر سے باہر

12

غیر بھی میری طرح کہتے ہین آہین کیونکر
مین بھی دیکھون تو پلٹتی ہین نگاہین کیونکر

تھر ہی عہد جوانی کی امنگ اور ترنگ
دل بھی مانے دو رقیبونکو نچاہین کیونکر

نہ دلاسا نہ تسلی نہ تشفی نہ وفا
دوستی اوس بت بدخو سی نباہین کیونکر

زیر دیوار کبھی جہانک کے تم دیکھہ تو لو
ناتوان کہتے ہین دل تھام کے آہین کیونکر

چاہ کا نام جب آتا ہے بگڑ جاتے ہو
وہ طریقہ تو بتا دو تمہین چاہین کیونکر

جب وہ آنکھون مین سمائے مرے دل مین آئے
بند ہون ناصح نافہم نگاہین کیونکر

شرم سے آنکھ ملاتے نہین دیکھا اونکو
پار ہوتی ہین کلیجے کے نگاہین کیونکر

دردمندون سے کہین ضبط فغان ہوتا ہے
چپکے چپکے ترے بیمار کراہین کیونکر

یہ چلن کسنے سکھائے یہ طریقے کسنے
آگئین جور و جفا کی تمہین راہین کیونکر

لالہ و گل کو جو دیکھا تو کہا مجنون نے
سر پہ کانٹے کے ہون سرخ کلاہین کیونکر

غیر کی چاہ کا دم بھرتے ہو تم کیا جانو
نالے کسطرح کیا کرتے ہین آہین کیونکر

۴۳

داغ وہ چاہتے ہین غیر کو چاہے یہ بھی
جو برا چاہے ہمارا اوسے چاہین کیونکر

۱۱

ردیف میم

محشر مین بھی کسی کے اوٹھائینگے ناز ہم
ایسے نیاز مند ہین اسکے بے نیاز ہم

چاہین پئے نشاط سلیمان سے تخت و بخت
مانگین مسیح و خضر سے عمر دراز ہم

کیا کیا بہانے موت کے کرتے ہین آندن
تجھسے زیادہ ہجر مین ہین حیلہ ساز ہم

دلبے موافقت ہو نہ دلبر سے اتفاق | بے لاگ ہین کسی سے نہین کرتے ساز ہم
ہوگی فقط شریک عا ایک بیکسی | میت پر اپنی آپ پڑھینگے نماز ہم
ا... انکی مجال یہ طاقت بشر کی ہے | تم جانتے ہو جیسے اٹھاتے ہین ناز ہم
...لی بری بھلی کو سمجھلے پیامبر | کیا دخل ہین کہ اسکے نہین ہین مجاز ہم
...ا استغطہی نہ کہہ کہ پیدا ہی کیون ہوئے | دنیا مین آئین اور رہین پاکباز ہم
اسمین بھی کوئی بھید ہے تم جانتے نہین | کہتے ہین ایک ایک سے کیون لگی راز ہم
جب سنتے ہین کہ آپ پہ دو چار مر گئے | ولولتے ہین رقیبون کی اپنے نیاز ہم

۴۳ | ۹

وہ دن گئے کہ داغ تھی ہر دم بتون کی یاد
پڑھتے ہین پانچ وقت کی اب تو نماز ہم

ردیف نون

شب وصل بھی لب پہ آئے گئے ہین | یہ نالے بہت منہ لگائے گئے ہین
خدا جانے ہم کسکے پہلو مین ہونگے | عدم کو سب اپنے پرائے گئے ہین
یہی راہ ... ہے چل پھر کے ہمکو | جہان خاک مین دل ملائے گئے ہین

مرے دل کی کیونکر نہو پائمالی — بہت اسمین ارمان آئے گئے ہین

گلے شکوے ہوتے بھی تھے کس مزے کے — ہم الزام دانستہ کھائے گئے ہین

نگہ کو جگر زلف کو دل دیا ہے — یہ دونون ٹھکانے لگائے گئے ہین

رہے چپ نہ ہم بھی وقت عرض مطلب — وہ اک اک کی سو سو سنائے گئے ہین

فرشتے بھی دیکھین تو کہلجائین آنکھین — بشر کو وہ جلوے دکھائے گئے ہین

چلو حضرت داغ کی سیر دیکھین — وہان آج وہ بھی بلائے گئے ہین

۴۴ — ۱۸

بت کو بت اور خدا کو جو خدا کہتے ہین — ہم بھی دیکھین تو اوسے دیکھکے کیا کہتے ہین

ہم تصور مین بھی جو بات ذرا کہتے ہین — سب مین اوڑ جاتی ہے ظالم اسے کیا کہتے ہین

کچھ تمھارے لب اعجاز نما کہتے ہین — پر سمجھ مین نہین آتا کہ یہ کیا کہتے ہین

سب مجھے شیفتۂ ناز و ادا کہتے ہین — تم تو کہتے ہی نہین کچھ اسے کیا کہتے ہین

جو بھلے ہین وہ برونکو بھی بھلا کہتے ہین — نہ برا سنتے ہین اچھے نہ برا کہتے ہین

بزم احباب ہی تاب وصال معشوق — اب کسی شی مین نہین جسکو مزا کہتے ہین

نالہ بیساختہ قاصد کی زبان سے نکلا ‍ — کوئی رکتا ہی جیسے تیر قضا کہتے ہین

اوسکی آتھو نصیبے ہی ذلت و خواری ہوگی — غیر اپنی تو خبر لین مجھے کیا کہتے ہین

سخن شاہ و گدا خیر سے خالی نہ سنا — وہ دعا کرتے ہین سبکو یہ دعا کہتے ہین

ہین گنہگار اگر عشق مجازی ہو گناہ — ہین خطاوار اگر اسکو خطا کہتے ہین

دعوی عہد و وفا اونکی زبان پر آیا — اور سنیے کہ وہ میرا ہی کہا کہتے ہین

کوئی خوبی نظر آتی نہین تجھمین ظالم — ای فلک پیری صد عیب بجا کہتے ہین

وقت ملنے کا جو پوچھا تو کہا کہدینگے — غیر کا حال جو پوچھا تو کہا کہتے ہین

چوٹ کھائی ہی جو دل ٹوٹ گیا ہی اپنا — لوگ اوسکو بھی ترا عہد وفا کہتے ہین

نہین ملتا کسی مضمون سے ہمارا مضمون — طرز اپنی ہے جدا سب سے جدا کہتے ہین

کیا سناتے ہو کہ ہم قتل کرینگے تجھکو — اسکو ہم مژدۂ اندوہ ربا کہتے ہین

شکوۂ ہجر پر اوس شوخ نے مجھکو لکھا — جو ہے بیدلین کہین اوسکو جدا کہتے ہین

پہلے تو داغ کی تعریف ہوا کرتی تھی
اب خدا جانے وہ کیون اوسکو برا کہتے ہین

اسکی شرارتین بھی قیامت سے کم نہین
دل تجھسے بڑھکے ہی کسی صورت سے کم نہین

اندوہ و درد و یاس و غم و رنج اپنے پاس
جو کچھ ہے وہ تمھاری عنایت سے کم نہین

دنیا مین ان بتون نے جلایا ہے اسقدر
دوزخ بھی میرے واسطے جنت سے کم نہین

مژگان نے تیری چاک کیے عاشقونکے دل
دست مژہ بھی پنجہ وحشت سے کم نہین

وہ لذت وصال سے لیتے ہین جان و دل
یہ مہربانیان بھی عداوت سے کم نہین

کیا ماجرا کہون دل امیدوار کا
اک آرزو ہزار مصیبت سے کم نہین

یہ ناز یہ نگاہ یہ چھل بل یہ شوخیان
تم اوس سے بھی سوا ہو قیامت سے کم نہین

اوسکا ثواب لوٹنے والے ہمین تو ہین
نظارہ میکدہ کا عبادت سے کم نہین

ہے شام ہی سے وصل مین تمکو تلاش صبح
یہ انتظار بھی مری حسرت سے کم نہین

وہ اپنے دل مین خوش ہین یہ ہے بات ہی کچھ اور
شکر جفا وگرنہ شکایت سے کم نہین

خون جگر کبھی نکرون گا تمام عمر
جو رزق ملگیا مری قسمت سے کم نہین

تو نے دیا فروغ تو ہے دل رخ آفتاب
ذرہ بھی ورنہ اوسکی حقیقت سے کم نہین

مجال کسکی ہی اے ستمگر سنائے جو تجھکو چار باتین

بھلا کیا اعتبار تو نے ہزار منہ ہین ہزار باتین

رقیب کا ذکر وصل کی شب پھر اوسپہ تاکید ہی کہ سنیئے

تمہین تو اک داستان ٹھہری ہمین یہ ہین ناگوار باتین

انہین نہ کیون عذر دردسر ہو جب اسطرح کا پیام بر ہو

غضب کیا عمر بھر کی اوسنے تمام کین ایکبار باتین

جو کیفیت دیکھنی ہی زاہد تو چلکے تو دیکھ میکدے مین

بہک بہک کر مزے مزے کی سنائینگے بادہ خوار باتین

نگاہین دشنام دے رہی ہین ادائین پیغام دے رہی ہین

کبھی نہ بھولینگے حشر تک ہم رہینگی یہ یادگار باتین

نکل ہی جائیگا دل ہمارا کہ ہجر کی شب کو رحم کہاکر

تمہاری تصویر بول اوٹھیگی کریگی بے اختیار باتین

ہمارے سر کی قسم نہ کھاؤ قسم ہی ہمسکو یقین نہوگا

تمہارے ناپائدار وعدے سے تمہارے ہی ہیں اعتبار باتین
ہے جتانے پہ کیون وہ آئے گو اولے لطفے مجھے سنائے
کہا کیہ جو زبان پہ آیا سنا گئے سوگوار باتین
فسانہ درد و غم سنایا تو بولے وہ جھوٹ بولتا ہے
سنی ہوئی ہے بہت کہانی نہ مجھ سے ایسی بگھار باتین
مزا تو اوس وقت جھوٹ سچ کا کھلے کہ ہے کون راستی پر
خدا کے آگے مرے تمہارے اگر ہون حق ور شمار باتین
ابھی سے ہو کیون اداس قاصد ابھی سے ہے بدحواس قاصد
سنبھل سنبھل کر سمجھ سمجھ کر کرے گا کیا بیقرار باتین
تمہاری تحریر مین ہے پہلو تمہاری تقریر مین ہے جادو
پھنسے نہ کسطرح دل ہمارا جہان ہون یہ پیچدار باتین
بری بلا ہے یہ داغ یہ فن تم اسکو ہرگز نہ منہ لگانا
وگرنہ ڈھب پر لگا ہی لیگا سنین اگر اسکی چار باتین

۱۹

بتان باہوش او جو بڑے ہیں منزلمین رہتے ہین ۱ کہ جسکی جان جاتی ہے اوسیکے دلمین رہتے ہین

ہزارون داغ پنہان عاشقونکے دلمین رہتے ہین
شرر پتھر کی صورت انکی آب و گل مین رہتے ہین

زمین پر پاون نخوت سے نہین رکھتے پری پیکر
یہ گویا اس مکانکی دوسری منزل مین رہتے ہین

محبت مین مزا ہی چھیڑ کا لیکن مزے کی ہو
ہزارون لطف ہر اک شکوۂ باطل مین رہتے ہین

خدا رکھے سلامت جنکو اونکو موت کب آئے ۲ تڑپتے ہین لوٹتے ہیں ہم کوچۂ قاتل مین رہتے ہین

ہزارون حسرتین ہن کہ وہ کے سنی نہین کہتین
بہت ارمان ایسے ہین کہ دلکی دل مین رہتے ہین

یہانتک جھک گئی ہین چلتی تیر پر کر ہاتھونسے
کہ اب چھپ چھپکے ناوک سینۂ بسمل مین رہتے ہین

نہ بیکھے ہونگے رندونسے بھی تونے پاک انسا اہر ۳ کہ یہ بیداغ بیخانیکی آب و گل مین رہتے ہین

محیط عشق کی ہر موج طوفان خیز ایسی ہے ۴ وہ ہین گرداب ہم جو امن ساحل مین رہتے ہین

خدا رکھے محبت نے کیے آباد دونون گھر ۵ مین اونکے دلمین رہتا ہون وہ میرے دل مین رہتے ہین

جو ہوتی خوبصورت تو نہ چھپتی قیس سے لیلی
مگر ایسی ہی ویسے پردۂ محمل مین رہتے ہین

ہمارا سایہ سے بچتا ہی ہر اک بزم مین اوسکے ۶ ہمین دیکھو کہ ہم تنہا بھری محفل مین رہتے ہین

سراغ مہر و الفت غیر کی دلمین نپائینگے
عبث وہ راتدن اس سعی لاحاصل مین رہتے ہین

بتونکو محرم اسرار تونے کیون کیا یارب — کہ یہ کافر سر اک خلوت سرا دلمین رہتے ہین

فلک دشمن ہے گردش دونکو جب ملی راحت — زیادہ راہ کی کشتکے بھی بستر لمین رہتے ہین

تن آسانی کہان تقدیر مین ہم دل گرفتونکے — خدا پر خوب روشن ہے کہ جس مشکل مین رہتے ہین

رہے پیر مغانکے پاس کیونکر شیخ مصنوعی — جو رہتے ہین تو کامل صحبت کاملمین رہتے ہین

ہمین منظور جینا عار تمکو قتل کرنے سے — بڑی مشکل مین کہتے ہو بڑی مشکل مین رہتے ہین

۴۸ — ۱۱

کوئی نام و نشان پوچھے تو اے قاصد بتا دینا — تخلص داغ ہے وہ عاشقونکے دلمین رہتے ہین

یہ کیا کہا کہ داغ کو پہچانتے نہین — وہ ایک ہی تو شخص ہے تم جانتے نہین

بد عہدیونکو آپکی کیا جانتے نہین — کل مان جائینگے اسے ہم مانتے نہین

وعدہ ابھی کیا تھا ابھی کھائی تھی قسم — کہتے ہو پھر کہ ہم تجھے پہچانتے نہین

چھوٹیگی حشر تک نہ یہ مہندی لگی ہوئی — تم ہاتھ میرے خون مین کیون سانتے نہین

مہر و وفا کا کب انہین آتا ہے اعتبار — جبتک کسے وہ خوب طرح پہچانتے نہین

سر یار و جان نثار محبت ہوئے ہین لیک — رستم بھی ہو تو کچھ اسے گردانتے نہین

اونکا ہی مدعا تھا مرا مدعا نہ تھا
پر کیا کرون کہ وہ تو مری مانتے نہین

تن جائینگے جو سامنے آئے گا آئینہ
دیکھین کسطرح وہ بھوین تانتے نہین

نکلا ہی جو زبان سے اوسکو نباہیے
ایسی وہ اپنے دلمین کبھی ٹھانتے نہین

جب دیکھتے ہو مجکو چڑھاتے ہو آستین
دامن عدو کے قتل پہ گردانتے نہین

٤٩ — ١١

کیا داغ نے کہا تھا جو ایسے بگڑ گئے
عاشق کی بات کا تو برا مانتے نہین

پرسشے پرسشے مین عتاب اچھے نہین
ایسے انداز حجاب اچھے نہین

بیکہے سنے ہوگئے چپ چاپ کیون
آج کچھ مست شراب اچھے نہین

جب سوال وصل پہ کرتا ہون ضد
ڈر کے دیتے ہین جواب اچھے نہین

دالہ و شیدا کہو تم غیر کو
اوسکے جانب یہ خطاب اچھے نہین

ای فلک کیا ہی زمانے کی بساط
دمبدم کے انقلاب اچھے نہین

صورت اچھی ہی تو سیرت ہی بری
ایسے معشوق انتخاب اچھے نہین

تو بھی اوسکی زلف پیچان ہوگیا
ای دل ایسے پیچ وتاب اچھے نہین

غیر کا حال چھپا دُسی کوئی چھپتا ہی ٢ گو کسی وجہ سے مین آپکے منہ پر کہون

غیر کیواسطے دیدار سبھی ہی واد بھی ہے کسطرح گھر کو ترے عرصۂ محشر کہون

٥١

ابکی کچھ منہ سے نکالا تو تمہین جانوگے

داغ پھر مجھکو نہ کہنا جو برابر کہون

٩

پھنسی ہوئی ہی یہ گردن بتونکی پھندے مین چھڑا دی کوئی ہوا تا خدا لگے بندے مین

جنونکی خانہ خرابی سے اب کہان فرصت پھنسا ہوا ہی یہ ذرات گھر کے دھندے مین

اوسی سے ہوتی ہین انداز بے نیازی کی جو ہی قدیم تمہارے نیازمندے مین

اوڑا جو لیکے خطِ شوق ہو گیا عنقا وہ تیز ہی یہ کبوتر مرا پرندے مین

نکلکے جائے کہان دل تمہاری زلفون سے پھنسا ہی ایک یہ نخچیر دو کمندے مین

خدا کا ذکر تو اوس بت کے سامنے کرتے مگر وہ ایک ہی کافر ہی خود پسندے مین

نکال لیتے ہین درد کی ہم بھی دلکا بخار جو بیٹھ جاتے ہین وہ چار دردمندے مین

چڑھا دی نیزے پہ سر میرا کاٹکے قاتل کہ یہ شہید بھی نامی ہو سربلندے مین
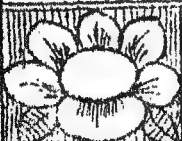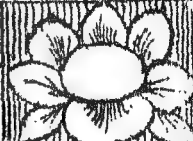
ہوئی ہی داغ محبت مین تھوڑی سی بدنامی

١٩ — یہ منہ دکھانیکے قابل ہی بہائی بند نہین — ٥٢

راہ پر اونکو لگا لاسئے تو ہین باتونمین
اور کھل جائینگے دو چار ملاقاتونمین

یہ بھی تم جانتے ہو چند ملاقاتونمین
آزمایا ہی تمہین ہمنے کئی باتونمین

غیر کی سر کی بلائین جو نہین لین ظالم
کہ مری قتل کو بھی جان نہین ہاتھونمین

ابر رحمت ہی برستا نظر آیا زاہد
خاک اوڑتے کبھی دیکھی نہ خراباتونمین

یارب اوس چاند سے ٹکڑے کو کہان سے لاؤن
روشنی جسکی ہو ان تارون بھری راتونمین

تمہین انصاف سے ای حضرت ناصح کہدو
لطف ان باتونمین آتا ہی کہ ان گھاتونمین

دوڑ کر دست دعا ساتھ دعا کی جاتے
ہای پیدا نہوئی پاؤن مری ہاتھونمین

کیا قیامت ہی اوس ارمان بھری کی حسرت
ایک شب جسکو میسر نہو سو راتونمین

جلوۂ یار سی جب بزم مین غش آیا ہی
تو رقیبون نے سنبھالا ہی مجھے ہاتونمین

ایسی تقریر سنی تھی نہ کبھی شوخ و شریر
تیری آنکھونکی بھی فتنے ہین تری باتونمین

عہد جمشید مین تہا لطف مے و ابر و ہوا
کب یہ معشوق تھے اوس وقت کی برساتونمین

ہمسے انکار ہوا غیر سے اقرار ہوا
فیصلہ خوب کیا آپنے دو باتونمین

ہفت افلاک ہین لیکن نہین کھلتا یہ حجاب
کونسا دشمن عشاق ہے ان سا تو نہین

اور سنیے ابھی مند فتنے جناب واعظ
چلدیے آپ تو دو چار ہی جھیلا تو نہین

ہنستے دیکھا او نہین لوگونکو تو ادم بھرنے
جنکی شہرت تھی یہ گریہ نہین ان کا تو نہین

بھیجے دیتا ہے او نہین عشق غم داغ دل و جان
ایک سرکار ابھی جاتی ہے سودا تو نہین

دل کچھ آگاہ تو ہو شیوۂ عیاری سے
اسلیے آپ ہم آتی ہین ترسی لگا تو نہین

وصل کیسا وہ کسیطرح بہلتے ہی شتے
شام سے صبح ہوئی آنکھ ملا تو نہین

۵۳

وہ گئے دن جو سبب یاد ہو انکی اے داغ
رات بھر اپنی گذرتی ہے مناجا تو نہین

۱۳

نگاہ پھیر کے عذر وصال کرتے ہین
سمجھتے ہو دل کی جھپ لیبے حلال کرتے ہین

زبان قطع کرو دل کو کیون جلاتے ہو
اسی سے شکوہ ابھی ہے سوال کرتے ہین

نہ دیکھی نبض نہ پوچھا مزاج بھی تمنے
مریض غم کی نہین دیکھ بھال کرتے ہین

مری مزار کو وہ ٹھوکر دیتے ٹھکرا کر
فلک سے کہتے ہین یعنی پامال کرتے ہین

پسینہ ابھی مری روح کانپ جاتی ہے
وہ روتے روتے جو انکھونکو لال کرتے ہین

ادھر تو کوئی نہین جسسے آپ ہین مصروف | ادھر کو دیکھیے ہم عرض حال کرتے ہین

یہی ہی فکر کہ ہاتھ آئے تازہ طرز ستم | یہ کیا خیال ہی وہ کیا خیال کرتے ہین

وہان فریب و دغا مین کمی کہان تو بہ | ہزار چال کی وہ ایک چال کرتے ہین

نہین ہی موت سے کم اک جہان کا چکر | جناب خضر تو نہین انتقال کرتے ہین

چھری نکالی ہی مجہپر عدو کی خاطر سے | پرائے واسطے گردن حلال کرتے ہین

یہان یہ شوق وہ نادان تہا بار یک | او نہین جواب بتا کر سوال کرتے ہین

٥٤

ہزار کام مزے کے ہین داغ الفت مین

جو لوگ کچھہ نہین کرتے کمال کرتے ہین

١٦

بھوین تنتی ہین خنجر ہاتھہ مین ہی تنکے بیٹھے ہین
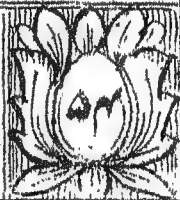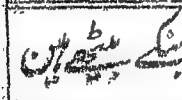
کسی سے آج بگڑی ہے کہ وہ یون بنکے بیٹھے ہین

دلون پر سیکڑون سکے ترے جوبن کے بیٹھے ہین
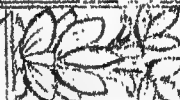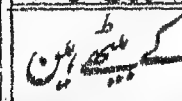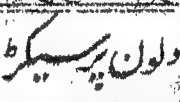
کلیجون پر ہزارون تیر اس چتون کے بیٹھے ہین

الٰہی کیون نہین اوٹھتی قیامت ماجرا کیا ہے
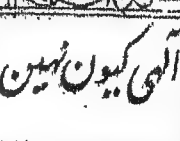
ہمارے سامنے پہلو مین وہ دشمن کے بیٹھے ہین

یہ گستاخی یہ چھیڑ اچھی نہین ہے اے دل نادان

ابھی پھر روٹھ جائینگے ابھی وہ من کے بیٹھے ہین

اثر ہو جذب الفت مین تو کھنچکر آہی جائین گے

ہمین پروا نہین ہمسے اگر وہ تن کے بیٹھے ہین

سبک ہو جائینگے گر جائینگے وہ بزم دشمن مین

کہ جبتک گھر مین بیٹھے ہین وہ لاکھون من کے بیٹھے ہین

فسون ہے یا دعا ہے یا معما کھل نہین سکتا

وہ کچھ پڑھتے ہوئے آگے مرے مدفن کے بیٹھے ہین

بہت رویا ہون مین جبسے یہ مینے خواب دیکھا ہے

کہ آپ آنسو بہائے سامنے دشمن کے بیٹھے ہین

کھڑے ہون زیر طوبے وہ نہ دم لینے کو دم بھر بھی

جو حسرت مند تیرے سایۂ دامن کے بیٹھے ہین

تلاش منزل مقصد کی گردش اوٹھ نہین سکتی
مگر کھوئے ہوئے رستے مین ہم رہزن کے بیٹھے ہین

یہ جوش گریہ تو دیکھو کہ جب فرقت مین رویا ہون
درودیوار اک پل مین مرے مسکن کے بیٹھے ہین

نگاہ شوخ و چشم شوق مین در پردہ چھنتی ہے
کہ وہ چلمن مین ہین نزدیک ہم چلمن کے بیٹھے ہین

یہ اوٹھنا بیٹھنا محفل مین اونکا رنگ لائیگا
قیامت بنکے اوٹھینگے بھبوکا بن کے بیٹھے ہین

کسیکی شامت آئیگی کسیکی جان جائیگی
کسیکی تاک مین وہ بام پر بن ٹھن کے بیٹھے ہین

قسم دیکر اونہین سے پوچھ لو تم رنگ ڈھنگ اوسکے
تمہاری بزم مین کچھ دوست بھی دشمن کے بیٹھے ہین

کوئی چھینٹا پڑے تو داغ کلکتے چلے جائین

١٣٣ — عظیم آباد مین ہم منتظر ساون کے بیٹھے ہین — ٥٥

محبت مین آرام سب چاہتے ہین
مگر حضرت داغ کب چاہتے ہین

خطا کیا ہی انکی جو اوس بت کو چاہا
خدا چاہتا ہے تو جب چاہتے ہین

وہی اونکا مطلوب و محبوب ٹھہرا
بجا ہی جو اوسکی طلب چاہتے ہین

مگر عالم یاس مین تنگ آکر
یہ سامان آفت عجب چاہتے ہین

اجل کی دعا ہر گھڑی مانگتے ہین
غم و درد و رنج و تعب چاہتے ہین

نہ تفریح و آسایش دل کی خواہش
نہ سامان عیش و طرب چاہتے ہین

قیامت بپا ہو نزول بلا ہو
یہی آجکل روز و شب چاہتے ہین

نہ معشوق فرخار سے انکو مطلب
نہ یہ جام بنت العنب چاہتے ہین

نہ جنت کی حسرت نہ حوروں کی پروا
نہ کوئی خوشی کا سبب چاہتے ہین

خیالی تمنا ہے اہل کرم سے
ستم چاہتے ہین غضب چاہتے ہین

نہو کوئی آگاہ راز نہان سے
خموشی کو یہ مہر لب چاہتے ہین

خدا انکی چاہت سے محفوظ رکھے
یہ انداز بھی منتخب چاہتے ہین

۵۶ غم ہجر سے داغ مجبور ہو کر ۱۱

کبھی جو نچا ہا وہ اب چاہتے ہین

تمام رات وہ جاگین وہ سوئین سارے دن
خبر ہی کیا انھین کیونکر کٹے ہمارے دن

خدا بچائے قیامت کے ہین تمہارے دن
یہ پیاری پیاری جوانی یہ پیارے پیارے دن

مجھے گذرتی ہی اک اک گھڑی قیامت کی
جو اس طرح سے گذارے تو کیا گذارے دن

کسی کے جاتے ہی گھر مین ہوئی وہ تاریکی
چراغ مینے جلائے ہین آج سارے دن

وہ بدنصیب ہین آئے نہ یہ قیامت تک
جو میرے ساتھ شب وصل کو پکارے دن

تمہاری طرح بھی ہوگا نہ کوئی ہرجائی
تمام رات کہین صبح کہین ہو سارے دن

مری جگر پہ ہین داغ فراق روز فراق
دکھا رہا ہی چمکتے ہوئے ستارے دن

شب فراق ہو کیونکر نصیب روز فراق
کہ زلف لیلی شب کسطرح سنوارے دن

تڑپ جو غیر کی عشرت سے اپنے لیل و [illegible]
تو رات لت سی ہو مات ونسے ہارے دن

انھون نے وعدہ کیا آج شب کے آنے کا
خوشی تو جب ہے خدا خیر سی گذارے دن

ہمیشہ تمکو مبارک ہو داغ روز نشاط

درد دل کا کوئی پہلو جو نکالون تو کہون
اپنے روٹھے ہوئے دلبر کو منالون تو کہون

زہر سے کم نہین احباب کے طعنے مجھکو
جو ہے دلمین وہ نہین لب پہ بہانہ بنالون تو کہون

پوچھتے کیا ہو یہ کیسا ہے کتابی چہرا
پہلے مین ہاتھ مین قرآن اوٹھالون تو کہون

جو مری دلمین ہے کہتے ہوئے جی ڈرتا ہے
گدگدالون تو کہین پاؤن دبالون تو کہون

پینے جو پائی ہے اوس تیغ ادا مین لذت
سامنے خضر و مسیحا کو بٹھالون تو کہون

شب ہجران مین جو کچھ اس سے کہی ہین باتین
تیری تصویر کو سینے سے لگالون تو کہون

یک بیک سنکے مرا حال وہ گھبرا جائینگے
ہمنشین مین ابھی نہین بات نہین لگالون تو کہون

مین ہون بیتاب بہت پست فسانہ ہے دراز
دلکو تھامون تو کہون انکو سنبھالون تو کہون

رات بھر ہجر مین جاگا ہون نہین آدا ور حشر
حال دل کوئی گھڑی آنکھ لگالون تو کہون

ہنکہ ہنسدی غیر کے سنکر مجھے ٹکرا لوگے
پہلے دو چار گواہی کو بلالون تو کہون

حال غم کے لیے اسکی بھی شہادت ہے ضرور
ٹھہرا ابھی دل مضطر کو بٹھالون تو کہون
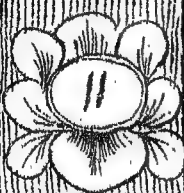
جو گذرتی ہے مری دم پہ نہ پوچھو مجھسے
گالیان عشق و محبت کو سنالون تو کہون

۵۸ — ۱۱

داغ پابند قفس ہون نہین کچھ کر سکتا
دام صیاد سے مین چھوٹکے جاون تو کہون

جو بیکر ہو نہ صحرا مین جو ٹکڑے ہو نہ گلشن مین
گریبان مین گریبان ہے نہ دامن ہے دامن مین

قیامت کی تجلی ہے تمہارے روے روشن مین
مجھے ڈر ہے کہ دیکھو آگ لگجائے نہ چلمن مین

تمہارے واسطے مین غیر کو تنہا پچھوڑونگا
سمجھ لینا کہ دو مر گ گڑینگے ایک مدفن مین

کسیکے خوف سے جی کھولکر رویا نہین جاتا
کہ جو آنسو ٹپکتا ہے چھپا لیتا ہون دامن مین
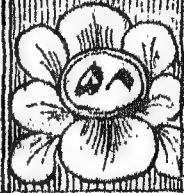
گرے کوسون الگ خوف و خطر سے کانپکر بجلی
اگر تخم محبت ایک بھی ہو سارے خرمن مین

مسخر کر لیا آخر کو بنگالے کی جادو نے
بڑا بول آگے آیا ہم جو بولے تھے لڑکپن مین

مزا جب ہے کہ اس انداز سے ہون پیار کی باتین
ہمارا ہاتھ سینے پر تمہارا ہاتھ گردن مین

کبھی ہم وحشیونکی گھر کی آبادی نہین جاتی
اگر کوئی نہو تو خانہ ویرانی ہے مسکن مین

بنایا آپنے تعلیم دیکر اپنے مطلب کا
بھلا کیونکر نہ ساری خوبیان پیدا ہون دشمن مین
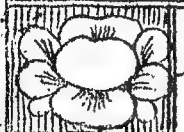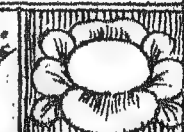
نئے گل پھولتے ہین کیا نرالے رنگ کھلتے ہین
بہارین جو تری محفل مین ہین کب وہ ہین گلشن مین

غضب ہے داغ یہ دن رات یہ برسات یون گذرے

٥٩ — کہان وہ رشک گل جو لا جو لائین جسکو صبا نہین — ٢٢

پکھہ آنے لگا جیسے اثر آہ رسا مین
دل اور رہا مین ہی جگر اور ہوا مین

تمکین ہی شوخی مین تو شوخی ہی حیا مین
غمزہ ترے انداز مین انداز ادا مین

دو بانون کی فریاد ہی درگاہ خدا مین
رحم آگئے تجھے لمین اثر میری دعا مین

اغیار نہ روکین مجھے احباب تھا مین
ملجائے مگر دست سبو لغزش پا مین

اے نامہ بر اوس بت کی وہی راہ گذر ہی
سجے کا نشان جسکے ہو نقش کف پا مین

آنکھین تمسی بیمار ہوئین شرم جفا سے
زلفین ہین گرفتار مری دل کی بلا مین

اللہ او نہین تو نظر بد سے بچانا
بن ٹھن کے وہ بیٹھے ہین سر اہل عزا مین

کھینچا ہی کسی ہاتھ نے کیا دامن دل کو
جب بھول کے رکھا ہی قدم انجفا مین

کیون ورد ہو اپنی چارہ گر آزار ہمارا
پہنچے مرض مسیحا تو نہین تیری دعا مین

تھا عقدہ کشا کون کہ موجود وہین تھو
ٹوٹی ہوئے ناخن گرہ بند قبا مین

آنکھین تمسی تلوون ملین کہنے پے وصل
دو پھول ہین نرگس کے بنی ہین کف پا مین

دیتے ہو مجھے گریۂ بے صرفہ کے طعنے
تم ڈوب نجانا عرق شرم حیا مین

فرمائیے فرقت مین بہت چاہنے والے
کیسی ہو جو آ جائے اثر سبکی دعا مین

سنتے ہین وہ عشاق کی آہین پس دیوار
پھر یہ بھی شکایت ہے کہ گرمی ہے ہوا مین

تو دوست ہے کسطرح نہ لین تیری بلائین
ہمکو دیر پڑا کرتے ہین دشمن کی بلا مین

کب تک دلِ وابستہ ہوا بار نزاکت
ہان یک گرہ اور پڑی زلف دوتا مین

اس امر سے چھٹنا کوئی آسان ہے ظالم
تو دلمین ہے دل زلف مین ہے زلف بلا مین

ہے بعد فنا بھی وہ تنا ہی کہ مرنجا کے
تھوڑی سی زمین پر ہے بہت سی ہے ہوا مین

کیا ہاتھ اوٹھاتی ہے نہ اوٹھیگی قیامت
بس جان لو تم فیصلہ ہے اسکی دعا مین

کہتے نہین کچھ اور سنا کرتے ہو سبکی
تمکو تو مزا آنے لگا شرم و حیا مین

افسوس گلا کاٹکے مر بھی نہ سکے ہم
مصروف رہے ہاتھ شب ہجر دعا مین

٦٢
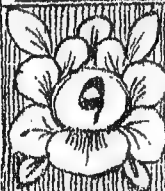
تھے اوس بت مہوش کے بہت چاہنے والے
انگشت نما داغ ہوا ساری سبا مین

٩
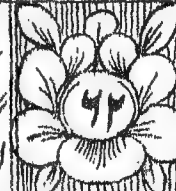
دل گیا تمنے لیا ہم کیا کرین
جانے والی چیز کا غم کیا کرین

بیٹھے مر کر ہجر مین پائی شفا
ایسے اچھے کا وہ ماتم کیا کرین

ایک ساغر پہ ہی اپنی زندگی | رفتہ رفتہ اس سے بھی کم کیا کرین
کر چکے سب اپنی اپنی حکمتین | دم نکلتا ہے دوا ہم کیا کرین
دل نے سیکھا شیوۂ بیگانگی | ایسے نا محرم کو محرم کیا کرین
معرکہ ہے آج حسن و عشق کا | دیکھیے وہ کیا کرین ہم کیا کرین
تند خو ہے کب سنے وہ دل کی بات | اور بھی برہم کو برہم کیا کرین
آئنہ ہے اور وہ ہین دیکھیے | فیصلہ دونون یہ باہم کیا کرین

۶۳ — ۱۶

کہتے ہین اہل سفارش مجھسے داغ
تیری قسمت ہے بری ہم کیا کرین

صاف کب امتحان لیتے ہین | وہ تو دم دیکے جان لیتے ہین
یون ہے منظور خانہ ویرانی | مول میرا مکان لیتے ہین
تم تغافل کرو رقیبون سے | جاننے والے جان لیتے ہین
پھر نہ آنا اگر کوئی بھیجے | نامہ بر سے زبان لیتے ہین
اب بھی گر پڑ کے ضعف سے نالے | ساتوان آسمان لیتے ہین

تیرے خنجر سے بھی تو اے قاتل　　نوک کی نوجوان لیتے ہین

اپنے بسمل کا سر ہے زانو پر　　کس محبت سے جان لیتے ہین

یہ سنا ہے مرے لیے تلوار　　اک مرے مہربان لیتے ہین

یہ کہے سے تیرے منہ مین خاک　　اسمین تیری زبان لیتے ہین

کون جاتا ہے اوس گلی مین جسے　　دور سے پاسبان لیتے ہین

منزل شوق طے نہین ہوتی　　ٹھیکیان ناتوان لیتے ہین

کر گزرتے ہین ہو بری کہ بھلی　　دلمین جو کچھ وہ ٹھان لیتے ہین

وہ جھگڑتے ہین جب رقیبون سے　　بیچ مین مجھکو سان لیتے ہین

ضد ہر اک بات پر نہین اچھی　　دوست کی دوست مان لیتے ہین

مستعد ہوکے یہ کہو تو سہی　　آئیے امتحان لیتے ہین

۶۴　　داغ بھی ہے عجیب سحر بیان
بات جسکی وہ مان لیتے ہین　　۱۵

ردیف واو

دل او خواہ ظلم جو اسے کینہ جو نہو
کل عرصہ گاہ حشر مین پھر تو ہی تو نہو

عاشق کے دلمین اور تری آرزو نہو
اس باغ کا تو پھول ہے پھر اوسمین بو نہو

کھٹکا ہوا ہون خار تمنا سے اسقدر
ڈرتا ہون پاس سے بھی کہین آرزو نہو

لے تو چلا ہے ناصح نادان پیام وصل
مین شرط باندہتا ہون جو بے آبرو نہو

اے درد عشق خانۂ دل گھر ترا سہی
آباد یہ مکان تو جب ہو کہ تو نہو

اس فکر مین کچھ اونسے نہ ہم بات کر سکے
یہ گفتگو نہو کہین وہ گفتگو نہو

مین رنگ دیکھکر نکرونگا یقین کبھی
جبتک عدو کے خون کی خنجر مین بو نہو

اک تیری دوستی سے ہوئی سب مین دشمنی
گر یہ نہو تو کوئی کسیکا عدو نہو

بخشے ہی جائین شرم حضو سے لاکھ جرم
دنیا مین کیا کرین جو خدا روبرو نہو

ہم بادہ نوش پاوین نہ کہین بہشت مین
جبتک ہمارے سامنے جام و سبو نہو

چاک دل رقیب کی جب فکر کیجیے
پہلے یہ دیکھ لیجیے پہلا رفو نہو

کافر خدا کرے کہ غلط ہو مرا گمان
جو مین سمجھ رہا ہون وہ ایکاش تو نہو

کیا رشک ہے کہ طالب ہجران ہوئین اسلیے
جو مجھکو ہے رقیب کو وہ آرزو نہو

مجھکو جناب شیخ کی دعوت ضرور ہی — ایسی کہین شراب ملے جسمین بو نہو

٦٥ — ١٦٩

مٹی کی صورت اس سے تو ای داغ خوب ہے
معشوق کیا جو شوخ نہو خوش گلو نہو
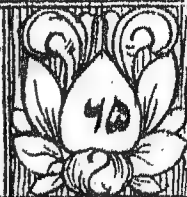
ممکن نہین کہ تیری محبت کی بو نہو — کافر اگر ہزار برس دل مین تو نہو
کیا لطف انتظار جو تو حیلہ جو نہو — کس کام کا وصال اگر آرزو نہو
محشر مین اور اونسے مرے دوبدو نہو — کہنے کی بات ہی جو کوئی گفتگو نہو
قاتل اگر نہ شوخ ہو خنجر اگر نہ تیز — رگ رگ مین بیقرار ہمارا لہو نہو
خلوت مین تجکو چین نہین کسکا خوف ہے — اندیشہ کچھ نہو جو نظر چار سو نہو
سرخی ہی تیغ پر نہ حنا تیری ہاتھ مین — قاتل کہین سفید عدو کا لہو نہو
وہ آدمی کہان ہی وہ انسان ہے کہان — جو دوست کا ہو دوست عدو کا عدو نہو
دلکو مسل مسل کے ذرا ہاتھ سونگھیے — ممکن نہین کہ خون تمنا کی بو نہو
زاہد مزا تو جب ہی عذاب ثواب کا — دوزخ مین بادہ کش نہون جنت مین تو نہو
معشوق ہجر اس سے زیادہ کوئی نہین — کیا دل لگی رہے جو تری آرزو نہو

ایسے کہاں نصیب کہ وہ بت ہو ہمکلام — ہم طور پر بھی جائیں تو کچھ گفتگو نہو

دست دعا کو ملتی ہی تاثیر عرش سے — جو ہاتھ سے ہو پانون سے وہ جستجو نہو

غش آنجائے دیکھکے قاتل کو موج خون — نازک مزاج کا کہین ہلکا لہو نہو

ہی لاگ کا مزا دل بے مدعا کے ساتھ — تم کیا کرو کسیکو اگر آرزو نہو

یہ لوٹ کر کبھی نہ بنے گا کسیطرح — زاہد شکست توبہ شکست سبو نہو

۶۶

اے داغ آکے پھر گئے وہ ہمکو کیا کرین
پوری جو نامراد تری آرزو نہو

۱۹

موت اوسکو جو تجھسے ستم ایجاد نہو — ۱ — مین تو مر جاؤن اگر لذت بیداد نہو

زلف وہ دام کہ جس دام سے آزاد نہو — آنکھ وہ جور کہ جس جور کی فریاد نہو

بات کا زخم ہی تلوار کے زخمون سے سوا — ۲ — کیجیے قتل مگر منہ سے کچھ ارشاد نہو

خنجر کا خون بہانا مری تربت پہ ضرور — ۳ — آبرو دار کی مٹی کہین برباد نہو

ہاے وہ دل شدہ کلیجہ مین کہانسے لاؤن — ۴ — وصل مین شاد نہو ہجر مین ناشاد نہو

جور کے بعد ہی اب حرف تسلی کیسا — اوس سے فرمائیے جسکو وہ گھڑی یاد نہو

دیکھی ہی شام غریبی وہ مسافر ہین ہمین ۵ جسکا گھر بار نہو جسکو وطن یاد نہو

ہی یہی حسن کی شہرت تو ہمارا ذمہ کہ تیرے کوچے مین اک شہر جو آباد نہو

محو آرایش زینت ہی رہے آٹھ پہر ۶ تجھکو اللہ کرے فرصت بیداد نہو

بدگمانی بھی محبت مین سمی ہوتی ہی ۷ وہ یقین ہو مجھے جس بات کی بنیاد نہو

حشر تک اسکی بہارین ہمیشگی زاہد کوچۂ یار ہی یہ جنت شداد نہو

میری شامت کہ پڑہا قصۂ شیرین مینے مجھسے وہ کہتے ہین صاحب تمہین فرہاد نہو

آدمی وہ ہی جو جنون کا اشارا سمجھے مجھکو معلوم ہوا منہ سے کچھ ارشاد نہو

ہی مری دلکی تباہی پہ تعجب کیا خوب ۸ آپ برباد کرین جسکو وہ برباد نہو

اے وہ دشنام سہی خلعت عزت نسہی ۹ جو عطا غیر کو ہو وہ مجھی امداد نہو

اوٹھ سکین اس نگہ ناز کی چوٹین کس سے روبرو تیرے جو آئینۂ فولاد نہو

تم مکان مول نہ لو غیر کے ہمسائے مین آجتک وہ نہوا ہی کبھی آباد نہو

لاکھ گھاتین ہین کہین لگے پھنسا لینے کی ہمین صیاد ہون اسکے جو وہ صیاد نہو

کوستے ہین وہ آلہی کہ دعا دیتے ہین

۶۷ داغ کو دیکھکے کہتے ہین یہ ناشاد ہو ۱۴

تمکو چاہا تو خطا کیا ہے بتا دو مجکو
دوسرا کوئی تو اپنا سا دکہا دو مجکو

کون ہوتا ہی کڑی بات کا سہنے والا
گالیان تمکو سکہادین یہ سکہادو مجکو

دل مرا ہاتھ مین لیتے ہی الگ پہینک دیا
مال ایسا یہ نہین لاؤ اوٹہا دو مجکو

باغ فردوس مین بہی تو وطن یاد رہے
عطر مٹی کا دم مرگ سنگہا دو مجکو

غیر کو دست حنائی نہ دکہاؤ دیکہو
گر لگانی ہی ہو یہین آگ لگا دو مجکو

تمکو تو حشر کے دن لاکہہ مین پہچان لیا
مین بہلا کون ہون میرا بہی پتا دو مجکو

وہ جو سوئے بہی شب وعدہ یہ کہکر سوئے
جب وہ آئے تو اوسیوقت جگا دو مجکو

اب خدا چاہے تو مین تمکو نہ چاہون ہرگز
پہر یہ تقصیر ہو مجہسے تو سزا دو مجکو

زہر بہی وہ نہین دیتے مری قسمت دیکہو
جہوٹے منہ بہی جو کہون ہان لگا دو مجکو

دلمین شکوہ غم پوچہنے والا ایسا
کیا کہون حشر کے دن تو ہی بتا دو مجکو

مجکو ملتا ہی نہین مہر و محبت کا نشان
تمنے دیکہا ہو کسی مین تو بتا دو مجکو

ہمدمو اوس سے مین کہہ جاؤنگا حالت دل کی
دو گہڑی کے لیے دیوانہ بنا دو مجکو

بیمروت دل بیتاب سے ہو جاتا ہی
شیوۂ خاص تم اپنا ہی سکھا دو مجھکو

(۶۸)
تم بھی راضی ہو تمہاری بھی خوشی ہی کہ نہین
جیتے جی داغ یہ کہتا ہے مٹا دو مجھکو
(۱۴۲)

کیون میری آہ سرد اونہین ناگوار ہو
یہ وہ ہوا نہین جو کلیجے کے پار ہو

یون میرے ساتھ دفن دل بیقرار ہو
چھوٹا سا اک مزار کے اندر مزار ہو

وعدہ لیے بغیر یہ دعا مانگ لیجیے
یارب مری قسم کا اوسے اعتبار ہو

ہم آدمی ہین کام کے ای ناصح شفیق
دیکھو ہمارے کام جہان اختیار ہو

دون اپنے دلکو سچ یہ شرط وفا نہین
اس سے اگر پھرون تمہین کیا اعتبار ہو

تمکو تو شوخیون سے نہین چین رات دن
مین جانتا ہون میرے لیے بیقرار ہو

تیری غضب سے رتبہ قیامت کو کونسا
یہ لاکھ بار ہو وہ اگر ایکبار ہو

آسودگان خاک سے قاتل کو لاگ ہی
ای سونے والو جاگ اٹھو ہوشیار ہو

اترا رہے ہین حشر کو وہ تیری لطف پر
ایسا غضب ای میرے پروردگار ہو

اپنے کو تو خدا کی قسم چھوڑنا ہی کفر
تجھسا حسین ہو اور نہ دل بیقرار ہو

ناصح کی گفتگو سے ہوئین بدگمانیان
ایسا نہو رقیب کا در پردہ یار ہو

کرتا ہون اس سے شکوۂ فرقت یہی لحاظ
تصویر یار بھی نہ کہین شرمسار ہو

جھپکی جو آنکھ ہجر کی شب آئی یہ ندا
اے ننگ عشق مر نہ گیا ہوشیار ہو

۴۹ اے داغ پارسائی کی شہرت ہے اندنون
لاکھون مین ایک تو ہی پرہیزگار ہو ٧

کل تک تو آشنا تھے مگر آج غیر ہو
دو دن مین یہ مزاج ہی آگے کو خیر ہو

مر جائین دونون قہر و غضب سے تو سیر ہو
تم ہو تمہارا گھر ہو نہ ہم ہون نہ غیر ہو

چاہین گروہ کافر و دیندار مین سلوک
بتخانہ مین ہو کعبہ تو کعبے مین دیر ہو

کیون مدعی رقیب سراپا نہو غلط
جب اوسکی بات کا کوئی سر ہو نہ پیر ہو

کیسا وصال کسکی تسلی کہان کا لطف
کچھ ہو نہو بلا سے عدو کے لگی خیر ہو

شیشے ہین لو یہ خاک دل ناکام کی
دینا یہ زہر اوسکو تمہین جس سے بیر ہو

۵۰ دلی مین پھیلا اونکا میان پھر آئے داغ
بن ٹھن کے آئے وہ تو قیامت کی سیر ہو ١٠

آئنہ اپنی نظر سے جدا ہونے دو
کوئی دم اور بھی آپسمین ذرا ہونے دو

گم نگاہی مین اشارا ہی اشارے مین حیا
یا انھون نے دو مجھے چین سے یا ہونے دو

ہاتھ باندھے ہوئے اغیار کی ساتھ آئیگے
ہم کہا دینگے مزا روز جزا اٹھنے دو

ہم بھی دیکھینگے تم کہا تک توجہ ہوگی
کوئی دن تذکرۂ اہل وفا اٹھنے دو

آنکھ ملتی ہی کہون خاک حقیقت دلکی
دیکھکر جلوہ مجھے ہوش بجا ہونے دو

تم دل آزار بنے رشک مسیحا کیسے
کم نہونے دو مرا درد و سوا ہونے دو

میری آنکھوں پہ مگر منہ پہ نہ تم رکھو ہاتھ
حرف مطلب کبھی صورت تبسم ادا ہونے دو

کیا نہ آئیگا اوسے خوف مرے قتل کے بعد
دست قاتل کو ذرا دست دعا ہونے دو
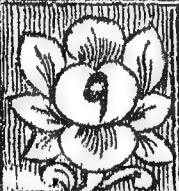
لطف سمجھو تو رقیبوں سے برا کہدو مجھکو
سیر دیکھو تو کوئی فتنہ بپا ہونے دو

جب سنا داغ کوئی دم مین فنا ہوتا ہی
اوس ستمگر نے اشارے سے کہا ہونے دو

ہی غضب یہ سمجھو کہا کی قسم ایک نہ دو
پھر تغافل سی ہزاروں ہین ستم ایک نہ دو

پائمالونکی تری راہ مین گنتی کیا ہی
سیکڑون آگئے سر زیر قدم ایک نہ دو
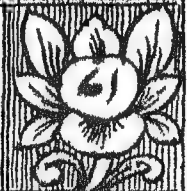
چرخ سا اور سخی کون ہی دینے والا
مجھکو دس بیس دیے داغ الم ایک نہ دو

ہاتھ کیوں کھینچ لیا ایک ہی ساغر دیکر
دو تو دو سو جو نہ دو اوس سے تو کم ایک نہ دو

وہ اشاروں ہی سی انکار کریں وں کا ۔ ایسے ہو بے نہیں سمجھینگے جو ہم ایک دو

ہمنے کعبے میں بھی لاکھونکی یہ صورت دیکھی ۔ کہتے ہیں ہا صنم ہای صنم ایک دو

میری تقدیر بکثرت سبھے دلوائیگی ۔ دل تمھارا جو کبھیگا اسے غم ایک دو

مجکو وہ دل میں عطار وزازل کہتا تھا ۔ رنج کہانیکو اوٹھانیکو ستم ایک دو
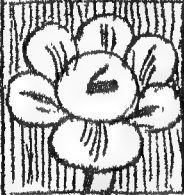
داغ دلی تھی کسیوقت میں یا جنت تھی ۔ سیکڑوں گھر تھے وہاں رشک ارم ایک دو
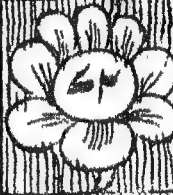
کہتے ہیں جسکو حور وہ انسان تمھین تو ہو ۔ جاتی ہی جسپہ جان مریجان تمھین تو ہو

مطلب کی کہہ رہے ہیں وہ دانا ہمین تو ہین ۔ مطلب کی بھی سمجھے نہ وہ نادان تمھین تو ہو

آتا ہی بعد ظلم تمھین کو تو رحم بھی ۔ اپنے کیے سے دلمیں پشیمان تمھین تو ہو

پچھتاؤگے بہت مرے دلکو اوجاڑ کر ۔ اس گھرمین اور رکون ہے مہمان تمھین تو ہو

اک وزرنگ لائینگی یہ مہربانیاں ۔ ہم جانتے ہیں جانکی خواہان تمھین تو ہو

دلدار و دلفریب دل آزار ودلستان ۔ لاکھوں ہیں ہم کہینگے کہاں ہاں تمھین تو ہو

کرتے ہو داغ دور سی بتخانیکو سلام
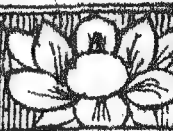
اپنی طرح کے ایک مسلمان تمہین تو ہو

نکلی فلک سے کب کسی مائل کی آرزو — پھرا وسپہ آرزو بھی مرد لکی آرزو

حسرت ہی اوسکو نکلی نہ بسمل کی آرزو — پوری کرے خدا مری قاتل کی آرزو

حورون نے کیا غرض تھی عبث بدگمان ہو — جنت مین لیگئی تری محفل کی آرزو

یون آہ نارسا کو تمنا ے عرش ہی — جیسے کسی غریب کو منزل کی آرزو

یہ نا امید زیست وہ مشتاق رقص ہی — بسمل کی یاس دیکھیے قاتل کی آرزو

آئینہ دیکھکر تمہین مشتاق کیا ہوئے — تمسے سوا ہی مد مقابل کی آرزو

ہی قیس کا تو شوق زمانے پر آشکار — کیا جانے کوئی صاحب محمل کی آرزو

دنیا سرای تنگ ہی محشر ہی جای تنگ — عاشق کہان نکال سکے دل کی آرزو

دل ہر طرف رہا نگران بحر عشق مین — اس ڈوبتے کو رہگئی ساحل کی آرزو

او چھی پڑی ہی تیغ کہ قاتل ہی نازنین — بسمل کے ساتھ جائیگی بسمل کی آرزو

پہچان تو فقیر کیصورت سوال ہی — تم جان لو یہ ہی مری سائل کی آرزو

یوسف نے دیکھکر تری تصویر یہ کہا — کیون ہو نہ ایسی شکل و شمائل کی آرزو
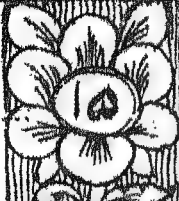
رتبہ کمال عشق کا حاصل نہین ہوا
اب داغ کو ہی مرشد کامل کی آرزو

ردیف یاے تحتانی
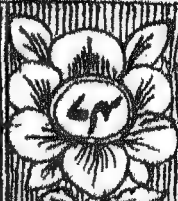
شب وصل ضد مین بسر ہوگئی
نہین ہوتے ہوتے سحر ہوگئی

نگہ غیر پر بے اثر ہوگئی
تمہاری نظر کو نظر ہوگئی

کسک دل مین پھر چارہ گر ہوگئی
جو تسکین پہر دو پہر ہوگئی

لگاتے ہین دل اوس سے اب ہار جیت
ادھر ہوگئی یا ادھر ہوگئی

جواب اونکی جانب سے دینے لگا
یہ جرأت تجھے نامہ بر ہوگئی

برے حال سے یا بھلے حال سے
تمہین کیا ہماری بسر ہوگئی

میسر ہمین خواب راحت کہان
ذرا آنکھ جھپکی سحر ہوگئی

جفا پر وفا تو کرون سوچ لو
تمہین مجھسے الفت اگر ہوگئی

نگاہ ستم مین کچھ ایجاد ہو
کہ یہ تو پرانی نظر ہوگئی

تسلی مجھے دیکے جاتے تو ہو
مبادا جو نوع دگر ہوگئی

کمسن حسن سے بھی ہی کاہیدگی | نہونے کے قابل کمر ہوگئی
شب وصل ایسی کھلی چاندنی | وہ گھبرا کے بولے سحر ہوگئی
کہی زندگی بھر کی سب واردات | مری روح پیغامبر ہوگئی
کہو کیا کروگے مرے وصل کی | جو مشہور جھوٹی خبر ہوگئی

٧٣

غم ہجر سے داغ مجھکو نجات
یقین تھا نہوگی مگر ہوگئی

١١

اوس سے کیا خاک ہمنشین بنتی | بات بگڑی ہوئی نہین بنتی
وہ بنی ابتدا سے الفت مین | دم پہ جو وقت واپسین بنتی
آدمی سب فرشتے بنجاتے | آسمان پر اگر زمین بنتی
میری صورت بنی تو خاک بنی | قسمت ای صورت آفرین بنتی
وعدہ کرتے ہی کیا وہ آجاتے | رات بھر زلف عنبرین بنتی
کاش سنتا نہ کوئی شور وفغان | دل کی جا چشم سرمگین بنتی
تونے ایسے بگاڑ ڈالے ہین | ایک کی ایک سے نہین بنتی

نہ چمکتی جو حسن کی تقدیر — کیون تری چاند سی جبین بنتی

پارۂ جیب سے مری ای کاش — دست وحشت کی آستین بنتی

بزم دنیا بھی قابل جنت — خوب بنتی اگر یہین بنتی

۴۳ طبع نازک کا لطف جب تھا داغ

نازنینون مین نازنین بنتی ۱۱

ملا نے ہوا دیکو خاک مین جو دل سے ملتا ہے — مریجان چاہنے والا بڑی مشکل سے ملتا ہے

کہین ہے عید کی شادی کہین ماتم ہے مقتل مین — کوئی قاتل سے ملتا ہے کوئی بسمل سے ملتا ہے

لپٹ کے وہ بھی لیلی ہاتھ پر رکھ لیتی ہے آنکھون پر — غبار ناتوان قیس جب محمل سے ملتا ہے

بھری ہین تجھ مین وہ لاکھون ہنر اے مجمع خوبی — ملاقاتی ترا گویا بھری محفل سے ملتا ہے

مجھے آتا ہے کیا کیا رشک تیغ تیز سے اس بھی — گلا جس دم لپٹکر خنجر قاتل سے ملتا ہے

بظاہر با ادب یون حضرت ناصح سے ملتا ہون — مرید خاص جیسے مرشد کامل سے ملتا ہے

مثال گنج قارون اہل حاجت سے نہین چھپتا — جو ہوتا ہے سخی خود ڈھونڈ کر سائل سے ملتا ہے

جواب اس بات کا اوس شوخ کو کیا دیسکے کوئی — جو دل لیکر کہے کمبخت تو کس دل سے ملتا ہے

چھپائی سے کوئی چھپتی ہے اپنے دلکی بیتابی
کہ ہر تار نفس اپنا رگ بسمل سے ملتا ہے

عدم کی جو حقیقت ہے وہ پوچھو اہل ہستی سے
مسافر کو تو منزل کا پتا منزل سے ملتا ہے

غضب ہے داغ کے دل سے تمہارا دل نہین ملتا
تمہارا چاند سا چہرہ مہ کامل سے ملتا ہے

تمنے بدلے ہمسے گن گن کے لیے
ہمنے کیا چاہا تھا اس دن کے لیے

کچھ نرالا ہے جوانی کا بناؤ
شوخیان زیور ہین اس سن کے لیے

چاہنے والون سے گر مطلب نہین
آپ پھر پیدا ہوئے کن کے لیے

فیصلہ ہو آج میرا آپکا
یہ اوٹھا رکھا ہے کس دن کے لیے

دے مئے بیدرد اسے پیر مغان
چاہیے اک پاک باطن کے لیے

دلکے لینے کو ضمانت چاہیے
اور اطمینان ضامن کے لیے

میکشو اب آئے شاید فصل گل
بلبلون نے چونچ مین تن کے لیے

ہمنشینون سے مرے کہتے ہین ہم
چھوڑ دین غیرونکو کیا انکے لیے

ہین رخ نازک پہ گنتی کے نشان
کسنے بوسے تیرے گن گن کے لیے

وہ نہیں سنتے ہماری کیا کریں
مانگتے ہیں ہم دعا جنکے لیے

آجکل میں داغ ہو سکے کامیاب
کیون مرے جاتے ہو دو دن کے لیے

١١ ٤٦

آئے بھی تو وہ منہ کو چھپائے مرے آگے
اس طرح سے آئے کہ نہ آئے مرے آگے

دل بیٹھنے لگا ہے کہ دیکھیے کیا ہو
سب چھینکتے ہیں اپنے پرائے مرے آگے

بجھتے ہوئے دیکھو نگا نہ میں جلی لگی کو
کوئی نہ کبھی شمع بجھائے مرے آگے

کیا دم کا بھروسہ ہے پھر آئے کہ نہ آئے
جانا ہو جو قاصد کو تو جائے مرے آگے

کچھ تذکرۂ رنجش معشوق جو آیا
دشمن کی بھی آنسو نکل آئے مرے آگے

مانگی ہے دعا وصل کی کچھ اور نہ سمجھو
کوسا ہوا گر بیٹھے تو آئے مرے آگے

تجویز یہی کرتے تھے کہ یہ نام ہے میرا
لکھکر کبھی حرف اونہی مٹائے مرے آگے

دیکھے تو کوئی قاصد جانا کی دلبری
واپس مرا خط لا کے جلائے مرے آگے

بچھڑی ہوئی معشوق ملیں سب کو الٰہی
تنہا کوئی جنت میں نہ جائے مرے آگے

محشر میں بھی ہے خواہش خلوت مجھے اسنے
کہتا ہوں کیا میرا نہ آئے مرے آگے

پھر داغ کا منہ کو رجو آیا تو وہ بولے
آئے تھے برا حال بنائے مرے آگے

سبب ہے تم ایسے ہو تمسے مری قسمت اچھی | یہی کمبخت دکھا دیتی ہی صورت اچھی

حسن معشوق سے بھی حسن سخن ہی کمیاب | ایک ہوتی ہی ہزارو نمین طبیعت اچھی

میری تصویر بھی دیکھی تو کہا شرما کر | یہ برا شخص ہی اسکی نہین ہیئت اچھی

ہر طرح دلکا ضرر جان کا نقصان دیکھا | نہ محبت تمسی اچھی نہ عداوت اچھی

کس صفائی سی کیا وصل کا تونے انکار | اس محل پر تو زبانمین تمہی لکنت اچھی

ہجر مین کسکو بلاؤن نہ بلاؤن کسکو | موت اچھی ہی الٰہی کہ قیامت اچھی

دیکھنے والوںسے انداز کہین چھپتے ہین | ہمکو پردے مین نظر آتی ہی صورت اچھی

میری شامت کہ دکھائی اوسے دشمن کی شبیہ | مسکرا کر یہ کہا اوسنے نہایت اچھی

جو ہو آغاز مین بہتر وہ خوشی ہی بدتر | جسکا انجام ہو اچھا وہ مصیبت اچھی

ہی سر ناز فروشی تو خریدار بہت | بیچ ڈالو اسے ملجائیگی قیمت اچھی

عیب بھی اپنی بیان کرنے لگے آخر کار | ہوگئی انکو برا کہنے کی عادت اچھی

تم بتاؤ تو سہی مہر و محبت کے گواہ
ایسے عاشق ہیں تو جھوٹی ہی شہادت اچھی

۶۸ زور و زر سے بھی کہیں داغ حسین ملتے ہیں
اپنے نزدیک تو ہی سب سے اطاعت اچھی ۱۲

یہ جو ہی حکم مرے پاس نہ آئے کوئی
اسلیے روٹھ رہے ہیں کہ منائے کوئی

یہ نہ پوچھو کہ غم ہجر میں کیسی گذری
دل دکھانے کا اگر ہو تو دکھائے کوئی

تاک میں ہی نگہ شوق خدا خیر کرے
سامنے سے مری بچتا ہوا جائے کوئی

ہو چکا عیش کا جلسہ تو مجھے خط پہنچا
آپکی طرح سے مہمان بلائے کوئی

ترک بیداد کی تم داد نہ پا ہو مجھسے
کرکے احسان نہ احسان جتائے کوئی

یوں شب وصل ہو بالیدگی عیش و نشاط
آپ اپنے میں خوشی سے نہ سمائے کوئی

حال افلاک و زمیں کا جو بتایا ہی تو کیا
بات وہ ہی جو ترے دلکی بتائے کوئی

درد الفت کی مزی لیتے ہیں قسمت والے
خون دل زہر نہیں ہی کہ نکھائے کوئی

کیا وہ بھی داخل عوض گنہ میں ہی واعظ
مہربانی سے بلا کر جو پلائے کوئی

وعدۂ وصل سہی جانکے خوش ہو جاؤں
وقت رخصت بھی اگر ہاتھ ہلائے کوئی

سرد مہری سے زمانیکے ہوا ہی دل سرد — رکھکر اس چیز کو کیا آگ لگائے کوئی

٧٩ — ١٣

آپنے داغ کو منہ بھی نہ لگایا افسوس
اسکو رکھتا تہا کلیجے سے لگائے کوئی

ہجر کی یہ رات کیسی رات ہے — ایک میں ہون یا خدا کی ذات ہے

آپکی ہر بات میں یہ بات ہے — چال ہی فقرہ ہی دم ہی گھات ہے

حور کی خواہش ہی یہ طعنے ملے — واہ کیا نیت ہی کیا اوقات ہے

تو نے قاصد جو کہی دل کو لگی — یہ اوسی کافر کی منہ کی بات ہے

پھر خدا جانے کہان تم ہم کہان — عیش و عشرت کی یہی اک رات ہے

شکوہ کے بدلے کیا شکر ستم — پھر خفا ہین کیا مزے کی بات ہے

اونکا قاصد لیچلا ہی دل مرا — تازہ فرمایش نئی سوغات ہے

شبکو جاگین بزم میں وہ دنکو سوئین — رات کا دن اور دن کی رات ہے

کیون پھسل پڑتے ہین ملک حسن مین — کیا وہان برسات ہی برسات ہے

جب کہا مینے کہ لو مرتا ہون مین — بولے بسم اللہ اچھی بات ہے

ضعف سے اوٹھتے نہین ہاتھ علا
اب ہماری شرم اوسکے ہات ہے

کہتے ہین دشنام دیکر لینگے دل
مفت کیون دیتے ہو کچھ خیرات ہے

۸ داغ سے جاکر ملے تھے ہم بھی آج
آدمی خوش وضع خوش اوقات ہے ۸

تلاش اونکو ہے میرے رازدان کی
نئی ترکیب نکلی امتحان کی

کہان ای چارہ گر دلمین حرارت
یہ گرمی ہے فقط ضبط فغان کی

نہین کچھ ہرزہ گو دیوانۂ عشق
سنو تو کہہ رہا ہے یہ کہان کی

گریگی جاہ وہ پست بھی ہماری
کہ مٹی دی ہے اوسنے آستان کی

شب غم آئے خواب مرگ کیونکر
یہان دیکھی ہین آنکھین پاسبان کی

تمہین سنواؤن کیونکر اوسکی باتین
مرے دل مین ہے کیفیت زبان کی

دہن کو ہے مزا تیرے دہن کا
زبان کو چاٹ ہے تیری زبان کی

۹ وہ سنکر داغ کے اشعار بولے
خدا جانے یہ بولی ہے کہان کی ۱۸

وہ نیم وعدہ کر کے فراموش ہو گئے
امیدوار ہوش سے بیہوش ہو گئے

تلچھٹ بھی آج حضرت زاہد نے صاف کی
مے نوش کیا ہوئے کہ بلا نوش ہو گئے

کافی ہے میرے قتل سے اتنا اونہین لحاظ
دو چار دن کیواسطے روپوش ہو گئے

احباب کو جنازہ اوٹھانا بھی بار تھا
ہم خاک مین ملے وہ سبکدوش ہو گئے

بگڑا مزاج اونکا تو محفل بگڑ گئی
سامان عیش اوٹھکے سر دوش ہو گئے

ماتم ہے طفل اشک کا یا دل کا سوگ ہے
کیون مردمان دیدہ سیہ پوش ہو گئے

ہان ہان ٹھہر ٹھہر کے اوٹھا رخ سے تو نقاب
پیدا طبیعتون مین بہت جوش ہو گئے

میری برائیان تو نکرتا ہو مدعی
کیا غور ہے کہ ہم ہمہ تن گوش ہو گئے

۸۳

اے داغ سب زمانۂ ماضی کے ذوق شوق
اکبار دل سے محو و فراموش ہو گئے

۱۶

پھرے راہ سے وہ یہان آتے آتے
اجل مر رہی تو کہان آتے آتے

مجھے یاد کرنے سے یہ مدعا تھا
نکلجائے دم ہچکیان آتے آتے

نجانا کہ دنیا سے جاتا ہے کوئی
بہت دیر کی مہربان آتے آتے

کلیجا مرے منہ کو آئیگا اک دن / یونہین لب پہ آہ و فغان آتے آتے

ابھی سن ہی کیا ہی جو بیباکیان ہون / انہین آئیگی شوخیان آتے آتے

چلے آتے ہین ملین ارمان لاکھون / مکان بھر گیا میہمان آتے آتے

نتیجہ نہ نکلا تھکے سب پیامی / وہان جاتے جاتے یہان آتے آتے

تمہارا ہی مشتاق دیدار ہوگا / گیا جان سے اک جوان آتے آتے

یقین ہی کہ ہو جاے آخر کو سچی / مرے منہ مین تیری زبان آتے آتے

سنانیکے قابل جو تھی بات اونکو / وہی رہگئی درمیان آتے آتے

مری آنکھ پھرتے ہی کیسا پھرا ہی / مری راہ پہ آسمان آتے آتے

مرے آشیانکی تو تھے چار تنکے / چمن اوڑ گیا آندھیان آتے آتے

کسی نے کچھ اونکو ابھارا تو ہوتا / نہ آتے نہ آتے یہان آتے آتے

قیامت بھی آتی تھی ہمراہ اوسکے / مگر رہ گئی ہمعنان آتے آتے

بنا ہی ہمیشہ یہ دل باغ و صحرا / بہار آتے آتے خزان آتے آتے

نہین کھیل ای داغ یارونسے کہدو
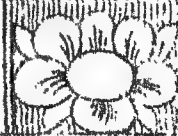
۸۳ کہ آتی ہے اردو زبان آتے آتے ۲۰

ملگئی بیخودی شوق سے راحت کیسی ہو گئی دونون جہانسے مجھے فرصت کیسی
کیا کہون اوسنے اوٹھائی ہے اذیت کیسی مرمیوا اوکی رہی رات کو حالت کیسی
عشق نے دی ہین عایئن دمِ رحلت کیسی مجھسے مل ملکے گلے روئی ہے حسرت کیسی
عکس بھی آئینے مین چار گھڑی بعد آیا بڑھ گئی حد سے سوا اونکی نزاکت کیسی
بندہ چاہے جو خدائی کو بھی ملسکتی ہے لوگ قسمت کو لیے پھرتے ہین قسمت کیسی
جورِ معشوق کی پرسش ہی نہین دنیا مین اپنے بندے سے خدا کو ہے محبت کیسی
حور سے بحث نہین ہان یہ بتا اے زاہد لاکھ والا کھ مین ہو ایک وہ صورت کیسی
دوست یکرنگ جو اکجا کبھی مل بیٹھتے ہین لطف کے ساتھ گذر جاتی ہے صحبت کیسی
خوا مین بھی جو برا اوسنے کہا سب نے سنا جلد ہوتی ہے بری باتکی شہرت کیسی
آپہی جور کرین اپہی پوچھین مجھسے یہ تو فرمایئے ہے آج طبیعت کیسی
اسقدر دو چار ہی نالونکا رہا تھا جھگڑا ہار دی حضرتِ دل آپنے ہمت کیسی
اسکو مینے جو کلیجے سے لگا رکھا ہے درد نے پائی مرے سینے مین راحت کیسی

تھیے تھیے کہ نکلی ئے ذرا جان حزین | مین تو رخصت نہوا آپکی رخصت کیسی

تجھے کہان ر آنکو آئینہ تو لیکر دیکھو | اور ہوتی ہی خطا وار کی صورت کیسی

تمہیں یار کو مین دلمین جگہ دون لیکن | پھر رہی جب کوئی مہمان تو عزت کیسی

چھیڑ پھر وقت کی اچھی نہین یہ یاد رہے | کبھی کیسی ہی کبھی اپنی طبیعت کیسی

شعر تر نکلے تو وہ لخت جگر اپنا ہے | اپنی اولاد سے ہوتی ہی محبت کیسی

دلکو سمجھائینگے بہلائینگے پھسلائینگے | بعد مرجانیکے ملجائیگی فرصت کیسی

دھمکیان دیتے ہو تم جذبہ دلکی ہے داغ | بندہ پرور یہ محبت مین حکومت کیسی
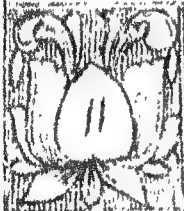
۱۱

نظر آتا ہی پریرو جو کوئی شوخ و شریر
گدگداتی ہی ہماری داغ طبیعت کیسی

پھر دلمین نئے درد سے ہی یاد کسیکی | ملتی نہین فریاد سے فریاد کسیکی

آرام طلب ہین کرم عام کے طالب | یون مفت مین لیتی نہین بیداد کسیکی

دل تھامے ہوئے پھرتی ہین سب گبر و مسلمان | کیا یاد ہی کیا یاد ہی کیا یاد کسیکی

اس حسن جہان سوز سے برپا ہی قیامت | ایسے مین کرے کیا کوئی امداد کسیکی

یہ معنی ہی محبت کی اسیر ہین اسیری
پوری نہین ہوتی کبھی میعاد کیسکی

ایمان تو جب لائین ہم اسی شان کریمی
مٹ جائے اگر لذت بیداد کیسکی
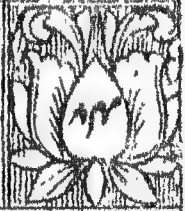
نکلی تو سہی جان مگر سہل نہ نکلی
اٹکی نہین رہتی ہے جلاد کیسکی

جب دیکھتی ہی نالہ بلبل مین اثر کچھ
اوسکو بھی اوچک لیتی ہی فریاد کیسکی

گھبرا کی اگر موت بھی مانگون تو کہین وہ
جاگیر نہین ہے عدم آباد کیسکی

کیا عیش بھلائیگا یہ آزار کہ تکلیف
جنت مین بھی یاد آئیگی بیداد کیسکی

ہو الفت دشمن مین برا حال کسیکا
اے حضرت دل کیجیے امداد کیسکی

٨٥
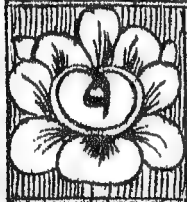
کمبخت وہی ہو مانع نہو دیکھو تو کوئی
بیچین کیے دیتی ہے فریاد کیسکی

٩
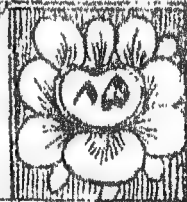
اوسکے در تک کسے رسائی ہے
وہ وہی جائیگا جسکی آئی ہے

بات اک دل مین میرے آئی ہے
گر کہون تو ابھی لڑائی ہے

قتل کرتی ہی گفتگو اونکی
بات مین بات کی صفائی ہے

دوسری جان ہی تری الفت
ایک کھوئی ہی ایک پائی ہے

بھرو یار زخم مین نمک اوسنے — یہ دعاگو کی منہ بھرائی ہے

سچ ہی بے عیب ہی خدا کی ذات — تجھین کیا جانے کیا برائی ہے

اے لب یار تجھکو میری قسم — کبھی سچی قسم بھی کھائی ہے

اوسکے در تک پہنچ گیا قاصد — آگے تقدیر کی رسائی ہے
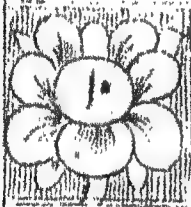
داغ اب وصل کا وصال ہوا
یار زندہ غم جدائی ہے

۸۶ — ۱۰
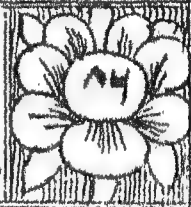
وہ بت دلمین مہمان ہوا چاہتا ہے — نیا دین و ایمان ہوا چاہتا ہے

لب یار خندان ہوا چاہتا ہے — کوئی عہد و پیمان ہوا چاہتا ہے

ترا اسیر ہون میری بات نے ناصح — مرا ہی گریبان ہوا چاہتا ہے

تری دوستی مین یہ تھوڑی خوشی ہے — کہ دشمن پشیمان ہوا چاہتا ہے

شب وصل آخر ہوئی جلد جاؤ — یہان اور سامان ہوا چاہتا ہے

کہے دیتی ہے سرگرانی ہماری — اجل کا کچھ احسان ہوا چاہتا ہے

نگاہ تغافل نے تلوار کھینچی — یہان خون ارمان ہوا چاہتا ہے

تھکا کر بٹھانے لگی مجکو گردش — بیابان بھی زندان ہوا چاہتا ہے

اسیواسطے ہاتھ اپنا ہی دل پہ — کوئی اسکا خواہان ہوا چاہتا ہے

۸۷
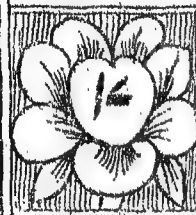
کیا داغ کو اوسنے جھوٹا ہی وعدہ

ترا کام آسان ہوا چاہتا ہے

۱۷
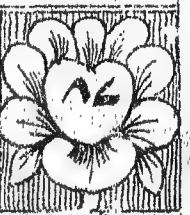
پھر اور دل لگی نہین اوس خوش نصیب سے — ہم جانتے ہین کھیلتے ہو تم رقیب سے

کیا خوب راز دار ملا ہی نصیب سے — کھل کھیلے پردے پردے مین تم تو قریب سے

بہر دعای مرگ اوٹھین کسطرح سے ہاتھ — چھٹتی نہین ہی نبض ہماری طبیب سے

مین بدگمانیون کا بھی ممنون ہوگیا — وہ حال پوچھ لیتے ہین میرا طبیب سے

شوخی مین تمکنت ہے تو ہی ناز مین نیاز — تعلیم تمنے پائی ہی اچھے ادیب سے

اپنا ہی عکس کیون نہو اللہ رے حجاب — دیکھا نہ آئنہ کبھی اوسنے فریب سے

اخفای راز عشق کی عادت بھی ہے بری — ہمنے ہمیشہ حال چھپایا طبیب سے

ایسی غم فراق مین صورت بگڑ گئی — جھک جھک کے دیکھتے ہین وہ مجکو قریب سے

دیوانگی مین بھی نہ گئین اپنی شوخیان — گلشن مین پھول مانگتے ہین عندلیب سے

دشمن بنائے ہین مری قسمت نے سیکڑون ۔ چاہا ہی تجھکو خلق نے میرے نصیب سے

اے ناصح شفیق رہے کچھہ تو چھیڑ چھاڑ ۔ ذکر حبیب کم نہین وصل حبیب سے

جو دیکھتا ہی اوسکو مجھے دیکھتا نہین ۔ دنیا مین کون آنکھ ملائے غریب سے

مانند برق مثل ہوا صورت نگاہ ۔ اکثر نکل گئے ہین وہ میرے قریب سے

کہتا ہی مرتے دم بھی تجھے اب شفا ہوئی ۔ پالا پڑا مریض کو جھوٹے طبیب سے

ہمسکو جلا جلا کے جہنم مین جائیگا ۔ ناراض ہی خدا بھی ہمارے رقیب سے

کلکتہ مین ہی شیخ نمایش کے [illegible] ۔ اِس خلقتِ عجیب لباس غریب سے

(۶۸) پوچھو جناب داغ کی ہے شیر ازمین ۔ کیا سر جھکائے بیٹھے ہین حضر غریب سے (۱۶)

درد بنکر دلمین آنا کوئی تمسے سیکھ جائے ۔ جان عاشق ہوکے جانا کوئی تمسے سیکھ جائے

ہر سخن پر روٹھ جانا کوئی تمسے سیکھ جائے ۔ روٹھکر پھر مسکرانا کوئی تمسے سیکھ جائے

وصلکی شب چشم خواب آلودہ کو ملتے اوٹھے ۔ سوتے فتنے کو جگانا کوئی تمسے سیکھ جائے

کوئی سیکھے خاکساری کی روش تو ہم کہاین ۔ خاک مین دلکو ملانا کوئی تمسے سیکھ جائے

آتی جاتی یون تو دیکھی ہین ہزارون خوش خرام ۔ دلمین آنا دلسے جانا کوئی تمسے سیکھ جائے

دیکھکر آئینہ اترائے کہ ہم بھی کوئی ہیں — اپنی نظروں میں سمانا کوئی تمسے سیکھ جائے

اک نگاہ لطف پیلا کھوں جانیں ملگئیں — عمر کا اپنی بڑھانا کوئی تمسے سیکھ جائے

جان سے مارا اوسے تنہا جہان پایا جسے — بیکسی میں کام آنا کوئی تمسے سیکھ جائے

فیلسوفی ای بتو تمکو زمانہ کیا سکھائے — بانکہ ہو کیسا ہی آنا کوئی تمسے سیکھ جائے

جانتے ہو بات ہر غماز کی آیت حدیث — جھوٹ پر ایمان لانا کوئی تمسے سیکھ جائے

کیا سکھائیگا زمانے کو فلک طرز جفا — اب تمہارا اپنی مانا کوئی تمسے سیکھ جائے

ہے تغافل میں بھی زد دیدہ نظر سے تاک جھانک — چور کو رستہ بتانا کوئی تمسے سیکھ جائے

ہر گنہ سے توبہ کر لی جب جوانی ہو چکی — زاہد و جنت میں جانا کوئی تمسے سیکھ جائے

وہ کیا وعدہ کہ میں فرط خوشی سے رو دیا — ایسے ہنسی کو رلانا کوئی تمسے سیکھ جائے

غیر کو اپنا بنا لیتے ہیں ہمتو وقت پر — دوست کو دشمن بنانا کوئی تمسے سیکھ جائے
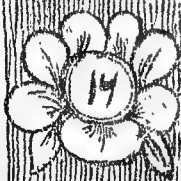
محو بیخود ہو نہیں کچھ دین و دنیا کی خبر
داغ ایسا دل لگانا کوئی تمسے سیکھ جائے
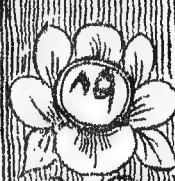
دیکھا تو شہر حسن میں جیسے چاہی اور ہے — اوسکی ہوا ہی اور وہ دنیا ہی اور ہے

مجکو رولاکے آپ ہنسی سے تڑپ گئے — خود لوٹنے لگے یہ تماشا ہی اور ہے

جی چاہتا ہی جسکو وہ یارب نصیب ہو — کیسا بہشت مجکو تمنا ہی اور ہے

اوس بیوفا کی ہاتھ رہا دل کا فیصلہ — نا منصفوں نسے طی ہو یہ جھگڑا ہی اور ہے

لو دیکھتے ہی غیر کو چتون بدل گئی — آنکھوں نکو دیکھیے تو اشارا ہی اور ہے

آئے تو کیا کہ پھر وہ کوئی دم مین جائینگے — کم جسقدر ہوا ہی غم اوتنا ہی اور ہے

کہتے ہین خواب مین شب وعدہ ہم آئے تھے — یہ مکر یہ فریب یہ دھوکھا ہی اور ہے

دیکھے جو تیری قد کو قیامت تو یہ کہے — سج دھج ہی اور ہے یہ سراپا ہی اور ہے

تم آئینہ ہی دیکھکے حیران رہ گئے — واللہ میری دلہن کا ایسا ہی اور ہے

جب اہل حشر سے نکلی میری واردات — سب نے کہا سنو تو یہ جھگڑا ہی اور ہے

حورونکی آرزو مین یہ کیفیتین کہان — اللہ رکھے اوسکی تمنا ہی اور ہے

پھوٹین یہ کان گر تم عیسی کی ہو ہوس — مرتے ہین جسپہ ہم وہ مسیحا ہی اور ہے

قاتل کو زیر قبر بھی دیتے ہین سب دعا — سر جاکے بھی بچا یہ سودا ہی اور ہے

کرتا ہون صبر اونکی جفا پر نہ کہتے ہین — یہ دل ہی اور ہی یہ کلیجا ہی اور ہے

کیسا نیاز کیسکی وفا کسکی عاشقی — تم جانتے نہیں مجھے دعواہی اور ہے

۱۰ — اجمیر ہوکے جائینگے ای داغ ہم بہار
ابکی برس سفر کا اراداہی اور ہے — ۱۱

نکلجائے یہ حسرت وہ نہین ہے — بدلجائے یہ قسمت وہ نہین ہے

وہی تم ہو طبیعت وہ نہین ہے — وہی صورت ہی سیرت وہ نہین ہے

پکارا دیکھکر مین حور کی شکل — خداوندا یہ صورت وہ نہین ہے

تمہارا دل تو دیکھون ہاتھ رکھکر — وہی ہے یا محبت وہ نہین ہے

کہے دیتے ہین ہم دھوکھا نہ کھانا — ہماری اب طبیعت وہ نہین ہے

دکھائے بت برہمن شیخ حورین — پلٹ جائے یہ نیت وہ نہین ہے

ترا دل کیا ہے گھر مین بھی مجکو — ٹھہرنے دے یہ وحشت وہ نہین ہے

مرے مرقد پہ بولے ہاتھ ملکر — اوسیکی ہے یہ تربت وہ نہین ہے

یہان قیدی ہین تھی دنیا مین آزاد — ہمین جنت مین راحت وہ نہین ہے

جو تم سمجھے ہو دل مین چارہ سازو — علاجِ دردِ فرقت وہ نہین ہے

١٦ — ٨١

گئی محفل کی رونق داغ کے ساتھ
وہ بھی دم تھا غنیمت وہ نہیں ہے

مرا دین مان رہا ہون قضا کی آنیکی
بری گھڑی تھی دل مبتلا کے آنیکی

شب وصال نہ ٹھہری حیا کے آنیکی
کہ پھر کبھی نہیں یہ رات جا کے آنیکی

تمہارے دن ہین قیامت اوٹھا کے پھر لیگے
تمہاری عمر ہے نازو ادا کے آنیکی

دم اخیر مجھے اسکی کیا خوشی کم ہے
کہ دیکھی چال تری مسکرا کے آنیکی

شگاف چرخ سے ای آہ کیا ہوا حاصل
کہ اور راہ کھلی ہے بلا کے آنیکی

لگائے بیٹھے ہو مہندی عبث شب وعدہ
تمہین امید ہے رنگ حنا کے آنیکی

کرینگے صبح قیامت بھی انتظار بہت
کہ عادت آپکو ہے دن چڑھا کے آنیکی

وہ میری قبر پہ آتے ہین خوب بن ٹھن کر
یہی تو وجہ ہے خلق خدا کے آنیکی

جواب وصل ہے کیونکر نہو نہین شادی مرگ
خوشی بھی اور خوشی دلربا کے آنیکی

وہ سادہ دل ہون کہ تا وقت واپسین مجکو
ابھی ہوئی ہے بہت بیوفا کے آنیکی

مرا خیال تو آنے دیا نہ تمنے مگر
ہوئی نہ روک دل مبتلا کے آنیکی

شب فراق ہجوم بلا سے کیا مرنا
کہ راہ بند ہوئی تھی قضا کے آنیکی

مری بلا سے فرقت میں رات بھر نا شاد
مجھے تو عید ہے روز جزا کے آنیکی

بنا ہوں میں نفس واپسین نقاہت سے
نہ آگے جانیکی طاقت نہ جا کے آنیکی

رہی ہے منزل مقصود کا تھوڑی ہی دور
خبر نہ تھی مجھے سیل فنا کے آنیکی

۸۲ — ۱۵

ابھی تو کھیل ہیں اے داغ شوخیاں انکی
پھر آرزو میں کرو گے حیا کے آنیکی

دنیا میں کوئی لطف کرے یا جفا کرے
جب میں نہیں بلا سے مری کچھ ہوا کرے

اس جور پر وفا نکرے یا وفا کرے
میری جگہ نصیب سے تو ہو تو کیا کرے

آتے ہی انکو ہوش قیامت بپا ہوئی
مانگیں تمھیں کیوں نہ دعائیں کریں خدا کرے

کیوں اے ستم شعار وہ کہنا بھی یاد ہے
تجھسے دعا کرے تو خدا سے دعا کرے

لذت کو عشق کے غم جاوید چاہیے
تھوڑی سی زندگی ہے کہاں تک وفا کرے

گو وعدۂ دروغ کی بھی عمر ہو گئی
امید ہی نہیں جو کوئی التجا کرے

روز جزا کہیں نہ سوال و جواب میں
کچھ گفتگو ہمارے تمہارے ہوا کرے

اس التجا کے ساتھ کہا ہے حال دل | جیسے اخیر وقت مین کوئی دعا کرے
دل کسطرح سے جان بچائیگی عشق مین | پھر کچھ وفا کرے تو بھی بیوفا کرے
بیتاب زیر تیغ نہو وقت امتحان | دل کا غلام ہو جو تحمل ذرا کرے
منظور کسکو ہی جو اوٹھائے بلائے عشق | جب سر پہ آپڑے تو کہو کوئی کیا کرے
تجھکو پسند آگئی دیوانگی مری | تیری خوشی ہی کام کوئی کچھ کیا کرے
نخل تن مین ایک ثمر خوشگوار ہی | ایکاش تیغ یار ہی یہ پھل لیا کرے
معشوق بے نیاز ہی عاشق کو چاہیے | لب سے کری جو شکوہ تو دل سے دعا کرے

۸۳ — اس عشق مین کسیکا اجارا نہین ہے داغ
پروردگار جسکو یہ دولت عطا کرے — ۱۲

میری سمجھ مین جو رویا آدمی فہمیدہ ہے | ناصح عاقل بنا نا گرگ باران دیدہ ہے
جانتے ہین جاگنے والے فراق یار کے | فتنۂ روز قیامت فتنۂ خوابیدہ ہے
مین بھی تو دیکھوں نکلتا ہی پتنگا کسطرح | چارہ گر کی آنکھ مین میرا ان کا دیدہ ہے
کیوں کہیں کیونکر کہوں کس سے کہوں کیا کیا کہوں | آپکی کیا بات ہے جو بات ہے سنجیدہ ہے

تو نے رکھا ہی رقیب شررو کے دلپہ ہاتھ
آج کیون پھیکا ترا دست حنا لیدہ ہے

تیر جب بیٹھا مرے دلمین تو ازدہا ہو گیا
اس سے یہ ظاہر ہوا قاتل بہت سنجیدہ ہے

مین تو ان باتونکا قائل ہون مگر خط کا جواب
جسقدر ہی مختصر ہی چیدہ ہے پیچیدہ ہے

خاک مین اسنے ملایا مجکو پائے اسے
آج مین ہون اور یہ میرا دل تفیدہ ہے

زہر کھا کر ملگئے ہین خاک مین عاشق بہت
انگلیان ہین یکہ تو یا سبزہ روئیدہ ہے

خوب آتا ہی لگا لینا نگاہ یار کو
ایک سے ان بن ہی تو دوسر گزیدہ ہے

اوس ستمگر نے مرے پیغامبر سے یہ کہا
مر نہین جاتا اگر آزردہ ہے رنجیدہ ہے

۸۸
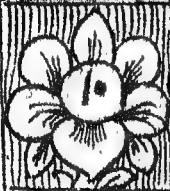
بہر نظارہ چلا ہی کوچۂ قاتل مین داغ
کس بلا کا ہی کلیجہ کس غضب کا دیدہ ہے

۱۰
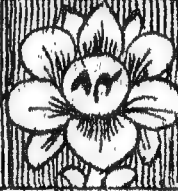
پیامی کامیاب آئے نہ آئے
خدا جانے جواب آئے نہ آئے

ترے غمزونکو اپنے کام سے کام
کسیکے دلکو تاب آئے نہ آئے

اوسے شرمائینگے ذکر عدو پر
یہ قسمت ہی حجاب آئے نہ آئے

تم آو جب سوار توسن ناز
قیامت ہمرکاب آئے نہ آئے

شمار اپنی خطاؤن کا بتا دون ... تمہین شاید حساب آئے نہ آئے

نئے خنجر سے مجکو ذبح کیجیے ... پھر ایسی آب تاب آئے نہ آئے

شب وصل عدو تیری بلا سے ... کسی مضطر کو خواب آئے نہ آئے

پیون گا آج ساقی سیر ہو کر ... میسر پھر شراب آئے نہ آئے

یہ جا کر پوچھ آ تو اوس سے دربان ... کہ وہ خانہ خراب آئے نہ آئے

٨٥ ... ١٨

نہ دیکھو داغ کا دیوان دیکھو
سمجھ مین یہ کتاب آئے نہ آئے

بعد مردن بھی خیال رخ قاتل ہی وہی ... جس سے ہم آنکھ چراتے تھے مقابل ہی وہی

عشق کا کوئی نتیجہ نہین جز درد و الم ... لاکھ تدبیر کیا کیجیے حاصل ہی وہی

چار دن پہلے جو تقدیر مین تھا اب وہ نہین ... ہم بھی ہم ہین وہی شوق ہی دل ہی وہی

خضر سے پوچھے کوئی عمر ابد کی تکلیف ... زندگی نام ہی جس چیز کا قاتل ہی وہی

مر گئے خسرو جمشید سے میکش لاکھون ... رونق ساغر و آرایش محفل ہی وہی

مانگے جائینگے دعا ہو گی نہ کب تک مقبول ... دیے جاے جو کبھی ٹلتا نہو سائل ہی وہی

رشک اغیار نے کیا دام میں ڈالا مجھکو
وہ ہیں پہلو میں یہ اندیشۂ باطل ہی وہی

طپش دل تہِ شمشیر نہ دیکھو دیکھو
جس سے قاتل بھی تڑپ جائے بسمل ہی وہی

دیکھکر مجمع اغیار یہ اونسے پوچھا
ہم جہان رہتے تھے دن رات یہ محفل ہی وہی

کام دنیا میں نکلتا نہیں آسانی سے
جسکو ہم سہل سمجھ لیتے ہیں مشکل ہی وہی

شور اوٹھتا ہی ہر اک سمت سے اک لیلے کا
قیس ہر دلکو سمجھتا کہ یہ محمل ہی وہی

بارِ احسان تو مرا دھیان اونہیں سہتا ہی
سب سے کہتے ہیں مرے جور کی قابل ہی وہی

بڑھ گیا سیروں لہو اونکو جو آتے دیکھا
خود نہ پہچان سکا میں کہ مرا دل ہی وہی

نام پاتے ہیں محبت میں جو مٹجاتے ہیں
جسکے ہونیکا گمان بھی نہ رہے دل ہی وہی

انتظار نفسِ باز پسین ہی ہر دم
سر منزل ہوں مگر دور سے منزل ہی وہی

حسرتونکی ہی تباہی سی تباہی یعنی
جسجگہ قافلے لٹتے ہیں یہ منزل ہی وہی

کیا بتونکی ہی نہ حورونمیں ادائیں ہونگی
آدمی کے لیے جنت میں بھی مشکل ہی وہی

۸۶ ۱۵

جو کہے داغ سیہ مست وہ لکھ لو دل پر
اس خرابات میں اک مرشد کامل ہی وہی

میری فریاد دوسرا نہ سنے ‏ — تم سنو اے بتو ان خدا نہ سنے

راز اپنا کبھی کہا نہ کسے ‏ — حال میرا کبھی سنا نہ سنے

خوب رو وہ جسے زمانہ کہے ‏ — گفتگو وہ جسے زمانہ سنے

غیر بھی گر کرے مری تعریف ‏ — تو بھی ہرگز وہ بیوفا نہ سنے

کیون سنے وہ شکایت بیداد ‏ — صفت خنجر ادا نہ سنے

اسلیے ہی پیامبر کی تلاش ‏ — مجھسے میرا وہ مدعا نہ سنے

سنکے دشنام پی گئے ناصح ‏ — کان وہ ہے جو ناروا نہ سنے

پہلے گالی وہان ہی پیچھے بات ‏ — اب سنے اوسکو کوئی یا نہ سنے

دوستی کیا اسیکو کہتے ہین ‏ — آشنائی جو آشنا نہ سنے

دیدہ و دل مین اسلیے ہی فرق ‏ — ایک کا ایک ماجرا نہ سنے

کیون نہ بنتا وہ صورت تصویر ‏ — مدعا تھا کہ مدعا نہ سنے

ہوش اوڑتے ہین دیکھکر اونکو ‏ — ایسے دیکھے پری لقا نہ سنے

سن سکے تیرے منہ سے کیا انکار ‏ — لن ترانی کی جو صدا نہ سنے

ہجر مین جو دعائین مانگین ہین | کوئی اللہ کے سوا نہ سنے

۱۶

داغ کو چین ہی نہین آتا
اوس سے جبتک برا بھلا نہ سنے

۱۵

فرقت کی شب یہ کام لیا دلکے داغ سے	ڈھونڈھا اجل کو تا بہ سحر اس چراغ سے
تفریح پہنچی پڑتی ہی اونکے دماغ سے	گلگشت کرکے آئے ہین دشمن کے باغ سے
کہاتے ہین داغ دوست مرے دلکے داغ سے	سچ ہی چراغ ہوتا ہی روشن چراغ سے
اللہ ری غرور و نزاکت مزاج کی	اپنی بھی لف سونگھتے ہین کس دماغ سے
توبہ تو کر چکا ہون مگر اب بھی شوق ہے	خالی صراحی و خم و جام و ایاغ سے
شہ رگ سی پاس پھر اوسکا مقام دور	ہرجائی اوسے پہر نہین ملتا سراغ سے
گر بعد مرگ وسعت دل ہو نصیب ہین	کنج لحد بھی کم نہو کنج فراغ سے
فرہاد و قیس ایک جنون مین ہین مبتلا	دامان کوہ بستہ ہی دامان راغ سے
بوئے وفا بھی آئی تو ہوتا ہی درد سر	کیونکر نبھیگی اوس بت نازک دماغ سے
پیتے ہین یہ خاک بھی رندان بادہ کش	گرتی ہی جب شراب چھلکر ایاغ سے

فریاد عندلیب کو سمجھے مری فغان — گھبرائے منہ بنائے وہ آتے ہین باغ سے

دل بجھ گیا ہی اوسکی تجلی کے سامنے — خورشید وماہ واختر وشمع وچراغ سے

ہر شان مین نشان ہی ہر رنگ مین ظہور — آوارہ مین ہوا ہون کسیکے سراغ سے

ہر وقت تازہ فقرہ ہی اونکی زبان پر — ہر دم نئی اونڈتی ہی اونکے دماغ سے

۸۸

دنیا مین ایسے لوگ مصیبت زدہ کہان
روئے ہم آج خوب گلے ملکے داغ سے

۱۲

آرزو یہ ہی کہ نکلے دم تمہارے سامنے — تم ہمارے سامنے ہو ہم تمہارے سامنے

حشر کے دن بھی ہو شرح غم تمہارے سامنے — سب خدا کے سامنے ہون ہم تمہارے سامنے

آہ لب پر آئے تھم تھم کر کہ تم گھبرا نجاؤ — درد دل مین ہو مگر کم کم تمہارے سامنے

روبرو میری بٹھایا جسطرح سے غیر کو — ہو نہین اک فتنۂ عالم تمہارے سامنے

بعد میری روئیگا سارا زمانہ دیکھنا — دھوم سے ہوگا مرا ماتم تمہارے سامنے

آئی ہی کیا میری شامت آئی ہی کیا میری موت — مین کرون اظہار درد و غم تمہارے سامنے

قتل کر ڈالو ہمین یا جرم الفت بخش دو — لو کھڑے ہین ہاتھ باندھے ہم تمہارے سامنے

واعظو تمکو نہو زندان جنت کا یقین
خود کہین گر حضرت آدم تمہارے سامنے

اک تمہاری چپ مین سو اعجاز دیکھے ہین تو
دم بخود ہی عیسیٰ مریم تمہارے سامنے

اب مسیحا کی وہ دن بھی یاد ہین جب چھپ گئے
آگیا جب کوئی نامحرم تمہارے سامنے

حال دلمین کچھ نہو تاثیر یہ ممکن نہین
کوئی اتنا ہو کہے ہر دم تمہارے سامنے

۸۹ ۱۶

مجکو اوس سر کی قسم ابتک وہی ہے اضطراب
داغ مضطر کا جو تھا عالم تمہارے سامنے

پھر کہین چھپتی ہے جب ظاہر محبت ہو چکی
ہم بھی سودائی ہوئے اونکی بھی شہرت ہو چکی

دیکھکر آئینہ اپنی آپ وہ کہنے لگے
شکل یہ پریونکی یہ حورونکی صورت ہو چکی

غیر کے آگے تو کی ہوگی برائی کسقدر
میرے منہ پہ بارہا میری شکایت ہو چکی

مر گئے ہم مر گئے اس ظلم کی کچھ حد بھی ہے
بیوفائی ہو چکی اے بیمروت ہو چکی

کیا ہمارا جرم ٹھہرا کیا سنا عذر گناہ
وائے حسرت ایکہی دن مین قیامت ہو چکی

کیون ہوے غمگین تھا کچھہ رشتہ گر رقیب
آؤ ملجاؤ گلے بس اب ندامت ہو چکی

کثرت ناز و ادا نے صبر کی فرصت نہ دی
دوسری برپا ہوئی جبتک قیامت ہو چکی

پیچ بھی اسطرح کا ہو تو ہے کچھ دل لگی | وہ مصیبت پھر نہ آئے جو مصیبت ہو چکی

کیا مزا ہی اونکو اپنی شوخی تقریر کا | جھک پڑے غیروں پہ جب مجھپر عنایت ہو چکی

ہم بدلجائینگے کیا قسمت بدلجائیگی کیا | جب نہ دنیا میں ہوئی عقبی میں راحت ہو چکی

تیرے جلوے سے نہ بچ جائے کلیجا تھام کر | حشر تک انسان کی یہ تاب و طاقت ہو چکی

عہد سے ضد سے قسم سے قول سے تکرار ہے | دل دیا اونکو مگر خوب حجت ہو چکی

ہمسے دیوانوں سے کترا کر چلے ناصح کیوں | جانتا ہے وہ کہ ایسوں کو نصیحت ہو چکی

اے دل مشتاق کافی ہے سہارا اسقدر | کیا نہوگا وصل جب صاحب سلامت ہو چکی

اوسکی محفل میں رسائی بھی ہوئی تو کیا ہوا | ہم گئے اوسوقت جب برخاست صحبت ہو چکی

٩٠ اسمیں میں شعر کہنے کا مزا پاؤ گے داغ
ابتو جو ہونی تھی اے حضرت سلامت ہو چکی ٣٠

کو دل آزار ہو اچھوں کا خیال اچھا ہے | سو بلاؤں سے پھر ایمان وصال اچھا ہے

یہ تری چشم فسونگر میں کمال اچھا ہے | ایک کا حال برا ایک کا حال اچھا ہے

تاک کر دلکو وہ فرماتے ہیں مال اچھا ہے | یہ خدا کی قسم انداز سوال اچھا ہے

رو سیاہی خط عارض کی ہٹی پر ہین
کیا قیامت ہی کہ کافر کا مآل اچھا ہے

فکر ہی وا ور محشر نہ توجہ سے سنئے
غیر کے نامۂ اعمال مین چال اچھا ہے

مول لی لیتے ہین عشق دریغ شب وصل مین ہم
کثرت عیش مین تھوڑا سا ملال اچھا ہے

تنگ ہمت ہی اگر دولت کونین ملے
جو نہ پورا ہو کسی سی وہ سوال اچھا ہے

چھان لی ہمنے جہان گذرانگی گذری
ساری بازار مین اک تو ہی نہال اچھا ہے

عوض نقل وگزک اسکو چبا لیتا ہون
سو نہ تھا سو نہ سہی پر جام سفال اچھا ہے

وہ عیادت کو مری آتے ہین لو اور سنو
آج ہی خوبی تقدیر سے حال اچھا ہے

طائر قبلہ نما کو ہے حیات جاوید
زندگانی کا مزا ہے پر و بال اچھا ہے

آنکھ صیاد کی لاکھو نمین پڑیگی اے اسیر
آشیان جسپہ پھرا ہو وہ نہال اچھا ہے

مرض عشق کی صحت کیے اوٹھائے الزام
ہم مری جاتے ہین جسپر وہ نہال اچھا ہے

آگئی غیر کی مطلب مین کہانسے خوبی
وہ مری دل مین ہی جو حرف سوال اچھا ہے

اور تو کیا تری تصویر بھی تجھسی یہ کہے
واقعی مجھسے ترا حسن جمال اچھا ہے

بد دعا لگ گئی کیا تیری مریض غم کی
چارہ گر کہتے ہین بیمار کا حال اچھا ہے

گریۂ شب سے جو تاثیر کی امید بندھی
ہنس کے تقدیر پکاری کہ خیال اچھا ہے

آپکی جسمیں ہو مرضی وہ مصیبت بہتر
آپکی جسمیں خوشی ہو وہ ملال اچھا ہے

جو نگاہوں میں ادا ہو وہ جواب دل ہے
جو اشاروں میں ہو پورا وہ سوال اچھا ہے

۹۱

داغ تم اور پڑھو شعر ابھی چپ نہ رہو
کہ یہاں مجمع ارباب کمال اچھا ہے

۲۲

غیر کے نام سے پیغام وصال اچھا ہے
چھیڑ کا جسمیں مزا ہو وہ سوال اچھا ہے

کبھی کہتا ہوں محبت کا مآل اچھا ہے
کبھی کہتا ہوں جو اب ہے وہی حال اچھا ہے

یہ بھی کہتے ہو کہ بیچین کیا کسنے تجھے
یہ بھی کہتے ہو مرا حسن و جمال اچھا ہے

دل تو ہم دینگے مگر پیشتر اتنا کہدو
ہجر اچھا ہے تمہارا کہ وصال اچھا ہے

یہ تو بہتر ہے کہ دنیا میں ہو عقبی کا خیال
کچھ تو عقبے میں بھی دنیا کا خیال اچھا ہے

یہی دولت کا مزا ہے کہ اڑیں گلچھرے
ہاتھ آتے ہی جو اڑ جائے وہ مال اچھا ہے

صلح دشمن سے بھی کر لینگے تری خاطر سے
جسطرح جسسے ہو غرض رفع ملال اچھا ہے

اک مکان میں ابھی کہہ آئے ہیں ہم اپنا دل
دوسرے سبکو بتاتے ہیں وہ مال اچھا ہے

کیا وہ غارت گر دین حشر مین اوٹھ جائیگا — ہر مسلمان کا سنتے ہین مآل اچھا ہے

روز بد بھی نہین تا غم محبت مین نجات — موت جس سال مین آئے وہی سال اچھا ہے

اپنی تعریف کے چرچے ہوا گر جانے دو — چشم بد دور ہمارا ہی جمال اچھا ہے

لوگ کہتے ہین بھلائی کا زمانہ نہ رہا — یہ بھی کہدین کہ برائی کا مآل اچھا ہے

رقم شوق کی تاثیر سے اوڑنا بہتر — طائر نامہ رسا کے لئے پر و بال اچھا ہے

ایسے بیمار کی افسوس دوا ہو کیونکر — ابھی دم بھر مین ابھی ہی ابھی حال اچھا ہے

دیکھنے والونکی حالت نہین دیکھی جاتی — جو نہ دیکھے وہی مشتاق جمال اچھا ہے

یاد کہا دو جبھی تم پاؤن کا ناخن اپنا — یا یہ کہدو کہ مہ ناخن سے ہلال اچھا ہے

تم نہین اور سہی دلکے طلبگار بہت — سو خریدار ہین موجود جو مال اچھا ہے

دلمین تو خوش ہین تسلی کو مری کہتے ہین — آپ مر جائیگے نہین آپکا حال اچھا ہے

باغ عالم مین کوئی خاک پھلے پھولے گا — برق گرتی ہے اوسی پر جو نہال اچھا ہے

عرصۂ حشر مین سب ہوگئے خواہان اوسکے — لوگ کہتے ہین اشاروں سے یہ مال اچھا ہے

ہمسے پوچھے کوئی دنیا مین ہے کیا شی اچھی — رنج اچھا ہے غم اچھا ہے ملال اچھا ہے

۹۲ ۹

آپ چھپتا ہیں نہیں چور سے تو یہ نکمین
آپ گھبرائیں نہیں داغ کا حال اچھا ہے

یوں چلیے راہ شوق میں جیسے ہوا چلے
ہم بیٹھ بیٹھ کر جو چلے بھی تو کیا چلے

بیٹھے اداس اٹھے پریشان خفا چلے
پوچھے تو کوئی آپ سے کیا آئے کیا چلے

آئینگی ٹوٹ ٹوٹ کے قاصد پر آفتیں
غافل ادھر ادھر بھی ذرا دیکھتا چلے

ہم ساتھ ہو لیے تو کہا اس نے غیر سے
آتا ہے کون اس سے کہو یہ جدا چلے

بالیں سے میری آج وہ یہ کہکے اٹھ گئے
اس پر دوا چلے نہ کسیکی دعا چلے

موسیٰ کی طرح راہ میں پوچھی نہ راز دوست
خاموش خضر ساتھ ہمارے چلا چلے

افسانۂ رقیب بھی لو بے اثر ہوا
بگڑی جو بیچ کہیں سے وہاں جھوٹ کیا چلے

رکھا دل و دماغ کو تو روک تھام کر
اس عمر بیوفا پہ مرا زور کیا چلے

بیٹھا ہی اعتکاف میں کیا داغ روزہ دار
اک ... ہے کو پھر خدا چلے

۱۳

[illegible]

غیر کا شکوہ بھی سنتا ہی تو کس لطف کے ساتھ
اوسنے تعریف کا عنوان کہاں جاتا ہے

وہ بھی دن یاد ہین یہ کہکے مناتے تھے مجھے
آؤ صدقے مین ترے قربان کہاں جاتا ہے

باغ فردوس مین حورون نے بھی دل لوٹ لیا
جو ہی تقدیر کا نقصان کہاں جاتا ہے

پاؤن سے میری بیابان کہان چھٹتا ہے
ہاتھ سے میرے گریبان کہاں جاتا ہے

غیر جاتا تھا وہان مینے یہ کہکر روکا
تجھسے کچھ جان نہ پہچان کہاں جاتا ہے

در فردوس سے ممکن ہی کہ دربان ٹلجاے
اوسکے دروازے سے دربان کہاں جاتا ہے

ہجر کے دن کی مصیبت تو گذر جائیگی
وصل کی رات کا احسان کہاں جاتا ہے

روٹھکر بزم سے اوٹھا تو نہ روکا مجھکو
نہ کہا اوسنے کہا مان کہاں جاتا ہے

بند کرتے ہو جو ہاتھون سے تم آنکھیں میری
کیا کہون مین کہ مرا دھیان کہاں جاتا ہے

بزم سے آنکھ چرا کر جو چلا مین تو کہا
ٹھہر او چور بد اوسان کہاں جاتا ہے

آرزو وصل کی ہوتی ہی سوا بعد وصال
جان جاتی ہی پہ ارمان کہاں جاتا ہے

۹۴ داغ تمنے تو بڑی دھوم سے کی تیاری
آج یہ عید کا سامان کہاں جاتا ہے ۱۸
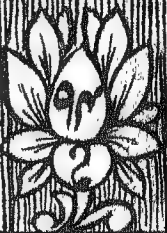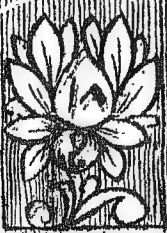
کچھ وہ سرگرم سخن نام خدا ہونے لگے
اب خدا اچھا ہے تو مطلب بھی ادا ہونے لگے

وہ نگہ زاہد کی دل سے آشنا ہونے لگے
سیر تو جب ہے کہ دو فی یمن پارسا ہونے لگے

غیر کے منہ کو پر میرا اگر دیکھنا تھا بجا
ٹھہر ٹھہر سنبھلو سنبھلو کیا سے کیا ہونے لگے

میں ہی چوکا میں نے ظاہر کر دیا انداز عشق
اس وش سے سیکڑوں ان پر فدا ہونے لگے

جب شب فرقت اٹھائے میں نے کچھ سختیاں
درد او ٹھکرائے تو شانوں سے جدا ہونے لگے

سخت گردش نا امیدی ہمسفر منزل بعید
عاقبت تھک تھک کے پاؤں بار پا ہونے لگے

سلب کیسے یا الٰہی آسمان کا اختیار
جب کبھی معشوق سے وعدہ وفا ہونے لگے

شکوہ نا آشنائی نے بڑھایا اور رشک
میری ضد سے وہ تو سب سے آشنا ہونے لگے

المدد آشفتہ ابتدائے عشق ہے
اب سنبھالو ہم گرفتار بلا ہونے لگے

شکوہ آزردگی سن کر کہا تو یہ کہا
کیا غرض کیا واسطہ ہم کیوں خفا ہونے لگے

اب گئے موقوف بس دم آگیا پیارے آگیا
تھوڑی تھوڑی دیر میں ہم اور ملقا ہونے لگے

مو قیامت کی گھڑی وہ موت کا ہو سامنا
جب کوئی معشوق سے مل کر جدا ہونے لگے

بیٹھے ہیں پڑھ کر ہم بستر پہ لنسو چھیڑ چھاڑ
کیا مزا رہتا ہے جب ہم مبتلا ہونے لگے

ہاے اوسکی فکر اوسکی بیقراری اوسکی یاد
خلق کے جب نامۂ اعمال وا ہونے لگے

اضطراب شوق کا عالم کہون کیا اوس گھڑی
جب کسی کافر کے وابند قبا ہونے لگے

میہمانون کو بلاتے ہین خوشی کیواسطے
تم تو آتے ہی بگڑ بیٹھے خفا ہونے لگے

غیر اچھا ہین یہ یونہی سہی بس چپ رہو
رفتہ رفتہ یہ تو حجت سوا ہونے لگے

۹۵

داغ مین پرچا ہی لونگا باتون باتون مین اونہین
شرط یہ ہی میرا اونکا سامنا ہونے لگے

۲۱

لیکے دل کہتی ہو کیون دینے سے اب جلنے کے لیے
ملگیا خوب بہانا یہ مچلنے کے لیے

باغ عالم مین ہین سب پھولنے پھلنے کے لیے
ورنہ کیا داغ تری طرح سے جلنے کے لیے

او نہین فرصت بھی ملی گھر سے نکلنے کے لیے
دو پہر چاہیے پوشاک بدلنے کے لیے

تیرا غصہ ہو کہ ہو میری طبیعت ظالم
یہ بلائین نہین آئین کبھی ٹلنے کے لیے

اپنی تصویر ہی وہ کاش مجھے بھجوا دین
مشغلہ چاہیے کوئی تو بہلنے کے لیے

چھیڑ کر تذکرۂ غیر کہین کیا تجھسے
چھینٹے ہین یہ تری آنکھہ بدلنے کے لیے

شوخی و شرم و ادا مین تری چھریان ہین
ایک چلنے کے لیے ایک نہ چلنے کے لیے

آتش رشک عدو خاک کریگی ہمکو | لاگ کی آگ ہی ہوتی ہی جلنے کے لیے

کوششی کی نہ دوا کونسی مانگی نہ دعا | ہمنے کیا کیا نہ کیا اپنے سنبھلنے کے لیے

ہی بجا رشک تو اوسے رشک کہ بہتر ہین | حسن یوسف نہ ملے رنگ نکلنے کے لیے

ہاتا پائی بھی شب وصل تھی ضد بھی تھی اونہین | ہاتھ چلنے کے لیے پانون مچلنے کے لیے

ابر کیا سبز کرے مجھہ شجر سوختہ کو | آب حیوان ہو مرے پھولنے پھلنے کے لیے

چارہ گر زندہ رہیگا تو کریگا تدبیر | چاہیے عمر خضر میرے سنبھلنے کے لیے

وصل دشمن کی گھڑی تھی کہ ہوا اپنا وصال | ساعت اچھی نکلی جان نکلنے کے لیے

جنبش لب کو دیتی ہی وہ انگشت تہ بین | موجزن چشمۂ حیوان ہے ابلنے کے لیے

غم کی دیوار کھڑی ہوگئی دلکے اندر | میرے ارمان تھے بیٹھے ہین نکلنے کے لیے

ہین کلیجے سے ملون سرسے ملون لیے ملون | اپنی تلوار مجھے دیجیے ملنے کے لیے

خاک ٹھہری تری کوچہ مین کوئی ای قاتل | مستعد نقش کف پا بھی ہے چلنے کے لیے

کہائے جاتا ہی مجھے خنجر خونخوار ترا | ہے ادا گلنے کے لیے ہی کہ نگلنے کے لیے

تو مری لاش کو ٹھکرا کے چلا ای مست شباب | ٹھوکرین کہاتا ہی انسان سنبھلنے کے لیے

۹۶ بزم اغیار میں تم چھپ کے نہ بیٹھو اے داغ

طور کے پہلو میں اک بتخانہ ایسا چاہیے

عشق میں اے ہمت مردانہ ایسا چاہیے

دوست کوئی عاقل و فرزانہ ایسا چاہیے

دیکھنا کس لطف سے کرتا ہوں اپنی واردات

دلربا کہلائے دل آزار ایسا ڈھونڈ لیے

ایک قطرہ بھی نہ اے ساقی ملے کم ظرف کو

دل مرا اہل وطن سے ہی بہت کھٹکا ہوا

وصل لیلیٰ قیس کی تصویر وہ نادم ہوے

وصل اسے قتل کر مجکو مرے سر کی قسم

تیر تیرا دل میں وہ رکھ کھینچا کس کس طرح

دل لیا تو کیا لیا جرم وفا پر آسے

دل جلو نکے سوز کا ہوا اثر وہ تو جگہ

۲۶ چاند چھپنے کو لیے ہے گر نکلنے کے لیے

شور اٹھے جلوۂ جانانہ ایسا چاہیے

یہ کہ اپنا ہو یا بیگانہ ایسا چاہیے

جو کہے اوس سے ستم ہے جانا ایسا چاہیے

داور محشر سنے افسانہ ایسا چاہیے

آشنا کہیے جسے بیگانہ ایسا چاہیے

انتظام بادہ و پیمانہ ایسا چاہیے

خار تک جس میں نہ ہو ویرانہ ایسا چاہیے

جیسے جب چھیڑا انہیں دیوانہ ایسا چاہیے

سب کہیں انداز معشوقانہ ایسا چاہیے

کر کے ملکر دغا بیگانہ ایسا چاہیے

دی سکون جسکو نہ میں جس خانہ ایسا چاہیے

گرم ہو کونین آتشخانہ ایسا چاہیے

بیوفائی تم کرو نا آشنائی تم کرو — تمکو ایسا چاہیے حاشا نہ ایسا چاہیے

چشم پرخون پیچکے ہین ہم جو ادہ بادہ نوش — اور کیسا چاہیے پیمانہ ایسا چاہیے

دیکھکر چاہت مری کہتے ہین سب اہل نظر — گل کو بلبل شمع کو پروانہ ایسا چاہیے

بھیس بدلے حضرت زاہد ہین جو ہی چھپے — شہر مین پوشیدہ اک مےخانہ ایسا چاہیے

دستِ مژگان سے کرون کنگھی تمہاری زلف مین — ایسے موے عنبرین مین شانہ ایسا چاہیے

یار اگر نغمونسے ہو لبریز وہ نالون سے گرم — عیش خانہ ہو کہ ماتم خانہ ایسا چاہیے

چاہنے والونسے کم ہوتی نہین چاہت کبھی — چاہیے تو چاہیے یہ کیا نہ ایسا چاہیے

گونج اٹھے گنبد گردون وہلجاے زمین — میکشو نکا نالہ مستانہ ایسا چاہیے

نامۂ اعمال مجھسے چھینکر محشر مین وہ — کہتے ہین اپنے لیے افسانہ ایسا چاہیے

جبر پہ ہو صبر الفت مین جفا پر ہو وفا — تجکو تو اے ہمت مردانہ ایسا چاہیے

ہجر مین اوس شمع رو کا دل جلا فرقت مین بھی — جو اندھیرے مین جلے پروانہ ایسا چاہیے

طور پر ہم بھی گئے تھے کچھ نظر آتا اگر — تو یہ کہتے جلوۂ جانانہ ایسا چاہیے

اس بہاشتی کہا مین لگا نقشہ ہم او نہین — ہمکو اک ٹوٹا ہوا پیمانہ ایسا چاہیے

۹۷ ۹
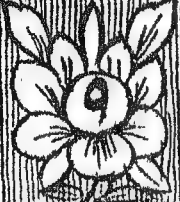
خوب جی بھر کر سنا پہلے تو قصہ داغ کا
پھر کہا دل تھام کر افسانہ ایسا چاہیے
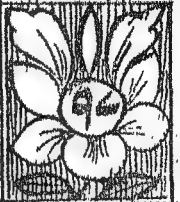
آج اونکے بھید اس صورت سے ظاہر ہو گئے
غیر کا منہ کو رآیا تھا کہ تر بھر ہو گئے

دیکھتے ہی شکل ہم از دلسے ماہر ہو گئے
پھر نہ وہ ٹالی ٹلے جس بات کے سر ہو گئے

چال انکی دیکھنا گویا بڑے مظلوم ہین
سب سے پہلے عرصۂ محشر مین حاضر ہو گئے

ڈھلکی شب تھی سرا دلمین کیا کیا ذوق شوق
صبح کے ہوتے ہی رخصت سب مسافر ہو گئے

حضرت ناصح نے یکدم یہ اچھی چال کی
محتسب سے جا ملے رندونکے مخبر ہو گئے

کیون قسم کھاتے ہو اب ہمکو نہین تمسے ملال
وہ کہے دیتی ہے چتون تم خفا پھر ہو گئے

ہمنے تو بچپنے دیکھے چاہنے والے ترے
رفتہ رفتہ جان بحق سب اول آخر ہو گئے

شکوہ کرنا تو خدا جانے وہ کیا کرتے غضب
ہمنے کی تعریف وہ اولٹی مرے سر ہو گئے

۹۸ ۱۵
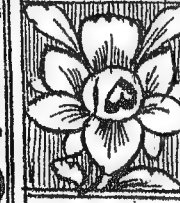
داغ تم آئی تھی بزم عیش مین خوش خوش ابھی
کیا ہوا کسواسطے افسردہ خاطر ہو گئے

جب مے لالہ فام ہوتی ہے
مجھکو توبہ حرام ہوتی ہے

یہ بھی طرز خرام ہوتی ہے — ساری دنیا تمام ہوتی ہے

خوبرو وہ ہے جسکی خو اچھی — شمع صورت حرام ہوتی ہے

توڑتا ہے اوسیکو وہ گلچین — جو کلی دل کی خام ہوتی ہے

دل ہی دل مین ترے رقیبون سے — گفتگو لا کلام ہوتی ہے

صبح ہونے تو دو چلے جانا — شب کی نیت حرام ہوتی ہے

کیا خوشی ہی کہ میرے پہلو مین — دعوت خاص عام ہوتی ہے

حرف مطلب کہا نہین جاتا — بات اونسے مدام ہوتی ہے

نہین کسی مین بھی ہے تیری شبیہ — تجھسے کب ہمکلام ہوتی ہے

یہ سنا ہی کہ برہمن سے بھی — شیخ کی رام رام ہوتی ہے

دم آخر تو کچھ مری سن لو — آج حجت تمام ہوتی ہے

تیرا وعدہ ہے کس قیامت کا — رات دن صبح و شام ہوتی ہے

ہجر کا دن ڈھلے تو ہم جانین — صبح کے بعد شام ہوتی ہے

غیر جتنی برائی کرتے ہین — وہ ہمارے ہی نام ہوتی ہے

۹۹ — ۱۵

پہلے اے داغ کچھ نہ ہوش آیا
دل کی اب روک تھام ہوتی ہے

شبنم سی شب ہجر کی ظلمت نہین جاتی
سو شوپڑین تو بھی یہ نکہت نہین جاتی

آئی ہوئی عاشق کی طبیعت نہین جاتی
آتی ہے تو آکر یہ قیامت نہین جاتی

کھاتی ہے پس مرگ تسے ہجر کے خنجر
دنیا سے کوئی روح سلامت نہین جاتی

سر جاتا ہے سر سے ترا سودا نہین جاتا
دل جاتا ہے دل سے تری الفت نہین جاتی

اللہ سے محشر مین کہونگا تری آگے
مجبور ہون مین اسکی محبت نہین جاتی

دل تو انہین شرم سہی منہ سے تو بولے
جب شرم گئی وصل کی حجت نہین جاتی

ہے عمر رواں اوسکو بھی ہمراہ لیے جا
تو جاتی ہے ولے مری حسرت نہین جاتی

زاہد یہ اگر پستہ ہے مسجد سے تو کیا ہے
کچھ اس سے تو میخانہ کی عظمت نہین جاتی

ہر چند بلا ہے مگر اسمین بھی وفا ہے
گھر غیر کی میری شب فرقت نہین جاتی

آئینہ ہی اب ہنسنے لگا آپکے آگے
کہہ سکتی ہین ہنس دیکھے کی الفت نہین جاتی

فتنہ بھی ہے پامال تری راہ گذر مین
دو چار قدم اوٹھکے قیامت نہین جاتی

ملجاتین ہین خود خاکمین ہم فرق ہی اتنا — ولیسے تو ہمارے بھی کدورت نہین جاتی

جاتی ہی مری جان یہ مین کہہ نہین سکتا — جبتک اسی تم وہ نہ اجازت نہین جاتی

سو جاتی ہین وہ اٹھ اٹھکے جگانے سے شب وصل — ان نیند بھری آنکھونکی غفلت نہین جاتی

١٠٠ اے داغ برا مان نہ تو اسکے کہے کا — معشوق کی گالی سے تو عزت نہین جاتی ١٨

جانے سے تو ہمانکی عزت نہین جاتی — تو جاتی رہی یا اے شب فرقت نہین جاتی

بیٹھے ہین عجب شان سے وہ بزم عدو مین — اٹھتی ہی مری ساتھ قیامت نہین جاتی

دیگا نہ کوئی ٹھوکرین کھانیکی گواہی — ہمراہ مری حشر مین تربت نہین جاتی

سونے سے بھی مٹتا ہی کہین شوق نظارہ — آنکھین بھی گئین تو بھی حسرت نہین جاتی

دم بھر مرے قابو مین طبیعت نہین آتی — اللہ کسیوقت یہ حالت نہین جاتی

رہی وصل کے بعد انکو گمان اور کسیکا — لو ایسی صفائی مین کدورت نہین جاتی

وہ اسکے مری قبر پہ یہ لکھ گئے مصرع — کافر تجھے دنیا کی محبت نہین جاتی

فرہاد کے مرقد سے یہ آتی ہین صدائین — بیجا کسی شخص کی محنت نہین جاتی

اٹھے ہیں جو عالم میں وہ مٹ جاتے ہیں فتنے — کافر تری آنکھوں کی شرارت نہیں جاتی

کیوں دختر رز کو ہے شیخ سے پرہیز — کعبے کو بھی یہ صاحب حسرت نہیں جاتی

کیا دیکھ لیا عہد سکندر میں الٰہی — آئینے کے منہ سے کبھی حیرت نہیں جاتی

شرما کے قسم کھا کے ابھی عہد کیا تھا — پھر ظلم کیا آپکی عادت نہیں جاتی

کہتے ہیں تجھے دیکھکے سب اہل محبت — اسطرح تو قابو سے طبیعت نہیں جاتی

غم سہتے ہیں پر لب پہ شکایت نہیں آتی — دلگیر بہت ہیں پر تیری محبت نہیں جاتی

ہم چاہ کو چھپاتے ہیں اوس دلنشین کو — آنکھوں سے کسی طور وہ صورت نہیں جاتی

وہ جور و جفا کرکے وفا کر نہیں سکتے — اس راہ سے اوسکی طبیعت نہیں جاتی

تعریف ستم سے بھی انہیں ہم بنے ہیں — کیوں شکر کیا آپکی شکایت نہیں جاتی

١٥١

ای داغ سلامت رہیں مہمان ہمارے
جو آتی ہے آفت کہ مصیبت نہیں جاتی

٨

اوسکی چتون نظر میں پھرتی ہے — اک چھری سی جگر میں پھرتی ہے
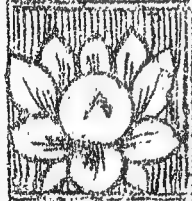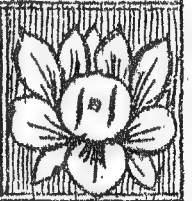
آہ ہر دم سفر میں پھرتی ہے — یہ تلاش اثر میں پھرتی ہے

نالہ کرتا ہون تو مری آواز — گو بجتی اونکے گھر مین پھرتی ہے

نہ ملا بعد مرگ بھی آرام — روح اوس رہگذر مین پھرتی ہے

وہ دم رقص گردشین اوسکی — ایک پھرکی نظر مین پھرتی ہے

نہ ملے گا وہ جستجو سے کہین — خلق کس دربدر مین پھرتی ہے

اوسکے آگے زبان مشکل سے — دہن نامہ بر مین پھرتی ہے

۱۰۳ آمد آمد ہے آج کسکی داغ — یہ سفیدی جو گھر مین پھرتی ہے ۱۰۴

شب ہجران نہین غیرونکی چاہت ایسی ہوتی ہے — خدا کی شان ہے ایسونکی حالت ایسی ہوتی ہے

جب آنکھ اوس سے لگاتا ہون تو چپکے چپکے ہنسکر — تری تصویر بھی کہتی ہے صورت ایسی ہوتی ہے

کیا نظارہ بزم غیر مین اوس حسن طلعت کا — یہ کیا معلوم تھا دوزخ مین جنت ایسی ہوتی ہے

نہ نکلے عالم بالا تک ایسا چاند سا چہرہ — انہین کافر تو نہین ایک صورت ایسی ہوتی ہے

ابھی تو کھیل سمجھے ہو مگر اک دن دکھا دینگے — قیامت اسکو کہتے ہین قیامت ایسی ہوتی ہے

ہماری شکل تیرے غم مین پہچانی نہین جاتی — بگڑ جاتی ہے صورت بھی مصیبت ایسی ہوتی ہے

کفن سے منہ مرا جب کھولکر دیکھا تو وہ بولے
ہمارے چاہنے والونکی صورت ایسی ہوتی ہے

کہو تو ہم نہ کہتے تھے نہ دیکھو آئینہ دیکھو
بنا دیتی ہے دم بھر مین حیرت ایسی ہوتی ہے

ترا دل سنگدل پگھلے تو جب تجکو یقین آئے
کہ اوسکی شان ایسی اوسکی قدرت ایسی ہوتی ہے

بھری محفل مین غیرونسے اشارے یون مرے گے
مروت آنکھ کی ای بیمروت ایسی ہوتی ہے

وہ دیتے ہین تسلی اور پہر تسکین نہین ہوتی
کبھی بیچین یہ کافر طبیعت ایسی ہوتی ہے

مجھے وہ دیکھتے ہی دور سے منہ پھیر لیتے ہین
جو ہوتی ہے تو اب صاحب سلامت ایسی ہوتی ہے

غضب مین جان ہے ہر بسونکی شکوے بھول جاتا ہون
کبھی دو چار دن اونکی عنایت ایسی ہوتی ہے
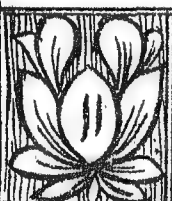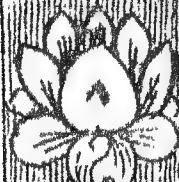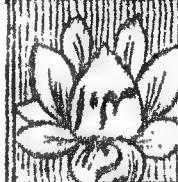
۹۳ ذرا سی بات پر اے داغ تم اونسے بگڑ بیٹھے
اسی کا نام الفت ہے محبت ایسی ہوتی ہے ۱۱
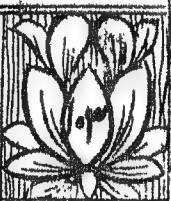
آپکا اعتبار کون کرے
روز کا انتظار کون کرے

ذکر مہر و وفا تو ہم کرتے
پر تمہین شرمسار کون کرے

جو ہوا اوس چشم مست سے بیخود
پھر اوسے ہوشیار کون کرے

تم تو ہو جان اک زمانے کی
جان تم پر نثار کون کرے

آفت روزگار جب تم ہو — شکوہ روزگار کون کرے

اپنی تسبیح رہنے دے زاہد — دانہ دانہ شمار کون کرے

ہجر میں زہر کھا کے مرجاؤں — موت کا انتظار کون کرے

آنکھ ہے ترک زلف ہے صیاد — دیکھیں دل کا شکار کون کرے

غیر نے تمسے بیوفائی کی — یہ چلن اختیار کون کرے

وعدہ کرتے نہیں یہ کہتے ہیں — تجھکو امیدوار کون کرے

داغ کی شکل دیکھکر بولے

ایسی صورت کو پیار کون کرے

رنج کی جب گفتگو ہونے لگی — آپ سے تم تم سے تو ہونے لگی

چاہیے پیغامبر دونوں طرف — لطف کیا جب دو بدو ہونے لگی

میری رسوائی کی نوبت آگئی — انکی شہرت کو بکو ہونے لگی

ہے تری تصویر کتنی بیحجاب — ہر کسیکے روبرو ہونے لگی

غیر کی ہوتی بھلا اس شام وصل — کیوں ہمارے روبرو ہونے لگی

نا امیدی بڑھ گئی ہے اسقدر ۔ آرزو کی آرزو ہونے لگی
ابکی ملکر دیکھیے کیا رنگ ہو ۔ پھر ہماری جستجو ہونے لگی
۱۰۵ داغ اترائے ہوئے پھرتے ہین آج ۔ شاید انکی آبرو ہونے لگی ۱۸

نا روا کہیے نا سزا کہیے ۔ کہیے کہیے مجھے برا کہیے
تجھکو بد عہد و بیوفا کہیے ۔ اپنے جھوٹے کو اور کیا کہیے
درد دل کا نہ کہیے یا کہیے ۔ جب وہ پوچھے مزاج کیا کہیے
پھر نہ رکیے جو مدعا کہیے ۔ ایک کے بعد دوسرا کہیے
آپ اب میرا منہ نہ کھلوائین ۔ یہ نہ کہیے کہ مدعا کہیے
وہ مجھے قتل کرکے کہتے ہین ۔ مانتا ہی نہ تھا یہ کیا کہیے
دلمین رکھنے کی بات ہے غم عشق ۔ اسکو ہرگز نہ برملا کہیے
تجھکو اچھا کہا ہے کس کس نے ۔ کہنے والون کو خیر کیا کہیے
وہ بھی سن لینگے یہ کبھی نہ کبھی ۔ حالِ دل سب سے جابجا کہیے

مجھکو کیسے برا نہ غیر کے ساتھ — جو ہو کہنا جدا جدا کہیے

انتہا عشق کی خدا جانے — دم آخر کو ابتدا کہیے

میرے مطلب سے کیا غرض مطلب — آپ اپنا تو مدعا کہیے

ایسی کشتی کا ڈوبنا اچھا — کہ جو دشمن کو ناخدا کہیے

صبر فرقت مین آہی جاتا ہی — پر اسے دیر آشنا کہیے

آگئی آپ کو مسیحائی — مرنے والون کو مرحبا کہیے

آپکا خیر خواہ میرے سوا — ہے کوئی اور دوسرا کہیے

ہاتھ رکھکر وہ اپنے کانون پہ — مجھسے کہتے ہین ماجرا کہیے

۱۰۶

ہوش جاتے رہے رقیبون کے
داغ کو اور باوفا کہیے

۹

شکوہ نہین کسیکی ملاقات کا مجھے — تم جانتے ہو وہم ہی جس بات کا مجھے

جانا کہ بس غیر پہ پہچان جائیگا — پاسی نہ اوسنے ہار دیا رات کا مجھے

کوئی نہین تعجب دلی سے باتین ہین رات بھر — اللہ رے شوق حرف و حکایات کا مجھے

وہ دن سے اپنی گھر گئے آئی شب فراق
کھٹکا لگا ہوا تھا اسی رات کا مجھے

ملکر تمام بھید کھونگا رقیب سے
اتنا ہی خوف تیرے تری گھات کا مجھے

ڈرنا کسی کا اور وہ بجلی کا کوندنا
موسم بہت پسند ہی برسات کا مجھے

تدبیر سے تو موت نہ آئی شب فراق
ہی انتظار مرگ مفاجات کا مجھے

وہ دن گئے کہ زہر بھی آبحیات تھا
ہی اب تو زہر پان تمہے بات کا مجھے

۱۲ — ۱۰۷

آخر وہان رقیب نے نقشہ جما لیا
ای داغ خوف تھا اسی بدذات کا مجھے

۲

مری اونکی بھری محفل مین ہوگی
زبان پر آئیگی جو دل مین ہوگی

نہوگا کیا ہمارا کام ہوگا
نہوگی کیا ادا قاتل مین ہوگی

یہی قاصد بتا ہی اوسکے گھر کا
ہوا کچھہ اور اوس منزل مین ہوگی

جو تیرا جذب دل کامل ہی ای قیس
تو پھر لیلے کہان محمل مین ہوگی

نکرتے دل لگی کیا جانتے تھے
ہماری جان اس مشکل مین ہوگی

سوال وصل پر وہ چھین لینگے
جو نقدی کیسۂ سائل مین ہوگی

چرائیگا اوسی سے آنکھ قاتل — ذرا سی جان جس بسمل مین ہوگی

عدم کے جانے والو سنتے جاؤ — یہ آسایش نہ اوس منزل مین ہوگی

اگر عقبے مین دنیا یاد آئے — تو مشکل اور اک مشکل مین ہوگی

نہین شوخی سے خالی شرم اوسکی — قیامت پردہ حائل مین ہوگی

وہان جنکی مین جب وہ تیر لینگے — یہان اک گدگدی سی دل مین ہوگی

١٠٨ — ١٥

نہ آئے داغ تو اچھا ہے ورنہ
بڑی ہلچل تری محفل مین ہوگی

گرہ جو پڑگئی ہے بخشین وہ مشکل سے نکلیگی — نہ اونکے دل سے نکلیگی نہ منزل سے نکلیگی

عزیز انکو تو سب کہتے ہین یہ بھی سن لینگے — دعائے مغفرت جب لب قاتل سے نکلیگی

مجھے دیکھین تو خنجر تو ہٹ جائین تماشائی — بلا ہی وہ جو حسرت سینہ بسمل سے نکلیگی

ادا تیری فغان میری بھلا کب چھپ سکی ہے — جگر تھامے ہوئے خلقت تری محفل سے نکلیگی

مجھے آتا ہے تمپر رحم میرا منہ نہ کھلواؤ — کلیجا توڑ لیگی وہ دعا جو دل سے نکلیگی

کسی بے چین کو بیدم کرنے لگے تھے دعا اپنا — یہ کیا معلوم تھا آواز بھی مشکل سے نکلیگی

تغافل چاہیے ای قیس تجکو ایسے موقع پر
ابھی جھنجلا کی لیلی پردۂ محمل سے نکلیگی

نکرنا قتل ہمکو ورنہ حسرت داغ بن بنکر
تمہارے دلمین بیٹھیگی ہمارے دل سے نکلیگی

نہین شوار کچھ اپنے مکان سے لامکان جانا
وہین پہنچائیگی جو راہ جس منزل سے نکلیگی

مری کشتی اگر چھوٹیگی دریای محبت مین
تو سب سے پہلے بسم اللہ لب ساحل سے نکلیگی

بڑی سختی سے دیے جان نکلی ہے کئی دن مین
یکایک لاش کیونکر کوچۂ قاتل سے نکلیگی

چھپایا منہ اگر ہمسے تو کیا ہم مر نجائینگے
نگہ بجلی کی صورت پردۂ حائل سے نکلیگی

ترستے ہین قیامت کی غضب کے رات دن قمر
نئی جب بات نکلیگی تری محفل سے نکلیگی

وہی دوزخ نہ مانگی جسمین بیٹھے ہونگے ای واعظ
وہان جنت ہی جنت کیون لب سائل سے نکلیگی

۱۱۹ — ۲۱

رموز عاشقی کو عاشقو تم داغ سے پوچھو
کہ باریکی مین باریکی اوسی کے دل سے نکلیگی

فغان کو لاگ ٹھہری آسمان سے
اوٹھا جاتا ہے پردہ درمیان سے

تری رنجش کھلی طرز بیان سے
نہ تھی دلمین تو کیون نکلی زبان سے

نرالی ہے ادا سارے جہان سے
کوئی پیدا کرے تجھسا کہان سے

گرے ہوتے اوٹھکر آستان سے — چلے آتے ہو گھبرائے کہان سے

عدو کی التجا کرنی پڑی ہے — مرادین مانگتا ہون آسمان سے

مرے شکون مین ہر کیا خاک حسرت — الگ گرتی ہر بجلی آشیان سے

نتیجہ اونکی باتون کا یہہ نکلا — کر اپنی مدح تھی اپنی زبان سے

لگا رہتا ہے کہ کہنکا دو نو جانب — مزا ہے دوستی کا بدگمان سے

وہ مجھکو دیکھکر بولے الٰہی — بچانا اس بلائے ناگہان سے

نہ کیجے دوست دشمن کو نہ کیجیے — پرائے اپنے ہوتے ہین زبان سے

تمہارے در پہ ہم کیونکر نہ آتے — مگر تھی صاحب سلامت پاسبان سے

شکایت راہِ الفت کی سنے کون — الگ چلتا ہون یکجگر کاروان سے

ڈریگا شورِ محشر سے وہ کیا خاک — تسلی جسکو ہو میری فغان سے

وہ خط لکہین نہین جہوٹا ہے قاصد — خدا جانے اوٹھا لایا کہان سے

شبِ غم ہجر بلا کا منتظر ہون — نگاہین لڑ رہی ہین آسمان سے

ارے ہاں یاد وہ اوسکا وہی حال — مجھے جو کہدیا تونے زبان سے

یہ ہی کیا بات سنتے ہیں وہ اکثر ہمارا حال دشمن کی زبان سے
تم اپنی رہگذر سے بچتے رہنا اٹھے گا فتنۂ محشر بیان سے
تمہاری چشم فتان لے بھی شاگرد بنا ڈالے ہزاروں آسمان سے
رقیب آیا ہی چھپکر تیرے در پر مگر الجھا ہوا ہی پاسبان سے
خوشی کیا زندگی کی جب خضر تک مرے جاتے ہیں عمر جاودان سے

۱۰

جہان آباد ہر منزل ہوا ای داغ
قدم باہر نکالا جب مکان سے

۹

ہمارے دم نکلنے میں بھی اک عالم نکلتا ہی گروہ مشتاق ہیں دیکھیں کہ کیونکر دم نکلتا ہے
کمی کیا پڑ گئی ہی چاہنے والوں کی ای قاتل کہ اب تلوار کم کھنچتی ہے خنجر کم نکلتا ہے
گلہ کیسا کہا کس کا رنج کس کا جان بلب ہونا جب اوسنے پیار سے پوچھا تمہارا دم نکلتا ہے
نہ سمجھا آجتک یہ کیا نہ سمجھا شوق دیکھیں ان آنکھوں سے بہت نکلا بہت عالم نکلتا ہے
کوئی کیا چل سکیگا اس خرام ناز سے بچکر قیامت کا تمہاری ٹھوکروں میں دم نکلتا ہے
گداز غم سے میری ہڈیاں گھلتی ہیں گھلجائیں ترا ارمان تو اے دیدۂ پر نم نکلتا ہے

۱۴۲
تمہین سے بہتر مسیحا ہو تمہین سے ہی تمنا ہو
تمہین پہ جان جاتی ہی تمہین پر دم نکلتا ہے
نقاب سے روئے روشن سے رخ پر نور کا جلوہ
جو چھن چھنکر نکلتا ہی تو یہ کیا کم نکلتا ہے
۱۱۱
الٰہی خیر کرنا آج کوئی داغ کے گھر سے
نہ بے شیون نکلتا ہی نہ بے ماتم نکلتا ہے
۱۰
زمانہ بہت بد گمان ہو رہا ہے
کسی شخص کا امتحان ہو رہا ہے
سریلی صدائین ہین اور شور خلقی سی
الٰہی یہ جلسہ کہان ہو رہا ہے
بہت حسرت آتی ہی مجھکو یہ سنکر
کسی پر کوئی مہربان ہو رہا ہے
ترے ظلم پنہان ابھی کون جانے
فقط آسمان آسمان ہو رہا ہے
ان آنکھون لے اس دل کا کیا بھید کھولا
کہ مضطر مرا رازدان ہو رہا ہے
سنون کیا خبر جشن عشرت کی قاصد
جہان ہو رہا ہی وہان ہو رہا ہے
وہ حال طبیعت جو برسون چھپایا
ہر اک شخص سے اب بیان ہو رہا ہے
کوئی اوڑ کے آیا کوئی چھپکے آیا
پشیمان تھا پاسبان ہو رہا ہے
کہین وہ گھڑی آب شبنم مین سے لے
رخ پر عرق درفشان ہو رہا ہے

۱۱۲ ۸

یہ بیہوشیاں داغ یہ خواب غفلت
خبر بھی ہے جو کچھ وہاں ہو رہا ہے

آج گھبرا کر وہ پوچھے ہیں نالے مرے
جان کر بیٹھے پڑے ہیں چاہنے والے مرے

محفل دشمن میں بھی میری پیشوائی کو لیے
جھوم کر آنا وہ تیرا ہائے متوالے مرے

خار صحرا کے جنوں نے تیز کی کیا کیا زبان
پھوٹے منہ بھی کچھ نہ بولے پاؤں کے چھالے مرے

گیسوؤں پر ہاتھ رکھکر ناز سے کہتے ہیں وہ
سامری کو بھی تو ڈس جائیں یہ دو کالے مرے

حضرت ناصح تمہاری کیا بری ترکیب ہے
تم کوئی سانچے میں ڈھل سکتے ہو بے ڈھالے مرے

جائیگا ہدیہ رقیبوں کے لیے چاروں طرف
میری قاتل نے کیے ہیں چار پر کالے مرے

عشق و وحشت کی کریگا کون ایسی پرورش
انکو چھوڑوں کس طرح یہ ہیں پڑے پالے مرے

۱۱۳ ۱۰

وہ عیادت کو نہ آئے داغ تو کچھ غم نہیں
اور دنیا میں بہت ہیں پوچھنے والے مرے

کس وجہ سے لب پہ مرے فریاد نہ آتی
وہ چوٹ نہیں کھائی تھی جو یاد نہ آتی

جنت میں جو حوروں کو مری یاد نہ آتی
ہچکی بھی تہ خنجر بیداد نہ آتی

ای شعبدہ گر تجھکو ہزاروں ستم آئے ۔ اک طرز دل آزاری و بیداد نہ آتی

کو جان گئی عشق میں پر نام تو پایا ۔ سکتے میں بھی کیا محنت فرہاد نہ آتی

اس وحشت دل نے مجھے دیوانہ بنایا ۔ ورنہ کبھی تم تک مری فریاد نہ آتی

گر باغ میں وہ خانہ بر انداز نہ آتا ۔ گھبرائی ہوئی نکہت بر باد نہ آتی

قسمت سے ملا مرگ محبت کا بہانہ ۔ کیا موت تجھے اے دل ناشاد نہ آتی

اک عمر سے ہوں نغمہ سرا کنج قفس میں ۔ اب بھی مجھے دلداری صیاد نہ آتی
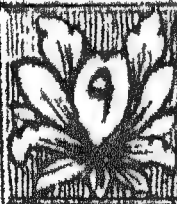
مرتا مگر اس حال سے فرقت میں نہ مرتا ۔ آتی مگر اس طرح تری یاد نہ آتی

۹ ۔ ۱۴

ہم فیض الٰہی میں کمی کونسی اے داغ
کیوں جوش پہ یہ طبع خداداد نہ آتی
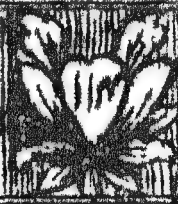
ہای وہ دن کہ میسر تھی ہمیں بات نئی ۔ روز معشوق نیا روز ملاقات نئی

بات کرنے میں تو لیتے ہو دلکی ملیں ۔ یہ تو ہی آپکی تصویر میں اک بات نئی

دل طلب کرتے ہو مہمان بلا کر ہمکو ۔ یہ تو اٹھی ہے نئی رسم یہ مدارات نئی

عشق بھی کفر ہوا حضرت واعظ ۔ آپنے یہ تو کہی قبلۂ حاجات نئی

ہونگے حوران بہشتی کے نہ پہلے انداز — آپکی بات نئی گھات نئی گات نئی

سرِ ہرا کاٹ کے اے نامہ رسا لیتا جا — گرچہ بیکار سہی پر ہی یہ سوغات نئی

رنگ کے دیکھکے ہم صاف بتا دیتے ہین — یہ پرانی ہی پیالے پیر خرابات نئی

غیر نے کی جو برائی تو بھلائی ٹھہری — یہ ملی ہی عمل بد کی مکافات نئی
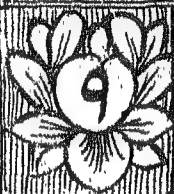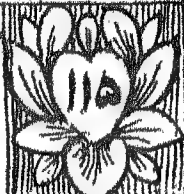
١١٥

داغ سا بھی کوئی شاعر ہی ذرا سچ کہنا
جسکے ہر شعر مین ترکیب نئی بات نئی

٩

پند واعظ سنتے سنتے کان اپنے بھر گئے — کیا عبادت کو ہمین ہین سب فرشتے مر گئے

پھونک کر رونے جو چھالے ہو گئے جنگل ہرے — چشم دریا بار جب برسی تو جل تھل بھر گئے

دیکھہ سکتا کیا ہمارا حال وہ نازک مزاج — آئنے مین آپ اپنی شکل سے ہم ڈر گئے

تو ہی کیا معشوق جو ہم التجا تیری کرین — تو گیا تو ہم بھی تجھسے اے دل مضطر گئے

منہ اندھیرے مجھکو غافل دیکھکر شوخی سے وہ — چپکے اوٹھکر چل دیے پہلو مین تکیہ دھر گئے

حال میرا پوچھکر کیا کیا جلی دل مین رقیب — جب کہا شوخی سے اوسنے اونکو دشمن مر گئے

آدمی ایسا کہان کوئی فرشتہ ہو تو ہو — شیخصاحب نہین معلوم ہم کیسر گئے

فاتحہ پڑھنے بھی کوئی قبر پہ آتا نہین — مر گیا مین کیا کہ سب لطف سے مر گئے

١٢٦ — ٩
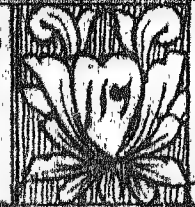
داغ کی تو نام سے نفرت تھی اوس بت کو
پر نہین معلوم یہ حضرت وہان کیونکر گئے

یہ ٹپکتا ہے تیری چتون سے — کہ اشارے ہوئے ہین دشمن سے

آنکھین پھوٹین جو کچھ بھی دیکھا ہو — ابھی آتا ہون دشت ایمن سے

چوس کر وہ لب مسی آلود — آج ہین ہمزبان سوسن سے

ہون وہ بیباک کیا عجب پس مرگ — نکلے سیماب میرے مدفن سے

خاک میری اوڑائی ہے اوسنے — بچکے چلنا تم اپنے دامن سے

ہای مجبوریان محبت کی — حال کہنا پڑا ہے دشمن سے

آسمان کسطرح سنے فریاد — کان پھوٹے ہین میرے شیون سے

دل نادان سے ہین نہایت تنگ — اور تم اپنی چشم پرفن سے

١٤٧ — ١١

ساعت وصل کے لیے ہم داغ
پوچھتے رہتے ہین برہمن سے

ملتے ہی بیباک تھی وہ آنکھ شرمائی ہوئی ، گہونگہٹ چہپا کے پلکون تک حیا آئی ہوئی
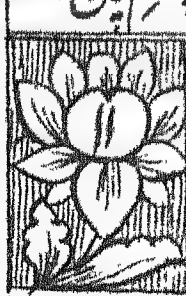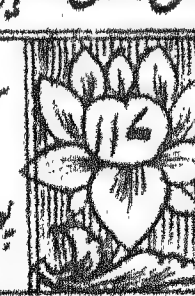
سر در آستانہ سے گر پاؤن تک چہائی ہوئی ، آفت ہستی کافر جوانی جوش پر آئی ہوئی

ہای دنیا تو کہان وہ عیب سے شی ایکیان ، عرصۂ محشر مین رسوائی سی رسوائی ہوئی

مجلس اہل عزا مین وہ مجہے دیتے ہیں چہوش ، دو گہڑی کو یہ بہی اونکی محفل آرائی ہوئی

آسمان نے خاک کی چٹکی ہر اک فتنے کو دی ، میری تربت پہ ہین گیسو اونکی لہرائی ہوئی

مجکو یہ سوجھی کوئی تیرے سوا ملتا نہین ، اوسکا یہ الزام ہے اچہی قید تنہائی ہوئی

ٹوک کر رستے مین پا آہی گیا اوس شوخ بر ، وہ نظر حیرت زدہ وہ بات گہبرائی ہوئی

تا نہ غم کہایا کیے ہم وہ ہین پاکیزہ مزاج ، اور تم کہاتے رہے جہوٹی قسم کہائی ہوئی

بیجھے لے بیٹکر اونکو منہ سی سن لیا حال رقیب ، عمر بہر مین ایکہی تو تمسے دانائی ہوئی

اونکی مٹھی مین جو دل تڑپا وہ یا کر یہ کہا ، چہوٹتی ہے کوئی ایسی چیز ہاتھ آئی ہوئی

بوسہ لیکر جان ڈالی غیر کی تصویر مین ، یہ نیا اعجاز یہ اچہی مسیحائی ہوئی
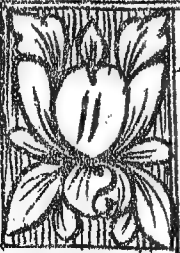
۱۸ دیکہکر قاتل کی آمد داغ دلمین شاد شاد
اور غمخوارونکے منہ پر مردنی چہائی ہوئی ۱۱

کس دل بیتاب کی یارب تماشائی ہوئی — وہ نگاہ شوخ کچھ پھرتی ہے گھبرائی ہوئی
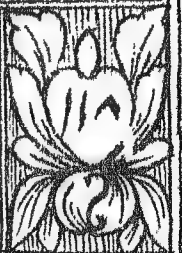
اور رنگت گم ہو گئی جاتی رہی آئی ہوئی — بیوفا تیری وفا میری شکیبائی ہوئی

لیں قیامت نے بلائیں اوس سراپا ناز کی — صدقے تجھے رعنائی ہوئی قربان زیبائی ہوئی

بیشک یہیں سجدہ کرنا کفر ہے واعظ ہمیں — گر ہمیں مقبول اپنی جبہ فرسائی ہوئی

چوٹ کھائی عشق کی دل لے کے جگر تڑپا کیا — دوسرے پر آ گئے کیونکر ایک کی آئی ہوئی

موت سے ہے روح ترساں موت گھبرا جال سے — یہ بھی گھبرائی ہوئی اور وہ بھی گھبرائی ہوئی

توبہ کرنا ہو کرو نہیں توبہ ایسے وقت میں — یہ بہار آئی ہوئی ایسی گھٹا چھائی ہوئی

یہ ملا ذکر قیامت پر قیامت کا جواب — کیا اوٹھے گی وہ ہماری ٹھوکریں کھائی ہوئی

آ گیا جب کوئی کریں چار باتیں اوس سے بھی — ورنہ پھر سر پیٹنا جس وقت تنہائی ہوئی

ٹپکتا ہے تری [illegible] کے رنگ سے — آج جنگل میں اک آک کے سر سودائی ہوئی

۱۱ — ۱۱۹

ہے عجب [illegible] کوئی داغ کا پرساں نہیں — صبح محشر ہی آلگی شام تنہائی ہوئی

میری قسمت کی طرح رہتی ہے بل کھائی ہوئی — زلف پر بھی کیا ہے کچھ تری گرہ آئی ہوئی
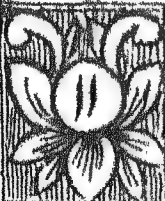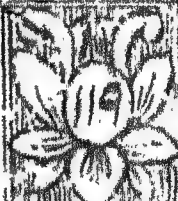
جب ترے در سے پھرا خلقت تماشائی ہوئی ۔ پیچھے پیچھے داغ آگے آگے رسوائی ہوئی

کاتبِ اعمال سے ضد تھی دمِ تحریرِ شوق ۔ اونگلیاں گھس گھس گئیں خامہ فرسائی ہوئی

دوست دشمن کو بنایا ہے ترے انداز نے ۔ اسکو پہچانا اگر تجھ سے شناسائی ہوئی

ہے ہجومِ ناامیدی پر کھلے شرمِ آرزو ۔ گوشۂ دلمیں الگ بیٹھی ہے شرمائی ہوئی

جان کر پہچان کر انجان جب کوئی بنے ۔ پھر نہو نیکے برابر وہ شناسائی ہوئی

کیا قسم کہا کر ہوا ہے منفعل پیغامبر ۔ تاڑلی اوس نکتہ چین نے بات بچہائی ہوئی

ضعف نے ایسا بٹھایا اوسکی بزمِ ناز مین ۔ مینے یہ جانا مجھے حاصل شکیبائی ہوئی

کس بلا مین مبتلا رہتی ہے دن بھر شامِ غم ۔ دوڑ کر آتی ہے میرے گھر جو گھبرائی ہوئی

بھولی صورت پر تری تصویر مین یہ بانکپن ۔ لب پہ ظاہر ہے تبسم دلمین انگڑائی ہوئی

چلدیا اے داغ کیا منہ پھیر کر وہ مہ جبین
پھر گئی تقدیر میری سامنے آئی ہوئی

رباعیات

تم تو فلکِ حسن پہ ہو ماہِ منیر ۔ سایے کیطرح ساتھ ہے داغ دلگیر

خال لب گلفام ہی شاہد اسکا
بے داغ نہ کھینچ سکی تمہاری تصویر

دیگر

اس شکل کا دنیا مین نہین کوئی نظیر
صورت ہی طبیعت کیطرح شوخ و شریر

اللہ رے حجاب بدگمانی تیری
بھیجی ہی مجھے نصف بدن کی تصویر

دیگر

ہر عیب سے خالی ہی تمہاری تصویر
دنیا سے نرالی ہی تمہاری تصویر

کس شکل مصور سے یہ پوری کھینچی
دل کھینچنے والی ہی تمہاری تصویر

دیگر

کیا خوب مصور نے اتاری تصویر
دیکھی نہ سنی ایسی تو پیاری تصویر

جب ہاتھ لگاتا ہون تو جی ڈرتا ہی
کہہ بیٹھے نہ کچھ منہ سے تمہاری تصویر

دیگر

دل لیکے مکرتی ہی تمہاری تصویر
یہ بات تو کرتی ہی تمہاری تصویر

خاموش جو ہو جاتی ہی اسکے آگے
کیا داغ سے ڈرتی ہی تمہاری تصویر

دیگر

مغرور ہی مجھسے بھی جو بڑھکر تصویر
رکھتی نہین پاؤن کو زمین پر تصویر

چھیڑون جو ذرا مین تو کہان پاس حجاب
ہو جائے ابھی جامے سے باہر تصویر

دیگر

گو لاکھہ کرے ناز تمہاری تصویر
میری تو ہی دمساز تمہاری تصویر

کہدیتی ہی سب بھید تمہارا مجھسے
لو بنگئی غماز تمہاری تصویر

دیگر

گرمی مین جو آیا رمضان ابکی بار
ای داغ گناہ اپنے ہونگے فی النار

دو روزہ کا ہر روزہ ہی اس موسم مین
روزہ بھی ہوا کہ ہمین دو بار افطار

تمت

تاریخ طبع از نتائج افکار جناب مولوی محمد سعید الغفور خانصاحب بہادر ڈپٹی کلکٹر مینپوری

نساخ مثل عقد ثریا شدہ است جمع
یاران گر نتائج طبع و خیال داغ

می زیبد ار ز رشک شود بلبل ارم
داغ از لطافت سخن ہمشال زاغ

ز آب خویش در عرق شرم غرق شد — دُر در صدف ز خجلت عقد لآلی داغ

پیوستہ جا بخویش کند گرم در جہان — مانند داغ عشق بدلہا مقال داغ

از بہر سال فکر چو شد آسمان نورد — گفتا دبیر چرخ کہ بدر کمال داغ ۱۳۰۲

تاریخ آغاز طبع از فیروز شاہ خان صاحب فیروز شاگرد رشید مصنف مدظلہ العالی

میرے استاد کا چھپا دیوان — شعر ہیں یا کھلا ہے یہ گلزار

لکھدے فیروز مصرعہ تاریخ — چھپ گیا آج دفتر اشعار ۱۳۰۲

دیگر اختتام طبع

چھپا وہ دوسرا دیوان استاد — بلندی پر ہیں جسکے سب مضامین

جو پوچھے کوئی سال طبع فیروز — تو کہدو گلشن اشعار رنگین ۱۳۰۲

تاریخ طبع از نتائج طبع جناب محمد ظہیر احسن صاحب شوق شاگرد تسلیم

مرتب کرد چون دیوان دوم — جناب داغ خورشید فصاحت

پئے تاریخ طبع بدستم شوق — بگفتا آفتاب حسن فکرت ۱۳۰۲

خاتمۃ الطبع

اشتہار
ہمارے کارخانہ روزانہ اخبار
لکھنؤ مین ہر قسم کا کام چھاپا جاتا ہی اور
کتابین واسطے فروخت کے موجود
ہین جو صاحب تحریر فرمائین گے اونکی
خدمت مین فہرست کتب روانہ ہوگی
مہتاب داغ (صہ) انتخاب داغ عمدہ کاغذ عہ
گلزار داغ عمدہ کاغذ (عہ) گلزار داغ
رسمی کاغذ (صہ) آفتاب داغ (۱۲) فریاد داغ (۶)
المشتہر
محمد تیغ بہادر لکھنؤ مہتمم
روزانہ اخبار